رضوان من اللہ اکبر
ہفت روزہ
لاہور
رضوان
مذہبی
اخلاقی - اصلاحی
مضامین کا
گنجینہ
اہلسنت و جماعت کا مذہبی ترجمان
مدیر مسئول
سید محمود احمد رضوی
چندہ سالانہ (۶ ؍)
ششماہی (۳ ؍)
ملت اسلامیہ کا ہفتہ وار تبلیغی جریدہ
"رضوان"
لاہور کا
ختم نبوت نمبر
مطالبہ
(۱) قرارداد مقاصد کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ اور پاکستان کا آئین کتاب و سنت کے مطابق بہت جلد مرتب کیا جائے۔
(۲) مرزائی مرتد ہیں اس لئے ان پر مرتدوں کے احکام نافذ کئے جائیں۔
(۳) ظفراللہ وزیر خارجہ کو فوراً برطرف کیا جائے
جلد ۴
شمارہ ۲۹ تا ۳۲
قیمت ۸ ؍ آنے

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) (رضوان من اللہ اکبر) (نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم)

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ھلکۃ امتی علی یدی غلمۃ من قریش (بخاری)

میری امت کے ایمان غلمہ (غلام احمد قادیانی) کے ہاتھ جو قریشی یعنی مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کرے گا، برباد ہوں گے۔

ولٰکن رسول اللہ — لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں

وخاتم النبیین — اور ان پر نبوت ختم ہے

ہفت روزہ "رضوان" لاہور کا

# ختم نبوت نمبر

ادارۂ رضوان اسلامی تقریبات پر اور مذاہب باطلہ کی سرکوبی کے لئے شاندار نمبر شائع کرتا ہے۔ ان نمبروں کو مفت حاصل کرنے کے لئے رضوان کے مستقل خریدار بن جائیے

## فہرس



ملک کے سب سے بڑے خطرناک فتنۂ مرزائیت کے استیصال اور مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت کے لئے اپنے شہر میں اس نمبر میں اس نمبر کو منگا کر مفت تقسیم کیجئے اور ثواب دارین حاصل کیجئے۔ یہ نمبر رضوان کے ماہ اگست کی پوری اشاعتوں پر مشتمل ہے۔ اس کا ہدیہ ۸؍ ہے۔ زیادہ سے زیادہ منگائیے اور دین کی اشاعت میں ہمارے شریک ہو جائیے

سید محمود احمد رضوی پرنٹر پبلشر نے دین محمدی پریس لاہور میں چھپوا کر دفتر رضوان اندرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

# مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے؟

(از مدیر رضوان)

**شریعتِ اسلام کیا کہتی ہے :-**

ملت اسلامیہ کا اس امر پر اتفاق ہے کہ مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ چنانچہ ۳ جولائی کو لاہور میں جو اجتماع ہوا اس میں ہر طبقہ خیال کے علماء اور ہر مدرسہ فکر کے رہنماؤں نے متفقہ طور پر اس بات کو تسلیم کیا۔ کہ مرزائی صرف کافر نہیں بلکہ مرتد بھی ہیں۔ یہ بات بھی سب کو تسلیم ہے کہ اگر مرتد توبہ نہ کرے تو واجب القتل ہے اور حکومت اسلامیہ کا فرض ہے کہ وہ مرتد کے ساتھ وہی سلوک کرے جو اسلام نے مقرر کیا ہے۔

| | |
|---|---|
| وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ | تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے۔ اور کفر کی حالت میں مرے اس کے تمام اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہیں۔ اور وہ لوگ جہنمی ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ |

اس آیت میں اس کا بیان ہے کہ جو مرتد ہو جائے اور اسی ارتداد پر مرے اس کے اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہیں۔ اور وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیش کے لئے داخل کیا جائیگا۔

(۲) دوسری آیت میں فرمایا کہ جو لوگ مرتد ہو گئے۔ تو ان کی سرکوبی کے لئے اللہ ایسی قوم لائے گا۔ جو اللہ کو محبوب ہو گی۔ اور وہ اللہ کو محبوب رکھیں گے جو مسلمانوں کے سامنے حقیر اور کافروں پر سخت ہو گی۔

| | |
|---|---|
| يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ | وہ قوم اللہ کی راہ میں جہاد کریں گی۔ اور ملامت سے خوف نہ کھائیں گی۔ |

(۳) حضور نبی کریم علیہ السلام نے اپنی حیات طیبہ میں۔ مرتدوں کے قتل کا حکم دیا۔ اور آپ کے ہی حکم سے قبیلہ عرینہ کے چند مرتد افراد کو قتل کیا گیا (بخاری)

(۴) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مانعین زکوٰۃ سے جہاد کیا۔ کیونکہ وہ زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کر کے مرتد ہو گئے تھے (بخاری)

(۵) مسیلمہ کذاب۔ اسود عنسی۔ ابن صیاد۔ سجاع۔ خویلد۔ یہ وہ لوگ تھے۔ جنہوں نے زمانہ حیاتِ نبوی و زمانہ صحابہ کرام میں دعوئ نبوت کیا۔ ان کو مرتد قرار دیا گیا اور قتل کیا گیا۔ ابن صیاد نے چونکہ توبہ کر لی تھی اس لئے اس کو باقی رکھا گیا۔ بہر حال اس پر سب کا اتفاق ہے کہ مرتد کافر اصلی سے بھی بدتر ہے۔ اور وہ واجب القتل ہے۔ اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کی سزا سوائے قتل کے اور کچھ نہیں ہے۔ خصوصاً حضور سید المرسلین خاتم النبیین۔ حبیب کبریا محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی توہین کرنے والے مرتد کے متعلق تو ائمہ کرام نے تصریح کی ہے کہ وہ فوراً قتل کر دیا جائے۔ اور اس کی توبہ بھی قبول نہ کی جائے۔

(۶) مرتد سے سلام کلام میل جول حرام ہے۔ اس کی بیع و شراء اور عقد سب فاسد ہیں۔ اس کو تو زمین پر چلنے کا بھی حق نہیں ہے۔

مرتد کافر اصلی سے بھی بدتر ہے۔ ہندوؤں یا عیسائیوں کی طرح اس کو ذمی یا مستامن بھی نہیں قرار دیا جا سکتا چہ جائیکہ اس کو اقلیت قرار دیا جائے۔ مرتد خدا اور رسول کا باغی ہوتا ہے اور باغی کی سزا سب جانتے ہیں کہ کیا ہے؟

بہرحال یہ تو ہے مرتد کے متعلق اسلامی نظریہ اور فقہی احکام جن پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے شریعت اسلامیہ کے اس صاف اور واضح قانون کی روشنی میں۔

ہمارا اصلی اور شرعی مطالبہ تو یہی ہونا چاہیے کہ ان کو مرتد قرار دیا جائے اور ان پر مرتدوں کے احکام نافذ کئے جائیں۔ مگر یہ کام حکومت کا ہے اور ان لوگوں کا ہے جن کے ہاتھ میں آج اقتدار کی باگ ڈور ہے۔ ان کا فرض ہے کہ قانون اسلامی کو عملی جامہ پہنائیں۔ کیونکہ صحیح اسلامی حکومت کا سب سے پہلا فرض یہی ہوتا ہے۔ کہ وہ مرتدوں کا استیصال کرے۔ جیسا کہ حضور نبی کریم علیہ السلام کی وفات کے بعد۔ امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا۔ افسوس آج صحیح اسلامی حکومت نہیں اور اقتدار کی باگ ڈور ان ہاتھوں میں ہے جن کے دل و دماغ پر فرنگیت سوار ہے۔ اس لئے عوام حضور نبی کریم علیہ السلام کے اس حکم کے پابند ہیں۔

کہ جب تم کوئی منکرات دیکھو تو اس کو طاقت سے ختم کر دو۔ اور اگر طاقت و حکومت نہ ہو تو پھر زبان سے جہاد کرو۔

اب رہا مسلمانوں کا یہ مطالبہ کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ اس کے متعلق تو سب کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس مطالبہ سے مرزائیوں کو تقویت پہنچے گی۔ چنانچہ جمعیۃ کے مشیر تھوہی نے بھی بصیرت میں لکھا ہے۔ "کہ ہم جانتے ہیں۔ کہ اس سے مرزائی صاحبان کو فائدہ ہو گا۔ جو حضرات مسلم لیگ کا ٹکٹ حاصل کرنے کے باوصف کامیاب نہ ہو سکے اور ان کے فائز المرام ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے، وہ اقلیت کے افراد ہونے کے اعتبار سے ایک دو نشستیں حاصل کر سکیں گے"

اس لئے اقلیت والے مطالبہ کے متعلق ہماری رائے یہ ہے کہ یہ مطالبہ ایک نہایت ہی نیچے درجہ کا مطالبہ ہے اور مرزائیوں کو مسلمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ کہ وہ ان کے متعلق اپنا اصلی مطالبہ نہیں پیش کر رہے۔ حکومت کو بھی اپنی پہلی فرصت میں اس مطالبہ کو تسلیم کر لینا چاہیے۔ کیونکہ اگر مسلمانوں نے اپنا اصلی اور شرعی مطالبہ پیش کر دیا تو بہت مشکل پڑ جائے گی۔ مسلمان مرزائیوں کو اقلیت اس لئے قرار دینا چاہتے ہیں

(۱) تاکہ ملت پر ظاہر ہو جائے۔ کہ آنحضرت کے بعد نبوت کا مدعی خارج از اسلام اور مرتد ہے۔

(۲) تاکہ پاکستان کی سالمیت کو برقرار رکھا جائے

(۳) مرزائیوں کو اصول اقلیت کے مطابق حصہ دیا جائے۔

(۴) مرزائیوں کی خلاف پاکستان سازشوں کو ختم کیا جائے۔

## اعتذار

رضوان کے ختم نبوت نمبر کے لئے جن حضرات نے مضامین ارسال فرمائے ادارہ ان کا شکر گزار ہے۔ افسوس "الفضل" کے جوابی مضامین کی وجہ سے آمدہ مضامین درج نمبر نہ ہو سکے تمام مضامین انشاء اللہ رضوان کی آئندہ اشاعت ۲۸ ستمبر میں درج کر دیئے جائیں گے۔

(مدیر)

# خار و گُل!

## نبی کیوں بنے؟

مثنوی میں مولانا روم فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دعویٰ نبوت کیا۔ خلیفۂ وقت کو جب خبر پہنچی تو اس نے اپنے مصاحبوں سے کہا کہ ضرور وہ شخص یا تو پاگل و دیوانہ ہے یا بھوکا ہے۔ چنانچہ خلیفہ نے مدعی نبوت کو بلایا اور باورچی خانہ میں قسم قسم کے کھانے چنوا دئے۔ مدعی نبوت نے جب انواع و اقسام کے لذیذ کھانے دیکھے تو بے تحاشا نگلنے لگا خلیفۂ وقت نے کہا نبی صاحب اب بھی سلسلۂ الہامات جاری ہے یا نہیں۔ مدعی نبوت نے نہایت متانت سے جواب دیا جی ہاں۔

ابھی ابھی وحی آئی ہے میرا رب فرماتا ہے
اے میرے پیارے نبی اس باورچی خانہ سے
کبھی مت نکلنا!

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ حضور خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے بعد دعویٰ نبوت وہی کر سکتا ہے۔ جو یا تو دیوانہ، سڑی و پاگل ہو یا پیٹ سے بھوکا۔ اور دنیا طلبی کا سودا اس کے دماغ میں پیدا ہو گیا ہو۔

چنانچہ یادش بخیر مرزا غلام احمد قادیانی کو دیکھ لیجئے۔ آپ سیالکوٹ میں پندرہ روپے کے ملازم تھے۔ مگر پندرہ بیس روپے میں شکم اقدس کی کون کون سی درخواستیں پوری فرماتے۔ اس لئے آپ نے سمجھ لیا کہ غریبانہ زندگی بسر کرنا بڑا مشکل کام ہے کوئی نیا سلسلہ جاری کرنا چاہیے تاکہ

یاں تو آرام سے گذر جائے
عاقبت کی خبر خدا جانے

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مرزا صاحب نے اپنی زندگی کو رنگین اور عیش و آرام سے گزارنے کے لئے کچھ دعاوی کئے۔ مگر جب ان دعووں سے پیٹ کی خواہشیں پوری نہ ہو سکیں تو آپ نے نبوت کا دعویٰ بھی کر دیا اور نبی بن جانے کے بعد اب مرزا جی کی پانچوں گھی میں ڈوب گئیں۔ روپوں کی بوچھاڑ ہونے لگی۔ فرنی۔ زردے پلاؤ۔ قورمے میسر آنے لگے۔ کبھی ماجھے خاں کا منی آرڈر آیا اور کبھی شمس الدین پٹواری نے اپنے اکرام کی بارش کر دی۔ اور پھر "حضرت ٹیچی ٹیچی" (جناب خیراتی صاحب نے بھی الہامات کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ اور یہ الہامات بھی صرف روپوں کے متعلق ہی ہونے لگے

چنانچہ مرزا جی فرماتے ہیں "ایک دفعہ کشفی طور پر ۲۴ یا ۲۶ روپے دکھائے گئے اور یہ بھی الہام ہوا کہ ماجھے خاں کا بیٹا اور شمس الدین پٹواری ضلع لائلپور سے بھیجنے والے ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد کارڈ آیا جس میں لکھا تھا ۱۴ روپے ماجھے خاں کے بیٹے اور ۱۴ روپے پٹواری کی طرف سے ہیں۔

(نزول المسیح ص۲۱۲ و مکاشفات ص۳۰)

پھر فرماتے ہیں:۔

ایک دفعہ مجھے قطعی طور پہ الہام ہوا کہ اکیس ۲۱ روپے آئیں گے۔ نہ کم نہ زیادہ۔ (نزول المسیح ص۱۳۸)

چنانچہ اکیس روپے آ گئے۔

اور فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ مجھے وحی ہوئی کہ عبداللہ خاں ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں نے سب کو اطلاع دے دی کہ

کہ اس نام کے کسی شخص سے روپیہ آئے گا۔ نزول المسیح ۱۵۶

ناظرین ان تمام العامات سے ظاہر ہوا کہ مرزا جی نے نبوت کی دکان صرف اس لئے چمکائی تھی تاکہ روپے کی بارش شروع ہو جائے۔ یعنی ان کا دعویٰ نبوت صرف دنیا طلبی کے لئے تھا اور اسی لئے نبی بنے تھے۔

## بلی کو خواب

پھر جس طرح بلی کو خواب میں بھی چھچھڑے نظر آتے ہیں ٹھیک اسی طرح آپ کو بھی خواب روپوں پیسوں کے آتے تھے۔ چنانچہ مرزا جی فرماتے ہیں :-

"رویا میں دیکھا کہ ایک لفافہ ہے جس میں سے کچھ پیسے نکل کر باہر آ گئے ہیں" البدر ص۵ ۱۹۰۵ء اور فرماتے ہیں۔ رویا میں دیکھا کہ قدرت اللہ کی بیوی روپوں کی ایک ڈھیری سامنے پیش کرتی ہے" البدر ج۱ ص۲۸ ۱۹۰۵ اور کہتے ہیں۔ اور عالم کشف میں دیکھا آسمان پر سے ایک روپیہ اترا اور میرے ہاتھ پر رکھا گیا مکاشفات ص۵۸

پھر فرماتے ہیں۔ کہ ہر شخص جانتا ہے جو میرے اس زمانہ کا واقف ہے ..... مجھے نقدا اپنے دستر خوان اور روٹی کی فکر تھی۔ مگر اب (یعنی بعد از دعوت نبوت) اس نے کئی لاکھ آدمی کو میرے دستر خوان پر روٹی کھلائی۔ ڈاکخانہ والوں سے پوچھو۔ کہ کس قدر روپیہ اس نے بھیجا میری دانست میں دس لاکھ سے کم نہیں اے ایمان والو کہو یہ معجزہ ہے یا نہیں"۔ نزول المسیح ص۱۱۸

دیکھئے اس بیان میں مرزا جی نے خود اقرار کیا ہے کہ دعویٰ نبوت سے قبل مجھے اپنے دستر خوان کی فکر تھی۔ صرف اپنے پیٹ کے بھرنے میں مصروف رہتا تھا مگر جب میں نے نبوت کا دعویٰ کیا تو میری پانچوں گھی میں ڈوب گئیں۔ جس سے یہ چیز بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔ کہ مرزا جی نے یہ ڈھونگ صرف حصول زر و لقمہ تر کے لئے رچایا تھا۔

## کیوں مرزائیو!

ذرا انصاف سے کہنا۔ کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی ایسے ہی تجربے تھے۔ اور کیا نبی علیہ السلام کو بھی دنیا اور روپوں کی ایسی لالچ تھی۔ یہ کیسی تعجب کی بات ہے۔ کہ ایک طرف تو مرزا جی مظہر صفات محمدیہ ہونے کے دعویدار ہیں اور اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل و عکس قرار دیتے ہیں۔ مگر دوسری طرف دنیا کے طالب ہیں۔ جس کو خاتم النبیین علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے کہ "دنیا مردار ہے اور اس کے طلب کرنے والے کتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی مقدس زندگی کے ساتھ مرزا جی جیسے لالچی اور دنیا پرست انسان کی زندگی کو ملانا بدترین گناہ ہے کہاں مرزا جی اور کہاں خاتم المرسلین۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

## بد ہضمی

پھر جس طرح مرزا جی کو وحی۔ الہام، خواب اور رویا، روپے پیسوں کے آتے تھے ٹھیک اسی طرح مرزا صاحب کو قسم قسم کے لذیذ کھانے اور مٹھائیاں بھی دکھائی دیتی تھیں۔ چنانچہ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

(ایک مرتبہ) ایک خوان میرے پیش ہوا۔ اس میں فالودہ معلوم ہوتا تھا۔ اور کچھ فرنی بھی رکابیوں میں تھی۔ میں نے کہا کہ چمچہ لاؤ (شاید یہ بھی فرشتے سے کہا ہو گا) تو کسی نے کہا کہ ہر ایک کھانا عمدہ نہیں ہوتا سوائے فرنی اور فالودے کے۔ (البدر جلد ۲)

## اور سنئے

آپ نے ایک بار خواب میں نہایت خوشنما فرنی ایک

ڈبہ میں دیکھی (مکاشفات صفحہ ۳۷) (شاید یہ برفی دکھانے
والا جناب خیراتی صاحب ہوں گے)

پھر فرماتے ہیں :-
رؤیا میں کسی نے بیروں کا ڈھیر چارپائی پر لا کر
رکھ دیا - (مکاشفات صفحہ ۳۶)

معلوم ہوتا ہے بچپن میں مرزا جی کو بیروں سے
بڑا پیار ہوگا - کبھی تو خواب میں بھی بیر نظر آگئے -

---

پھر فرماتے ہیں - رؤیا خواب میں دیکھا کہ کسی نے
کھجوریں اور بیر پکے ہوئے پیش کئے (مکاشفات صفحہ ۴۲)
اور یہ تو سب جانتے ہیں - کہ زیادہ چیزیں کھانے
سے ہاضمہ بگڑ جاتا ہے - اور نہ معلوم یہ بیر - فرنی - برفی
وغیرہ مرزا جی نے ایک رات ہی میں تناول فرمائیں یا کئی
رات یہ خوان پیش ہوتے رہے - مگر اغلب یہی ہے - کہ
یہ سارے بیروں، برفیوں اور فرنی اور فالودوں کے
خواب ایک ہی رات میں پیش آئے اور مرزا جی بغیر ڈکار
لئے یہ سب گڑبڑ ایک ہی سانس میں ہضم کر گئے - جس کی
وجہ سے بدہضمی ہو جانے کا اندیشہ قوی پیدا ہو گیا - مگر نہیں
جناب گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے - مرزا جی کا خدا
کوئی ایسا ویسا تو تھا ہی نہیں بلکہ حکیم تھا - جب مرزا جی
کے مہربان خدا نے سب کچھ کھلا دیا تو اب ہوئی فکر
بدہضمی کی - کہ کہیں یہ فالودہ برفی اور پکے ہوئے بیر اپنا
رنگ نہ لائیں - چنانچہ اس کے انتظام کے لئے - کہ
ہاضمہ نہ بگڑ جاتے - مرزا جی کے خدا نے کرم فرمایا -

چنانچہ مرزا جی فرماتے ہیں :-
رؤیا میں کسی نے ہمارے ہاتھ پر سونف رکھ دی
(مکاشفات صفحہ ۴۵)

لیجئے جناب - بدہضمی کا قصہ بھی پاک ہو گیا اور حضرت
صاحب بغیر ڈکار لئے سب کچھ ہضم کر گئے -

## نبوت کا چور :-

بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے ایک دفعہ حضرت صاحب
(یعنی مرزا قادیانی) سناتے تھے کہ جب میں بچہ تھا - تو ایک دفعہ
بعض بچوں نے مجھے کہا - کہ جاؤ اپنے گھر سے میٹھا لاؤ -
میں گھر آیا - اور بغیر کسی سے پوچھے ایک برتن میں سے
سفید بورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا - اور راستہ
میں ایک مٹھی بھر منہ میں ڈال لی - بس پھر کیا تھا - میرا دم
رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی کیونکہ معلوم ہوا کہ جسے میں
نے سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا - وہ بورا نہ تھا بلکہ
پسا ہوا نمک تھا -

---

ناظرین آپ کو معلوم ہے کہ یہ کارنامہ کس ذات شریف
کا ہے - یہ کارنامہ جناب امین الملک جے سنگھ بہادر مرزا
غلام احمد قادیانی کا ہے - اور آپ کے اس کارنامہ کو
مرزا صاحب کے لخت جگر نور نظر مرزا بشیر الدین نے کتاب
سیرۃ المہدی کے صفحہ ۲۴۴ پر تحریر فرمایا ہے
یعنی مرزا بشیر الدین کی والدہ اپنے شوہر کا مقدس
بچپنہ بیان فرما رہی ہیں کہ حضرت صاحب کو بچپن میں چوری
کی عادت تھی کہ اس کام کے لئے ان کے ساتھی بچوں کی
نظر انتخاب بھی صرف حضرت صاحب پر ہی پڑا کرتی تھی
اس لئے کہ ہر کسے را بہر کارے ساختند

---

اب آپ ہی بتائیے - کہ جس شخص کا بچپن چوری میں گذرا
ہو اور جس کو لڑکے چوری کرنے کے لئے خاص طور پر منتخب
کرتے ہوں وہ شخص بڑا ہو کر چوری کرنے سے کیونکر باز رہ سکتا
ہے - اس لئے یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ مرزا جی نبوت کے
چور ہیں اور جس طرح چور مال مسروقہ کا مالک نہیں ہوتا اسی
طرح مرزا جی تاج نبوت چرا کر نبی نہیں کہلا سکتے -

## پلومر کی شراب

نبی اور شراب - یہ کبھی آپ نے نہ سنا ہوگا - مگر پنجاب کے بناسپتی نبی مرزا غلام احمد قادیانی شراب و افیون بھی استعمال کیا کرتے تھے - چنانچہ الفضل ۲۹ جولائی ۱۹۲۹ء لکھتا ہے - کہ

"حضرت مسیح موعود مرزا جی فرمایا کرتے تھے کہ بعض اطباء کے نزدیک افیون نصف طب ہے - حضرت مسیح موعود نے تریاق الٰہی ایک دوا بنائی اس کا بڑا جز افیون تھا - اور یہ دوا کسی قدر افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اوّل کو حضور چھ ماہ سے زائد دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوران میں استعمال کرتے تھے"

اور سنیے خطوط مرزا بنام غلام محمد صہ مکتوبات مرزا جی حکیم محمد حسین قریشی کو لکھتے ہیں -

"اس وقت میاں یار محمد کو بھیجا جاتا ہے آپ اشیأ خریدنی خرید دیں - اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دوکان سے خرید دیں - مگر ٹانک وائن چاہیے اس کا لحاظ رہے"

ڈاکٹر عزیز احمد صاحب کی معرفت ٹانک وائن کی حقیقت لاہور پلومر کی دوکان سے دریافت کی گئی - ڈاکٹر صاحب جواب دیتے ہیں - ٹانک وائن ایک قسم کی طاقتور اور نشہ دینے والی شراب ہے جو ولایت سے سربند بوتلوں میں آتی ہے - (سودائے مرزا صہ ۳۹)

سمجھے آپ مطلب یہ ہے کہ شراب قادیانی نبوت میں شاید جائز ہوگی یہی وجہ ہے مرزا جی ان منشیات کا استعمال کرتے تھے - اور افیون کھاتے تھے - شراب اور اعلیٰ درجے کی شراب منگاتے تھے - مگر پھر بھی نبی تھے یہ ہیں وہ خصوصیات جو اس سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئیں -

## ٹیچی ٹیچی

حقیقت الوحی کے صفحہ ۳۳۲ پر مرزا غلام محمد قادیانی لکھتے ہیں - کہ مارچ ۱۹۰۵ء کو میں نے خواب دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا - میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے سامنے ڈال دیا میں نے اس کا نام پوچھا اس نے کہا نام کچھ نہیں - میں نے کہا آخر کچھ نام تو ہوگا - اس نے کہا میرا نام ہے ٹیچی ٹیچی

سبحان اللہ مرزا جی کے فرشتہ کا کیا پیارا نام ہے اور یہ بھی عجیب بات ہے کہ مرزا جی کا فرشتہ جھوٹ بولنے کا عادی ہے تو جس کے پاس ایسا فرشتہ آوے وہ کیسا ہوگا - مثل مشہور ہے - جیسی روح ویسے فرشتے

## پیپرمنٹ

مرزا جی کے الہامات تو بڑے عجیب و غریب تھے - اخبار الحکم قادیان ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء میں لکھتا ہے کہ (حضور) مرزا جی کی طبیعت ناساز تھی - حالت کشفی میں ایک شیشی دکھائی گئی جس پر لکھا تھا "خاکسار پیپرمنٹ"

ایک دفعہ مرزا جی کو الہام ہوا - "کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ" - براہین احمدیہ صہ ۵۵۵ لیکن پھر مرزا جی کے فرزند ارجمند خلیفہ جی ثانی نے الفضل صہ ۱۲ ۲۳ جنوری ۱۹۱۷ء میں لکھا - کہ "نادان ہے وہ شخص جس نے کہا ہے کہ کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ کیونکہ خدا کے کرم بندہ کو گستاخ و سرکش نہیں بنایا کرتے" -

سمجھے آپ یہ ہے باپ بیٹے کی جنگ - یعنی مرزا جی کے بعض الہام ایسے بھی ہوتے تھے - جن کو ان کے فرزند ارجمند خلیفہ ثانی غلط قرار دے دیا کرتے تھے -

## رحم پیم مہر

مرزا جی تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۳ پر مولوی سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق لکھتے ہیں - اس کی نسبت خدا تعالیٰ نے فرمایا ان شانئک ھو الابتر گویا اسی دم سے خدا

نے اس کی بیوی کے رحم پہ مہر لگا دی اور اس کو یہ الہام کھلے کھلے لفظوں میں سنا دیا گیا کہ اب موت کے دن تک تیرے گھر اولاد نہ ہوگی اور نہ آگے سلسلہ چلے گا۔

ذرا غور کیجئے۔ مرزا جی کا خدا جب کسی کی بیوی کے رحم پر مہر لگا دے تو یہ مہر توڑ کر نہ دس ماہ کا بچہ بھی باہر نہ آسکے اور اولاد کا سلسلہ نہ چل سکے۔ لیکن جب حضور خاتم المرسلین علیہ السلام کا سچا خدا نبوت پر مہر لگا دے تو ایک پچاس ساٹھ برس کا بوڑھا نبی "کسی نہ کسی طرح مہر توڑ کر باہر آجائے۔ اور نبوت کا سلسلہ جاری رہے

## خاتم الاولاد

مرزا جی تریاق القلوب میں لکھتے ہیں۔ اسی طرح میری پیدائش ہوئی۔ میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام جنت تھا۔ پہلے وہ لڑکی پیٹ سے نکلی اس کے بعد میں نکلا۔ اور میرے بعد میرے والدین کے ہاں کوئی لڑکا یا لڑکی نہ ہوئی۔ اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔

---

کچھ سمجھے آپ؟ مرزا جی جب اپنی والدہ کے پیٹ سے نکلے تو دروازہ بند ہو گیا۔ اب ان کی والدہ کے پیٹ مبارک سے نہ اصلی لڑکا لڑکی نکل سکے اور نہ ظلی، بروزی غیر تشریعی لڑکا لڑکی برآمد ہو سکے کیوں۔ اس لئے کہ مرزا جی خاتم الاولاد بن کر نکلے تھے اور پھاٹک بالکل بند ہو چکا تھا۔ بھلا خاتم الاولاد کے بعد بھی کوئی اولاد باہر آسکتی ہے؟ ہرگز نہیں اور اگر اس کے بعد بھی کوئی اولاد ان کی والدہ کے پیٹ سے باہر آجاتی۔ تو وہ بناسپتی اور نقلی ہی ہوتی۔ یہی حال مرزا جی کا ہے۔ وہ حضور خاتم المرسلین کے بعد نبوت کا دعویٰ کر رہے ہیں اس لئے مرزا جی تو ہیں یکہ نقلی۔ بناسپتی اور ملکتاب نبی ہیں! گویا بچے ہی تھے۔

مرزا بشیر الدین صاحب سیرۃ المہدی حصہ اول کے صفحہ پر لکھتے ہیں۔ کہ بڑی بیوی سے حضرت مسیح موعودؑ کے دو لڑکے پیدا ہوئے۔ یعنی مرزا سلطان احمد و مرزا فضل احمد۔ حضرت صاحب ابھی گویا بچے ہی تھے کہ مرزا سلطان احمد پیدا ہو گئے۔

---

واقعی ایک بچہ کا بچہ پیدا کرنا بہت بڑا معجزہ ہے مرزا صاحب کی نبوت کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ انہوں نے "بچے ہی تھے" کی حالت میں ایک بچہ پیدا کر دیا۔ امت مرزائیہ اس سے مرزا جی کی نبوت کا استدلال کیوں نہیں کرتی۔

## بھجے دی ماں۔

مرزا بشیر احمد صاحب سیرۃ المہدی حصہ اول کے صفحہ ۳۸ پر لکھتے ہیں۔ کہ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود کو اوائل ہی سے مرزا فضل احمد کی والدہ سے جن کو لوگ عام طور پر "بھجے دی ماں" کہا کرتے تھے۔ بے تعلقی سی تھی جس کی وجہ یہ تھی۔ حضرت صاحب کے رشتہ داروں کو دین سے سخت بے رغبتی تھی ...... اس لئے حضرت مسیح موعود نے ان سے مباشرت ترک کر دی تھی۔

---

گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ جب ترک کر دی تھی تو مرزا فضل احمد کہاں سے تشریف لے آئے۔

## ایک اور تماشا

مرزا جی فرماتے ہیں ۱۰ ستمبر ۱۹۰۱ء۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ مجھے کبھی اولاد کی خواہش نہیں ہوئی۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے پندرہ سولہ برس کی عمر کے درمیان ہی اولاد دے دی تھی۔ یہ سلطان احمد اور فضل احمد قریباً اسی عمر میں پیدا ہو گئے تھے اخبار الحکم قادیان جلد ۵ صفحہ ۳۵۔

کیا تماشا ہے جب پندرہ برس کی عمر کے درمیان جبکہ آدمی پورا بالغ نہیں ہوتا۔ مرزا جی کے ہاں مرزا سلطان احمد پیدا ہو گئے تو مرزا فضل احمد زیادہ سے زیادہ دس گیارہ برس کی عمر میں جبکہ انسان حقیقی بچہ ہوتا ہے پیدا ہو گئے یعنی مرزا جی کی نبوت کا ایک زبردست کارنامہ یہ بھی ہے کہ انہیں فضل احمد کی والدہ یعنی دوسری ماں سے اوائل ہی سے بے تعلقی تھی۔ اور انہوں نے اوائل ہی سے مباشرت ترک کر دی تھی اور ان کی عمر بھی دس گیارہ برس کی تھی۔ مگر اس کے باوجود انہوں نے بطور اعجاز پیارے پیارے دو لڑکے پیدا کر دیئے (سبحان اللہ) واقعی یہ بھی نبوت کی ایک بہت بڑی دلیل ہے۔

## جائے نفرت۔

مرزا صاحب اپنے متعلق خود فیصلہ کرتے ہیں اور صاف طور پر اعلان فرما رہے ہیں کہ

کرم خاکی ہوں میرے پیارے اور آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

---

اب اس کی تفصیل کی ضرورت تو شاید نہ ہوگی کہ بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار کیا چیز ہوتی ہے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں۔ اور مرزائی حضرات اس پر ایمان لائیں کہ مرزا کی حیثیت صرف یہ تھی کہ وہ "انسانوں کی عار" اور بشر کی جائے نفرت تھے۔ نبی ولی نہ تھے ؎

احمدیوں کا اقرار

# مراقی نبی

"میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی تھی۔ جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا کہ مسیح جب آسمان سے اترے گا دو چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول" (اخبار بدر مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء ص۵ کالم نمبر ۲) اور رسالہ احمدی خاتون جلد ۲ نمبر ۴ و ۵ صفحہ ۳۳)

(۲) چودھری ڈاکٹر محمد شاہ نواز خان صاحب احمدی لکھتے ہیں "حضرت صاحب (یعنی مرزا صاحب) کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر۔ درد سر۔ کمی خواب۔ تشنج دل اور بدہضمی۔ اسہال۔ کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا۔ اور وہ عصبی کمزوری تھا" (ریویو بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء صفحہ ۲۶)

(۳) یہی ڈاکٹر صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں "حضرت صاحب (یعنی مرزا صاحب) نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مراق ہے مگر جہاں تک مجھ کو علم ہے انہوں نے اس تفصیل یا علامات کی تشریح نہیں فرمائی۔ یونانی میں مراق اس پردے کا نام ہے۔ جو احشاء الصدر کو احشاء البطن سے جدا کرتا ہے اور معدہ کے نیچے واقع ہوتا ہے اور فعل تنفس میں کام آتا ہے پرانے سوء ہضم کی وجہ سے اس پردے میں تشنج سا ہوتا ہے۔ بدہضمی اور اسہال بھی اس مرض میں پائے جاتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

## مرزائیوں کے عقائد

ا۔ تمام مسلمان کافر ہیں:۔ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود مرزا کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ (آئینہ صداقت ص۳۵ مصنفہ میاں محمود)

(۲) مرزا کے معجزات کو نہ ماننے والا شیطان ہے

خدا نے مجھے ہزاروں نشانات (معجزات) دیئے ہیں لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں۔ وہ نہیں مانتے۔ (چشمۂ معرفت مصنفہ مرزا غلام احمد ص۳۱۷)

(۳) مرزا کو نہ ماننے والا جہنمی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہے۔ جو شخص مرزا کو نبی نہیں مانتا وہ کافر اور جہنمی ہے۔ (انجام آتھم ص۶۲ مصنفہ مرزا غلام احمد)

(۴) مرزا کے مخالف جنگلوں کے سور ہیں۔

مرزا غلام احمد کے مخالف جنگلوں کے خنزیر اور ان کی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں۔ (انجم الھدیٰ ص۱۰ مصنفہ غلام احمد)

(۵) غیر احمدی ہندو اور عیسائیوں کی طرح کافر ہیں۔ (ملائکۃ اللہ ص۴۶ مؤلفہ بشیرالدین)

(۶) مرزا کا منکر کنجریوں کی اولاد ہے۔

جو شخص میرے دعوے (نبوت) کی تصدیق نہیں کرتا مجھے قبول نہیں کرتا۔ رنڈیوں (کنجریوں) کی اولاد ہے (آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۸ مصنفہ مرزا غلام احمد)

(۷) مسلمانوں سے رشتے ناطے جائز نہیں۔

مسلمانوں سے رشتے ناطے جائز نہیں۔

غیر احمدیوں کو لڑکی دینے سے بڑا نقصان پہنچتا ہے اور علاوہ اس کے وہ نکاح جائز نہیں ہے (برکات خلافت ص۷۳ مصنفہ مرزا بشیرالدین محمود)

(۸) غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ باہر سے لوگ بار بار پوچھتے ہیں میں کہتا ہوں۔ تم جتنی دفعہ بھی پوچھو گے اتنی دفعہ میں یہی جواب دوں گا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں۔ جائز نہیں (انوار خلافت ص۸۹ مصنفہ مرزا بشیرالدین)

## قرآن، رسول اکرم، فاطمۃ الزہرا، امام حسین کی توہین

(۱) رسول اللہ پر بہتان۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سور کی چربی والا پنیر کھا لیتے تھے (معاذ اللہ) الفضل ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء

(۲) محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر۔

اس نظم کے دو شعر جو مرزا غلام احمد قادیانی کے سامنے اس کے ایک مرید اکمل نامی نے پڑھی اور خوش خط لکھے ہوئے قطعے کی صورت میں مرزا کو پیش کی جسے مرزا صاحب جزاکم اللہ تعالےٰ کہہ کر اپنے ساتھ اندر لے گئے۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں  اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل  غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں
(الفضل ص۱۰ ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

### (۳) مرزا صاحب کا دعویٰ کہ میں محمد ہوں

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا    منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

(ترجمہ میں مسیح ہوں اور موسیٰ کلیم خدا ہوں میں محمد ہوں احمد مجتبیٰ ہوں۔

(تریاق القلوب مصنفہ مرزا غلام احمد صہ۳)

(۴) اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی (ایک غلطی کا ازالہ)

(۵) خدا نے میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔

(ایک غلطی کا ازالہ صہ۸ مصنفہ مرزا غلام احمد)

### (۶) ہر شخص ترقی کر کے محمد سے بڑھ سکتا ہے

یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے۔ حتے کہ محمد رسول اللہ سے بھی بڑھ سکتا ہے

(مرزا بشیر الدین اخبار الفضل قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)

### (۷) قرآن پاک کی بے حرمتی۔

اقرار کرنا پڑیگا کہ سارا قرآن و حدیث گالیوں سے پُر ہے (ازالہ اوہام حصہ اول صہ۲۶)

### (۸) حضرت فاطمۃ الزہرا پر اتہام

حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں (ایک غلطی کا ازالہ صہ۱۱ مصنفہ مرزا غلام احمد)

### (۹) امام حسین علیہ السلام کی توہین۔

کربلائیست سیر ہر آنم    صد حسین است در گریبانم

(ترجمہ) میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے۔ میرے گریبان میں سو حسین ہیں۔ (نزول المسیح صہ۹۹ مرزا غلام احمد)

---

## دوسرا باب

# مرزائیوں کے عزائم

### (۱) ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے

"حقیقت یہی ہے کہ ہندوستان جیسی مضبوط بیس جس قوم کو مل جائے اس کی کامیابی میں کوئی شک نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کی اس مشیت سے کہ اس مشیت ہے کہ اس نے احمدیت کے لئے اتنی وسیع بیس مہیا کی ہے۔ پتہ لگتا ہے کہ وہ سارے ہندوستان کو ایک سٹیج پر جمع کرنا چاہتا ہے اور سب کے گلے میں احمدیت کا جوا ڈالنا چاہتا ہے۔ اس لئے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں۔ تاکہ ملک کے حصے بخرے نہ ہوں۔ بیشک یہ کام بہت مشکل ہے۔ مگر اس کے نتائج بہت شاندار ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ساری قومیں متحد ہوں تاکہ احمدیت اس وسیع بیس پر ترقی کرے۔ چنانچہ اس رویا میں اسی طرف اشارہ ہے ممکن ہے کہ عارضی طور پر کچھ افتراق ہو۔ اور کچھ وقت کے لئے دونوں قومیں جدا جدا رہیں۔ مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ اکھنڈ ہندوستان بنے"

(مرتبہ منیر احمد و نیس احمدی۔ مندرجہ اخبار الفضل ۵ اپریل ۱۹۰۷ء)

### (۲) ہم تقسیم ہند پر با امر مجبوری رضامند ہوئے اور کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائے۔

"میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے لیکن قوموں کی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا

بھی پڑے یہ اور بات ہے۔ ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائیں۔"

(بیان مرزا بشیر الدین محمود اخبار الفضل ۶ مئی ۱۹۴۷ء)

## (۳) حکومت کے خواب۔

تم (مرزائی) اس وقت تک امن میں نہیں ہو سکتے جب تک تمہاری اپنی بادشاہت نہ ہو۔"

(الفضل ۲۵ر اپریل ۱۹۳۰ء)

## (۴) ۵۲ء میں مخالفوں کو مرزائی ہونے پر مجبور کر دو۔

۱۹۵۲ء کو گذرنے نہ دیجئے۔ جب تک کہ احمدیت کا رعب دشمن اس رنگ میں محسوس نہ کرلے کہ اب احمدیت (مرزائیت) مٹائی نہیں جا سکتی اور وہ مجبور ہو کر احمدیت کی آغوش میں آگرے۔

(۱۶ مئی ۱۹۵۲ء)

## (۵) ہمیں سارے محکموں پر قابض ہونا چاہئے۔

جب تک سارے محکموں میں ہمارے آدمی موجود نہ ہوں۔ ان سے جماعت پوری طرح کام نہیں لے سکتی۔ مثلاً موٹے موٹے محکموں میں سے فوج ہے۔ پولیس ہے۔ ایڈمنسٹریشن ہے۔ ریلوے ہے۔ فائنس ہے۔ اکاؤنٹس ہے۔ کسٹمز ہے۔ انجینئرنگ ہے۔ یہ آٹھ دس موٹے موٹے صیغے ہیں۔ جن کے ذریعے سے جماعت اپنے حقوق محفوظ کرا سکتی ہے۔ پیسے بھی اس طرح کمائے جائیں کہ ہر صیغے میں ہمارے آدمی موجود ہوں۔ اور ہر طرح ہماری آواز پہنچ سکے۔ (الفضل ۱۱ر جنوری ۵۲ء)

## (۶) ہمارا مقصد مرزائیت کا پھیلانا ہے

ہماری اصل غرض احمدیت کا پھیلانا ہے۔ اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب ہم مجنونانہ تبلیغ کریں۔

(الفضل ۷ مئی ۱۹۵۲ء)

## جماعت احمدیہ کی تلوار۔

"حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میں مہدی موعود ہوں اور گورنمنٹ برطانیہ میری وہ تلوار ہے۔ جس کے مقابلہ میں ان علماء کی کچھ پیش نہیں جاتی۔ اب غور کرنے کا مقام ہے کہ پھر احمدیوں کو اس فتح (بغداد) سے کیوں نہ خوشی ہو۔ عراق عرب ہو یا شام ہم ہر جگہ اپنی تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں۔"

(چودھری سر ظفر اللہ خاں صاحب اسی پروگرام کی تکمیل میں مصروف ہیں) (اخبار الفضل قادیان جلد ۵ نمبر ۴۲)

انگریزوں سے وفاداری اور ان کا خود کاشتہ پودا ہونا ان کی سلطنت کو مکہ مدینہ سے اشرف اور قابل شکر سمجھنا اس کے مختصر حوالہ جات شائع کیے جا رہے ہیں۔ انگریزوں کی حکومت کو مٹانے اور ان کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لئے جو بھی تحریک اٹھی اس کی مخالفت پر لاکھوں روپیہ اس لئے خرچ کیا گیا کہ جس طرح بھی ہو سکے سلطنت برطانیہ کی خوشنودی حاصل کی جائے۔ مرزا بشیر الدین نے خود اس کا اعتراف کیا جس کی شہادت مولوی محمد علی مرزائی امام جماعت احمدیہ لاہور نے دی ہے۔ چونکہ اس وقت انگریزوں کی حکومت تھی۔ اس لئے اس کی وفاداری لازم اور داخل ایمان تھی۔ مگر جب اسی نہرو کی حکومت قائم ہو گئی۔ تو اب "الفضل" کی مدح سرائی ملاحظہ ہو۔

**کانگرس** "بے شک کانگرس کے اصول بڑے جمہوری تھے

(الفضل ۱۳ر اپریل ۱۹۴۹ء)

## "تقسیم اصولاً غلط ہے"

ہم نے یہ بات پہلے بھی کئی بار کہی ہے اور اب بھی کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک ہر تقسیم اصولاً غلط ہے۔

(الفضل ۱۲ر اپریل ۱۹۴۷ء)

### ہم ہندوستان حکومت کے وفادار ہیں۔

"مسٹر گاندھی کی موت کا پیغام جو امیر مرزائیہ نے بھیجا اس میں پنڈت نہرو کو لکھا۔ اور حلفاً لکھا ہے "خدا جانتا ہے کہ باوجود اس کے کہ ہمارے مقدس مرکز سے زبردستی نکالا گیا ہے۔ ہم آپ کے اور آپ کی حکومت کے خیر خواہ ہیں"۔ (الفضل ۲۱ر فروری ۱۹۴۸ء)

### انگریز سے سرکشی خدا اور رسول سے سرکشی کے مترادف ہے۔

"میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرے اور دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہے۔ سو وہ سلطنت برطانیہ ہے۔ اگر ہم گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں۔ (شہادت القرآن صلا)

### انگریزی سلطنت رحمت اور جہاد بدترین مسئلہ۔

"انگریزی سلطنت بھی تمہارے لئے ایک رحمت ہے تمہارے لئے ایک برکت ہے تمہارے مخالف جو مسلمان ہیں ہزار درجہ ان سے انگریز بہتر ہیں۔ ظاہر ہے کہ انگریز کس انصاف کے ساتھ ہم سے پیش آتے ہیں۔ یاد رکھو کہ اسلام میں جہاد کا مسئلہ ہے میری نگاہ میں اس سے بدتر اسلام کو بدنام کرنے والا کوئی مسئلہ نہیں"۔ (تبلیغ رسالت جلد ۱ صفحہ ۱۲۳)

### "نہ یہ امن مکہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں"

اور میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے۔ نہ مدینہ میں اور نہ سلطان روم کے پایۂ تخت قسطنطنیہ میں"۔ (تریاق القلوب صفحہ ۲۵-۲۶)

### انگریز کا خود کاشتہ پودا۔

"التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے۔ اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے۔ اور اپنے ماتحت حکام کو ارشاد فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا۔ نہ اب بھی فرق ہے۔

(درخواست مرزا صاحب بحضور لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نمبر ۷ صفحہ ۲۰)

تیسرا باب

# سر ظفر اللہ اور پاکستان

### (۱) قرار داد پاکستان پر ظفر اللہ کی تصریحات۔

جہاں تک ہم نے اس پر غور کیا ہے ہم اسے مجذوب کی بڑ اور ناممکن العمل خیال کرتے ہیں"۔ (ڈیوائڈڈ انڈیا صفحہ ۲۰۳)

مندرجہ بالا حوالہ سے صاف عیاں ہے کہ سر ظفر اللہ پاکستان کے نعرے کو ایک مجذوب کی بڑ سمجھتے تھے یا بالفاظ دیگر پاکستان کا نعرہ لگانے والوں کو پاگل خیال کرتے تھے اور اپنے خصوصی عقائد کی بناء پر یہی خیال کرتے تھے کہ انگریز جو ان کے نزدیک اولی الامر ہے۔ ہندوستان سے نہیں جا سکتا اس لئے پاکستان بھی نہیں بن سکتا!

### (۲) پاکستان کی اطاعت کی بجائے اطاعت خلیفہ محمود

لیک سکسس ۸ نومبر۔ عرب ڈیلیگیشن نے امریکہ سے بذریعہ تار حضرت امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستانی ڈیلیگیشن کے لیڈر چودھری سر محمد ظفر اللہ خان کو مسئلہ فلسطین کے تصفیہ تک یہیں ٹھہرنے کی اجازت دی۔"

(اخبار الفضل ۸ نومبر ۱۹۵۲ء)

مندرجہ بالا حوالہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ سر ظفر اللہ وزارت خارجہ سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے مرزائیت کا پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ اور بیرونی ممالک میں یہ ظاہر کرنے کی ناپاک سازش کی گئی کہ پاکستان کا امیر مرزا بشیر ہے اگر ایسا نہیں تھا۔ تو شکریہ کا تار حکومت پاکستان کی بجائے مرزا بشیر کو کس حیثیت میں ظفر اللہ نے دلوا دیا۔ یہ ایک سیدھا سادہ سوال ہے۔ جس کے جواب کے لئے عوام مضطرب ہیں۔ وہ حیران ہیں کہ یہ کیا کھیل کھیلا جا رہا ہے

## وزیر خارجہ یا مبلغ مرزائیہ

۱۸ مئی ۱۹۵۲ء جہانگیر پارک کراچی میں مرزائیوں کی جو دو روزہ کانفرنس ہوئی اور جس پر یہ حکومت کی طرف سے پابندی عاید کی گئی تھی۔ کہ کانفرنس میں کسی اختلافی مسئلہ پر تقریر نہیں ہوگی۔ اس کانفرنس کے آخری اجلاس میں سر ظفر اللہ خاں قادیانی جو گوہر افشانی کی وہ مندرجہ ذیل سطور میں مرزائیوں کے اخبار الفضل امر مئی کی اشاعت سے نقل کی جاتی ہے۔ یاد رہے کہ اسی تقریر سے مسلمانان کراچی کی رپورٹ کے مطابق ڈیڑھ گھنٹہ تک پاکستانی پولیس نے اشک آور گیس کے بموں کا استعمال کر کے مسلمانوں کو مرعوب کرنا چاہا۔ اور بے تحاشا لاٹھی چارج کر کے انہیں کفر دارتداد کی تبلیغ روکنے سے بند رکھنے کی کوشش کی گئی۔

" آخر میں چودھری (سر ظفر اللہ خاں) صاحب نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کے دعوے سے پہلے مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت تھی۔ لیکن آپ کے دعوے کے بعد یہ حالت بدل گئی کسی مسلمان کو آج بھی جب کسی آریہ سے ا ہندو یا عیسائی سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ تو وہی دلائل پیش کرتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں درج ہیں۔ کیونکہ ان دلائل کے بغیر آج چارہ نہیں۔ ان تمام باتوں سے واضح ہوتا ہے۔ کہ احمدیت خدا تعالے کا لگایا ہوا پودا ہے۔ یہ پودا اسلام کی حفاظت کے لئے کھڑا کیا گیا ہے۔ جس کا وعدہ قرآن مجید میں دیا گیا تھا۔

اگر نعوذ باللہ آپ کے (غلام احمد) وجود کو درمیان سے نکال دیا جائے تو اسلام کا زندہ مذہب ہونا ثابت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اسلام بھی دیگر مذاہب کی طرح ایک خشک درخت شمار کیا جائے گا۔ اور اسلام کی کوئی برتری دیگر مذاہب سے ثابت نہیں ہو سکتی۔"

الصلح کراچی ۲۳ مئی ۱۹۵۲ء
منقول الفضل ۳۱ مئی ص۵ کالم ۲

---

## سر ظفر اللہ وزیر خارجہ کی نسبت

# پاکستانی اخبارات کی رائے

(۱) وہ بہت منحوس گھڑی تھی جب چودھری ظفر اللہ کو وزارت خارجہ کا قلمدان سپرد کیا گیا۔

(مغربی پاکستان لاہور)

(۲) سر ظفر اللہ امور خارجہ میں پاکستان کو برطانیہ کا خیمہ بردار نہ بنائے۔　　(نوائے وقت)

(۳) چودھری ظفر اللہ خاں اپنے ذاتی رجحانات کی بنا پر پاکستان کی خارجہ حکمت عملی کا بیڑہ غرق کر رہے

ہیں۔ (شعلہ)

(۴) چوہدری ظفر اللہ خاں اپنے مذہبی عقائد کی بنا پر بھی انگریز کو اپنا آقا و مولا سمجھنے پر مجبور ہیں۔ اس کے علاوہ یہ واقعہ ہے کہ ڈپلومیسی کے میدان میں وہ آج تک کامیاب نہیں ہو سکے۔ (زمیندار ۱۳ مارچ ۵۲ء)

(۴) بہر حال یہ واقعہ ہے کہ اگر پاکستان کی خارجہ پالیسی ابھی تک مضبوط بنیادوں پر قائم نہیں ہو سکی تو اس کا حقیقی سبب ظفر اللہ خاں کی ذات ہے۔ جس کی خوش عقیدگی کا دامن برطانیہ سے بندھا ہوا ہے۔ لہٰذا ہمارے نزدیک اگر پاکستان کشمیر کے مسئلہ کو پُر امن ذرائع سے حل کرنے کا متمنی ہے۔ تو اُسے اپنی خارجہ پالیسی پر اُس وقت تک نظر ثانی نہیں ہو سکتی جب تک چوہدری ظفر اللہ خاں کو موجودہ عہدے سے سبکدوش نہیں کیا جاتا۔ (زمیندار ۳۱ مارچ ۵۲ء)

(۶) جہاں تک پاکستان کے فہمیدہ طبقوں کا تعلق ہے ان کا ایک فرد بھی اس سے اختلاف نہیں کرے گا واقعہ یہ ہے کہ ہمارے وزیر خارجہ کی پالیسی ہر لحاظ سے ناکام ہو چکی ہے۔ ہم نے اینگلو امریکی بلاک سے ضرورت سے زیادہ دوستی کے لحاظ سے ناکام ہو چکی ہے۔ ہم نے اینگلو امریکی بلاک سے ضرورت سے زیادہ دوستی کے تعلقات بڑھائے۔ لیکن اس دوستی سے ہمیں فائدہ کی بجائے اُلٹا نقصان ہوا۔ کیونکہ اس سے بھارت کی سیاسی اہمیت بڑھ گئی۔ اور اس سے اس بلاک نے منہ مانگی قیمت دیکر اپنے ساتھ ملا لیا۔ (آفاق ۳ اپریل ۱۹۵۲ء)

(۷) چوہدری صاحب ان لوگوں میں ہیں جو ہر گورے کو فرشتہ گوہر سمجھتے ہیں۔ اور اس کی مافوق الفطرت صلاحیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ (تسنیم لاہور ۲ مارچ ۵۲ء)

(مراقی نبی بقیہ) ...کا بقیہ میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا یہ تو امر واقع ہے کہ حضرت صاحب کو بدہضمی۔ اسہال اور دوران سر کی عموماً شکایت رہتی تھی۔ (ریویو بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

(۴) مراق کا جو مرض حضرت صاحب (یعنی مرزا صاحب) میں موروثی نہ تھا بلکہ یہ خارجی اثرات کے ماتحت پیدا ہوا اور اس کا باعث سخت دماغی محنت۔ تفکرات۔ غم اور سوء ہضم تھا جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا اور جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات خلاً دوران سر کے ذریعے ہوتا تھا۔" (ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء کے صفحہ ۵ پر ہے)

(۵) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (یعنی میاں محمود احمد صاحب) ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔"

| (۶) نبی | صاحب مراق |
| --- | --- |
| نبی میں اجتماع توجہ بالارادہ ہوتا ہے جذبات پر قابو ہوتا ہے۔ (ریویو بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء ص ۶) | اس مرض (یعنی مراق) میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا (ریویو بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶) |

ناظرین کرام۔ یہ تمام اقتباسات مرزائیوں کے کتب کی ہیں۔ ان میں غیر مبہم الفاظ میں یہ اقرار کیا گیا ہے۔ کہ مرزا جی مراقی اور پاگل تھے اور جو پاگل اور مراقی ہو وہ نبی کیسے ہو سکتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب مرزائیوں کو خود اقرار ہے کہ مرزا جی پاگل تھے تو پھر وہ ان کو نبی کیوں مانتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جہاں حوریں، روپے اور ملازمتیں ہیں وہاں ایمان و دیانت کہاں باقی رہتا ہے۔

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (پ ۲۲ رکوع ۲)

اس آیت کا ترجمہ ہم خود نہیں کرتے۔ بلکہ مرزائیوں کے مطاع و امام کا کیا ہوا ترجمہ ہی پیش کرتے ہیں۔ تاکہ ان پر قطعی حجت ہو۔ میرزا صاحب لکھتے ہیں

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں مگر وہ رسول اللہ ہے ختم کرنے والا نبیوں کا یہ آیت صاف بتا رہی ہے۔ کہ بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔

صفحہ ۶۱۴، ۲۵۲ ازالہ اوہام

وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ اَلَا تَعْلَمُ اَنَّ الرَّبَّ الرَّحِیْمَ الْمُتَفَضِّلَ سَمّٰی نَبِیَّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ الْاَنْبِیَآءِ بِغَیْرِ اِسْتِثْنَآءٍ وَفَسَّرَہٗ نَبِیُّنَا صَلَّی اللّٰہُ فِیْ قَوْلِہٖ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ بِبَیَانٍ وَاضِحٍ لِّلطَّالِبِیْنَ

حمامۃ البشریٰ صفحہ ۳۴ مجموعہ صفحہ ۱۶۸

### ترجمہ

کیا تم نہیں جانتے "اے بے سمجھ میرزائیو" کہ خدا رحیم و کریم نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر کسی استثناء کے خاتم الانبیاء قرار دیا ہے۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کی تفسیر لا نبی بعدی کے ساتھ فرمائی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور طالبین حق کے لئے یہ بات واضح ہے"

مرزا صاحب نے اس آیت کی تفسیر میں جس حدیث کا حوالہ دیا ہے وہ یہ ہے۔ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ " مشکوۃ کتاب الفتن" میں نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں۔ میرے بعد کوئی نہیں ؎

شکر اللہ کہ میانِ من او صلح فتاد
حوریاں رقص کناں ساغرِ مستانہ زدند
(حافظ شیرازی)

اگرچہ ہم نے آیت خاتم النبیین کی تفسیر میرزا صاحب کی زبان و قلم سے کی ہوئی پیش کردی ہے جس کے بعد کسی مرزائی کو ہمارے ساتھ خاتم کے معنوں میں الجھنے کا مطلقاً استحقاق باقی نہیں رہتا۔ مگر ہم اتمام حجت کے لئے لفظ خاتم کے معنی لغات سے پیش کرتے ہیں وھو ہذا۔

## لفظ خاتم کی تشریح

(۱) مفردات راغب صفحہ ۱۴۲ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ لِاَنَّہٗ خَتَمَ النُّبُوَّۃَ اَیْ تَمَّمَھَا بِمَجِیْئِہٖ یعنی حضورؐ کو خاتم النبیین اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ نے نبوت کو کمال و اتمام تک پہنچا دیا۔ اس صورت میں آپ نے نبوت کو ختم کر دیا۔

(۲) لسان العرب خَاتِمُھُمْ وَخَاتَمُھُمْ اٰخِرُھُمْ خاتم اور خاتم کے معنی ہیں آخر۔

(۳) تاج العروس۔ وَمِنْ اَسْمَآئِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلْخَاتِمُ وَالْخَاتَمُ وَھُوَ الَّذِیْ خَتَمَ النُّبُوَّۃَ بِمَجِیْئِہٖ اور خاتم اور خاتم قوم کے سب سے آخر کو کہا جاتا ہے اور انہیں معنوں میں ارشاد خداوندی ہے۔ خاتم النبیین یعنی آخر النبیین۔

مذکورۃ الصدر حوالجات سے ثابت ہوگیا ہے۔ کہ خاتم النبیین کے معنے آخر النبیین کے ہیں نہ کہ

افضل واعلیٰ کے ۔

سرِ خدا کہ عابد و زاہد کسے نگفت
درحیرتم کہ بادہ فروش از کجا شنید (حافظ شیرازی)

## میرزائیوں کا ایک ناجائز مطالبہ

میرزائی کہتے ہیں کہ لفظ خاتم فتحِ تا کیساتھ جب جمع کے صیغہ کی طرف مضاف ہو تو اس کے معنی ہمیشہ افضل کے ہوتے ہیں۔ میرزائیو اول تو تمہارا یہ مطالبہ ہی صحیح نہیں۔ کیونکہ جب ہم آیت خاتم النبیین کے متعلق میرزا صاحب کا کیا ہوا ترجمہ پیش کرتے ہیں تو تمہیں بغیر کسی حیل و حجت کے اس کو تسلیم کر لینا چاہیئے مگر خیر ہم تمہاری نازبرداری کرتے ہوئے یہ مطالبہ بھی پورا کرتے ہیں (لعلکم تعقلون) لیجئے! میرزا صاحب ہی رقم طراز ہیں" اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں۔ میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام جنت تھا۔ اور پہلے وہ لڑکی پیٹ سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا۔ اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں ہوا اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا" تریاق القلوب صفحہ ۳۷۹

"بنی اسرائیل کے خاتم الانبیا کا نام جو عیسٰے ہے" خاتمہ نصرۃ الحق۔ ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ب ۱۱

میرزائیو ذرا ہوش سے کام لو ۔

نہ خنجر ہی مُنہ موڑا نہ قاتل کی اطاعت سے
تڑپنے کو کہا تڑپے ٹھہرنے کو کہا ٹھہرے
(امیر مینائی)

سوال:۔ جب خاتم الشعرا یا خاتم الاسخیا وغیرہ کے معنی افضل و اعلیٰ کے ہیں تو پھر خاتم الانبیا کے یہ معنی کیوں نہیں ہو سکتے؟

جواب:۔ یہ استعمال مجازی ہے۔ پہلے حقیقی معنی ہوتے ہیں۔ اگر وہ نہ ہو سکیں۔ تو پھر مجازی۔ چونکہ یہاں حقیقت مہجور و متروک نہیں اس لئے وہی مراد ہو گی مجاز کے لئے قرائن خارجیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور وہ یہاں نہیں۔ یہ اسی طرح ہے جیسے ہم کہتے ہیں۔ کہ فلاں بے نظیر شاعر اور فلاں بے نظیر ادیب ہے تو اس کے معنی عام طور پر یہی ہوتے ہیں کہ وہ دوسروں سے اچھا ہے اور اگر کوئی مخالف عیسائی کہے تو پھر جب بے نظیر کے معنی افضل و اعلیٰ کے ہیں تو جب خدا کو تم بے نظیر کہتے ہو تو اس کے یہ معنی کیوں نہیں ہو سکتے کہ وہ سب سے اعلیٰ ہے نہ کہ وہ احد محض ہے تو ہم کہیں گے کہ یہ استعمال مجازی ہے اور اللہ کے متعلق حقیقی اس لئے کہ اس کا واقعی کوئی شریک نہیں اسی طرح خاتم الشعرا وغیرہ میں مجازی استعمال ہے اور خاتم النبیین میں حقیقی یعنی آپ آخری نبی ہیں ؛

جواب ثانی۔ خاتم النبیین کو خاتم الاسخیا وغیرہ پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ اس لئے کہ خاتم النبیین جمع مذکر سالم ہے اور یہ قاعدہ جمہور نحویوں کے نزدیک مسلم ہے کہ اگر جمع مذکر سالم پر الف لام داخل ہو تو اس وقت استغراق حقیقی مراد ہوتا ہے۔ بخلاف خاتم الشعرا وغیرہ کے کیونکہ وہ جمع مذکر سالم نہیں ہیں نیز کلام خداوندی کو کلام الناس پر قیاس کرنا بھی قیاس مع الفارق ہے۔

سوال۔ خاتم کے معنی زینت کے بھی ہو سکتے ہیں تو پھر خاتم النبیین کے معنے زینت النبیین کیوں نہیں ہو سکتے۔

جواب:۔ خاتم کا لفظ انگوٹھی کے معنے میں ضرور استعمال ہوتا ہے۔ لیکن اس میں حضور کی توہین ہے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام انبیا تو بمنزلہ عروس

کے ہیں اور حضور کی حیثیت محض انگوٹھی کی ہے اور ظاہر ہے کہ انگوٹھی پہننے والے سے انگوٹھی کی حیثیت کم ہوتی ہے لہذا یہ معنے متروک ہیں۔

**جواب ثانی** ۔ انگوٹھی کا وجود بالطبع ہوتا ہے یعنی اپنے قیام میں غیر کی محتاج ہوتی ہے اور ذی انگوٹھی کا وجود بالذات ہوتا ہے۔ یعنی اپنے تحقق وقیام میں غیر کی طرف محتاج نہیں ہوتا۔ پس اس صورت میں یہ لازم آئے گا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود بالطبع ہو اور دوسرے انبیاء کرام کا وجود بالذات ہو، یہ باطل کیونکہ کوئی مسلمان صحیح الدماغ اس کا قائل نہیں کہ تمام انبیاء کرام کا وجود بالذات ہو اور حضور علیہ السلام کا وجود بالطبع اور بالعرض ہو۔

**سوال ثانی** ۔ خاتم کے معنے مہر کے کیوں نہیں یعنی وہ جس پر مہر دیں وہ نبی ہو جائے۔

**جواب** ۔ خاتم مہر کو بھی اس لئے کہتے ہیں کہ وہ صحیفہ کو کامل کرنے کے واسطے آخر میں لگائی جاتی ہے۔ اس لئے اس صورت میں معنے یہ ہونگے۔ کہ صحیفہ نبوت کے آخری کلمات آپ ہیں یہ نہیں کہ وہ جس پر مہر لگا دیں وہ نبی ہو جائے۔ یہ معنی غیر عربی اور غیر صحیح ہیں جیسا کہ حوالجات میں گذر چکا ہے۔

**دوسری اور تیسری آیت** حضرت عیسیٰ انجیل میں فرماتے ہیں کہ میں بنی اسرائیل کی طرف بھیجا گیا ہوں مجھے دوسری قوموں سے سروکار نہیں۔ قرآن شریف میں یہ نہیں لکھا کہ آنحضرت صرف قریش کے واسطے بھیجے گئے۔ بلکہ لکھا ہے کہ قُلْ یٰاَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا ۔ پ ۹ ع ۱۰۔ اے حبیب ان کو فرما دیجئے۔ کہ میں تمام دنیا کے واسطے بھیجا گیا ہوں
وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ پ ۱۷ ع ۷

یعنی ہم نے کسی خاص قوم پر رحمت کر کے نہیں بھیجا بلکہ اس لئے بھیجا ہے کہ تمام جہان پر رحمت کی جائے پس جیسا کہ خدا تمام جہان کا خدا ہے۔ ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان کے رسول ہیں اور تمام جہان کے واسطے رحمت ہیں ضمیمہ چشمہ معرفت ص ۱۶
پس جس طرح دوسرا خدا ماننے والا مشرک ہے ایسا ہی آنحضرت کے بعد مدعی نبوت کو ماننے والا مشرک ہے اور حضور سید عالم کی رحمت عامہ میں حائل ہو کر لعنت میں گرفتار ہو رہا ہے۔

**چوتھی آیت** لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا یعنی ہم نے تجھ کو بھیجا تاکہ تو دنیا کی تمام قوموں کو ڈرائے نور القرآن نمبر ۲ ص ۵ جب کہ حسب قرآن مجید تمام دنیا کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نذیر ہیں تو کسی کا یہ کہنا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا صریح منافی قرآن ہے۔

**پانچویں آیت** وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۔
یعنی ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے واسطے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا لیکن اکثر لوگ (مرزائی) نہیں جانتے لفظ ناس اطلاق عرفی میں جن کو بھی شامل ہے۔

**چھٹی آیت** تَبَارَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ۔ پ ۱۸ ع ۱۶
وہ ذات بڑی عالیشان ہے جس نے یہ فیصلہ کی کتاب یعنی قرآن مجید اپنے بندہ خاص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی۔ تاکہ وہ تمام دنیا و جہان والوں کے واسطے یعنی جن و انسان وغیرہ کے لئے ڈرانے والا ہو۔

**ساتویں آیت** وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ

النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ ع

اور یاد کر جب خدا نے تمام رسولوں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت دوں پھر تمہارے پاس آخری زمانہ میں میرا رسول آئے گا۔ جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کرے گا۔ تمہیں اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس پر ایمان لا کر اس کی تصدیق اور مدد کرنی ہوگی حقیقۃ الوحی ص۱۳۰ مفہوم واضح ہے خدا نے اور رسول بھیجے اور کتابیں بھیجیں اور سب کے آخر حضرت محمد مصطفیٰ کو بھیجا جو خاتم الانبیا اور خیر الرسل ہے حقیقۃ الوحی ص۱۴۱

مرزائیو کیا یہاں بھی جو قول مرزا ہے آخر کے معنے افضل و اعلیٰ کے ہیں حالانکہ زمانے کو جس قدر حضور سے بُعد ہو رہا ہے۔ اسی قدر اس سے خیر و نیکی اٹھتی جا رہی ہے کَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ

اس آیت میں لفظ ثُمَّ خاص قابل غور ہے جو کہ عربی زبان میں تراخی (مہلت) کے لئے آتا ہے مثلاً اگر کہا جائے کہ جاء فی القوم ثم عمرو تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ پہلے تمام قوم آئی اس کے بعد عمر آیا۔ اسی طرح اس آیت کے یہ معنے ہوں گے کہ تمام انبیا کے تشریف لانے کے بعد سرور انبیا تشریف لائیں گے

چنانچہ حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر فرماتے ہیں۔ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ إِلَّا أَخَذَ عَلَيْهِ الْمِيثَاقَ لَئِنْ بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا وَهُوَ حَيٌّ لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ وَلَيَنْصُرَنَّهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ الْمِيثَاقَ عَلَى أُمَّتِهِ لَئِنْ بُعِثَ مُحَمَّدٌ وَهُمْ أَحْيَاءٌ لَيُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَيَنْصُرُنَّهُ ۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو مبعوث کیا اس سے یہ وعدہ لیا کہ اگر اس کی زندگی میں اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو اس کو حضور پر ایمان لانا چاہیئے اور ضرور نصرت کرنی چاہیئے اور اسی طرح اس نبی کو حکم دیا کہ وہ اپنی امت سے پختہ عہد لے کہ اگر ان کی زندگی میں نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوں تو ان کو آپ پر ضرور ایمان لانا چاہیئے اور نصرت کرنی چاہیئے تفسیر ابن کثیر ص۳۷۷ تفسیر جامع البیان ص۵۵

اس آیت میں رسول کا لفظ نکرہ ہے مگر اس کی تخصیص ابن عباس اور علی رضی اللہ عنہما نے کر دی اگر اس سے انکار کیا جاوے تو رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا اور لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ وغیرہ وغیرہ میں تخصیص کس طرح ہوگی؟

## آٹھویں آیت

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا پ ۶ ع ۶

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ قرآن شریف نے توراۃ و انجیل کی طرح کسی دوسرے نبی کا حوالہ نہیں دیا۔ بلکہ اپنی کامل تعلیم کا تمام دنیا میں اعلان کر دیا۔ اور فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم الآیۃ براہین احمدیہ ص

اس آیت میں اکمال دین بھی آ گیا اور اتمام نعمت بھی اور اس کے بعد رضیت بھی فرمایا گیا اس لئے آپ خاتم النبیین ہوئے اور آپ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں جس کو منصب نبوت عطا ہو۔ ورنہ معاذ اللہ آپ کے دین اور تعلیم کو ناقص و ناکمل ماننا پڑے گا۔ اور اس صورت میں زبردست استحالہ لازم آتا ہے علامہ ابن کثیر اس آیت کے تحت فرماتے ہیں هَذِهِ أَكْبَرُ نِعَمِ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ حَيْثُ أَكْمَلَ اللّٰهُ تَعَالَى دِينَهُمْ فَلَا يَحْتَاجُونَ إِلَى دِينٍ غَيْرِهِمْ وَلَا إِلَى نَبِيٍّ غَيْرِ

نَبِیِّہِمْ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ
وَلِھٰذَا جَعَلَہُ اللّٰہُ خَاتَمَ الْاَنْبِیَاءِ۔

ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۹ ترجمہ۔ یہ اللہ پاک کی سب سے بڑی نعمت ہے اس امت پر کہ اس نے ان کے واسطے ان کے دین کو کامل فرما دیا۔ اب وہ کسی دین کے محتاج نہیں اور نہ کسی دوسرے نبی کے سوا اپنے نبی کے یہ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو خاتم الانبیاء بنا دیا۔

مرزا صاحب کہتے ہیں فَلَا حَاجَۃَ لَنَا اِلٰی نَبِیٍّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حمامۃ البشریٰ صفحہ ۲۰

پاکٹ بک احمدیہ کے مصنف نے اس آیت الیوم اکملت لکم دینکم کا یہ جواب دیا ہے کہ توراۃ بھی تمام تھی مگر اس کے بعد بھی کتاب آ گئی۔ قرآن شاہد ہے۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام پر بھی نعمت پوری کی گئی۔ اتمام صرف نبوت ہی نہیں آیت کی رو سے نبوت صدیقیت شہادت صالحیت سب انعام ہیں کیا یہ بھی بند ہیں ملخص صفحہ ۵۲۰

**جواب:** توراۃ بے شک فی نفسہٖ تمام تھی مگر اپنے وقت اور قوم کے واسطے۔

گذشتہ نبی مخصوص قوموں کی طرف مبعوث ہوتے تھے۔ مرزائی پاکٹ بک صفحہ ۴۲۳ وکان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ بخاری ومسلم باب فضائل سید المرسلین۔ پہلے نبی اپنی اپنی قوم کی طرف آئے اور میں تمام دنیا کی طرف

ہاں تو یہاں اپنی ذات میں تمام تھی مگر کامل دین الٰہی اور اتمام نبوت اور تعلیم عالمگیر کی رو سے ناقص تھی۔

ب قرآن شریف اور دوسری کتابوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی کتابیں اگر ہر طرح کے خلل سے محفوظ بھی رہتیں پھر بھی بوجہ ناقص ہونے تعلیم کے ضرور تھا کہ کسی وقت کامل تعلیم آ ئے۔ مگر قرآن شریف کے واسطے اب یہ ضرورت در پیش نہیں کیونکہ کمال کے بعد اور کوئی درجہ نہیں۔ ۔ ۔ ۔ تو نئی شریعت اور نئے الہام نازل ہونے میں امتناع عقلی لازم آیا۔ آنحضرت حقیقت میں خاتم الرسل ہیں براہین احمدیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۱ ملخصاً بلفظہٖ۔ اور حضرت یوسف پر جو نعمت تمام ہوئی وہ اسی طرح کا اتمام تھا۔ کَمَا اَتَمَّہَا عَلٰۤی اَبَوَیْکَ یوسف جیسا کہ آپ کے باپ دادا پر ہوا تھا۔ یعنی وقتی اور حسب ضرورت زمانہ جیسا کہ ہم اوپر ثابت کر چکے ہیں۔ نبوت صدیقیت شہادت اور صالحیت بلاشبہ انعام ہے۔ اسی طرح صاحب شریعت نبی ہونا بھی انعام ہے جبکہ روز آفرینش میں ہی خدائے لایزال نے تاج نبوت کو مزین و آراستہ کر کے حضور سید عالم رحمۃ للعالمین راحت العاشقین فداہ امی وابی روحی وجدی کے سر پر رکھ دیا تو اب ناحق چھینا اور کر لینا یا طعن اور خبیث روحوں کا کام ہے۔ سچ ہے

ہر کہ فشاند نور سگ عو عو کند

آیۃ وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین کافۃ للناس یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا کا جواب یہ دیا ہے کہ حضرت موسیٰ تمام بنی اسرائیل کی طرف رسول تھے۔ کیا ان کے بعد بنی اسرائیل کے لئے حضرت داؤد و سلیمان علیہ السلام نبی ہو کر نہیں آئے؟ **الجواب۔** ہم پہلے ثابت کر آئے ہیں کہ وہ شریعت ناتمام و ناقص تھی۔ اس لئے وقتی ضروریات کے لئے انبیاء کا آنا ضرور تھا۔ اور توراۃ کے متعلق قرآن شریف میں ہرگز ہرگز حضرت موسیٰ کا یہ دعویٰ موجود نہیں۔ کہ تمام بنی اسرائیل کے لئے صرف

ہیں اکیلا ہی رسول ہوں بخلاف اس کے کہ قرآن شریف کامل و مکمل غیر متبدل اٹل قانون اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے اکیلے رسول ہونے کے مدعی ہیں اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً وَّخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ صحیح مسلم میں تمام دنیا جہاں کی طرف بھیجا گیا ہوں میرے ساتھ نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔ اَنَا رَسُوْلُ مَنْ اَدْرَکْتُ حَیًّا وَّمَنْ یُّوْلَدُ بَعْدِیْ

کنز العمال جلد ۲ صہ ۲۲۹ طبقات ابن سلام جلد ۲ صفحہ ۱۰۱ خدا نے تمام جہان کے لئے ایک نبی بھیجا چشمہ معرفت صفحہ ۱۳۶ مذکورہ بالا کچھ آیات قرآنی اور اقوال مرزا سے بغیر کسی طرح کی کھینچ تان کے بعبارت النص ثابت ہو گیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اگرچہ قرآن شریف میں اور متعدد آیات ایسی ہیں جن سے مسئلہ ختم نبوت ثابت ہوتا ہے مگر ہم انہیں مذکورہ بالا آیات پر اکتفا کرتے ہیں کیونکہ یہ مختصر رسالہ ان کا متحمل نہیں جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو۔ اس کے لئے ایک آیت بھی کافی ہے اور بے ایمانوں کے واسطے تمام قرآن بھی ناکافی اب ہم احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہیں۔ ناظرین غور سے پڑھیں اور ایمان تازہ کریں۔

---

# ختم نبوت از احادیث

حدیث اوّل۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ اِلٰی قَوْلِہٖ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیُّ اللّٰہِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ابو داؤد۔ ترمذی مشکوۃ کتاب الفتن

ترجمہ:۔ ضرور میری امت میں تیس کذاب (جھوٹے) پیدا ہوں گے۔ ہر ایک ان میں سے نبوت کا دعویٰ کریگا حالانکہ میں نبیوں کا ختم کرنیوالا ہوں میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔ معلوم ہوا کہ امت محمدیہ میں جو شخص مدعی نبوت ہو وہ کذاب ہے۔ جیسا کہ مرزا غلام احمد وغیرہ

اعتراض:۔ مرزائی کہتے ہیں کہ حدیث میں تیس کی تعین کی گئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد میں کچھ سچے بھی آویں گے۔

جواب۔ یہ احتمال ناشی عن الدلیل نہیں اس لئے مردود ہے نیز اس کے متعلق حدیث کے یہ الفاظ ہی کافی ہے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

اعتراض۔ سین فعل مضارع پر داخل ہو کر استقبال کے معنوں میں کر دیتا ہے۔ اس صورت میں اس حدیث کے معنے یہ ہوں گے کہ وہ کذاب وغیرہ عنقریب پیدا ہوں گے۔

جواب۔ اس امر کا تو مرزا صاحب کو بھی اعتراف ہے کہ وہ دجال قیامت کے قریب تک ہونگے۔ کیا مرزا صاحب علوم عربی سے نابلد تھے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ دنیا کے آخیر تک تیس کے قریب تک دجال پیدا ہوں گے (ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۹)

جواب ثانی۔ اس میں شک نہیں کہ سین فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کو مستقبل قریب کے معنے میں کر دیتا ہے۔ مگر حدیث کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ کذاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ساتھ فوراً ہی آجائیں گے اس لئے کہ قرب و بعد امور اضافیہ میں سے ہیں۔ ایک چیز ایک شخص کی نظروں میں قریب ہوتی ہے۔ اور دوسرے کی نظروں میں بعید۔ جیسا کہ حضور پرنور نے ایک دفعہ اپنے ہاتھ کی انگلیوں میں ملا کر فرمایا۔ اَنَا وَالسَّاعَۃُ کَھَاتَیْنِ (یعنی قیامت میں

اور مجھ میں اس طرح اتصال ہے، تو جس طرح حضور کی تاریخ نظری کے لحاظ سے قیامت قریب ہے اور ہماری کم نگاہی کے لحاظ سے بعید۔ ایسے ہی ان کذابوں کا آنا حضور کے لحاظ سے بالکل قریب اور ہمارے لحاظ سے بعید۔ اس قسم کی مثالیں قرآن مجید میں بکثرت موجود ہیں

**سَیَدْخُلُوْنَ جَہَنَّمَ دَاخِرِیْنَ** ترجمہ عنقریب وہ (مرزائی وغیرہ) جہنم میں ذلیل ہوتے ہوئے داخل ہونگے **فَسَیَحْشُرُھُمْ اِلَیْہِ جَمِیْعًا** عنقریب ان کو اپنی طرف اکٹھا کرے گا۔ **وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا** عنقریب ظالم لوگ جان لیں گے۔ دیکھئے ان آیات میں سین فعل مضارع پر داخل ہوا ہے اور قیامت کا ذکر ہے اس جگہ بھی قیامت کی نسبت جب ذات واجب الوجود کی طرف کی جاوے تو قیامت بالکل قریب ہے اور اگر ہماری طرف کی جاوے تو بعید:

اعتراض۔ یہ دجال آج سے پہلے پورے ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ اکمال الاکمال میں لکھا ہے۔

جواب۔ صریح حدیث کے مقابل اکمال الاکمال والے کا ذاتی خیال سند نہیں حدیث میں قیامت کی شرط ہے بعض دفعہ انسان ایک چھوٹے دجال کو بڑا سمجھ لیتا ہے۔ اسی طرح انہوں نے تعداد پوری سمجھ لی۔ حالانکہ مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت نے وضاحت کر دی کہ ابھی اس کی تعداد میں کمی ہے۔

اعتراض:۔ اس حدیث کو فتح الکرام میں حافظ ابن حجر نے ضعیف لکھا ہے۔

جواب:۔ یہ سراسر دروغ بے فروغ ہے لیجئے ہم حافظ ابن حجر کی اصل کتاب کی عبارت جس کا حوالہ دیا گیا ہے پیش کرتے ہیں **وَفِیْ رِوَایَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ وَعِنْدَ الطِّبْرَانِیْ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَخْرُجَ سَبْعُوْنَ کَذَّابًا وَسَنَدُہٗ ضَعِیْفٌ وَعِنْدَ اَبِیْ یَعْلٰی مِنْ حَدِیْثِ اَنَسٍ نَحْوُہٗ وَسَنَدُہٗ ضَعِیْفٌ**

ایضاً فتح الباری شرح صحیح مطبوعہ دہلی جزو ۲۱ صفحہ ۵۶۳

طبرانی میں عبداللہ بن عمر کی ستر دجال والی حدیث کی سند ضعیف ہے اور ایسا ہی ابویعلی میں جو انس کی روایت ستر دجال والی ہے وہ ضعیف ہے حاصل یہ ہے کہ حافظ ابن حجر نے ستر دجال والی روایت کو جو دو طریق سے مروی ہے ضعیف لکھا ہے نہ کہ تیس دجال والی کو فائدہ اس حدیث میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلقاً مدعی نبوت کو کاذب فرمایا ہے۔ تشریعی یا غیر تشریعی کی کوئی قید نہیں اور علم اصول کا مشہور قاعدہ ہے **اَلْمُطْلَقُ یَجْرِیْ عَلٰی اِطْلَاقِہٖ** یعنی مطلق اپنے اطلاق اور عموم پر جاری رہتا ہے لہذا مرزائیوں کا مطلق کو مقید کرنا ان کی جہالت کی دلیل ہے۔

**حدیث دوم** **عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰہِ مَکْتُوْبٌ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ** ۔

شرح سنہ و احمد و مشکوٰۃ باب فضائل النبی صلعم۔

آنحضرت نے فرمایا کہ آدم جس زمانہ میں گوندھی ہوئی مٹی کی ہیئت میں تھے میں اس وقت بھی خدا کے نزدیک نبیوں کا ختم کرنے والا لکھا ہوا تھا۔

**حدیث سوم** **وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَلَا فَخْرَ** ۔

(رواہ الدارمی مشکوٰۃ باب مذکور)

ترجمہ:۔ میں قائد انبیاء ہوں میں خاتم الانبیاء ہوں یہ بات میں فخر سے نہیں کہتا بلکہ اظہار حقیقت ہے)

**حدیث چہارم** اِنَّ لِیْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ اِلٰی قَوْلِہٖ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ

بخاری و مسلم مشکوٰۃ باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے کئی نام ہیں میں محمد ہوں احمد ہوں عاقب ہوں۔ اور عاقب سے مراد یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

**اعتراض** عاقب کے معنی جو حدیث میں بیان کیے گئے ہیں یہ راوی کا اپنا خیال ہے ورنہ یہ حدیث کے اپنے الفاظ نہیں۔

**جواب** یہ راوی کا ذاتی خیال نہیں یہ قطعاً غلط ہے بلکہ عاقب کے معنی خود آنحضرت نے کئے ہیں چنانچہ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں وَفِیْ رِوَایَۃِ سُفْیَانَ ابْنِ عُیَیْنَۃَ عِنْدَ التِّرْمِذِیِّ وَغَیْرِہٖ بِلَفْظِ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ ۔ فتح الباری جزء ۶ ص ۴۰۳

ترجمہ امام سفیان ابن عیینہ کی مرفوع حدیث میں امام ترمذی کے نزدیک یہ لفظ ہیں کہ میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

**حدیث پنجم** وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَہُوْرًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً وَّخُتِمَ بِیَ النُّبُوَّۃُ

مسلم در باب مشکوٰۃ مذکورہ

ترجمہ۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میں چھ باتوں میں جملہ انبیاء پر فضیلت دیا گیا ہوں۔ مجھے کلمات جامع ملے (۲) میں رعب کے ساتھ فتح دیا گیا ہوں (۳) میرے لیے غنیمتیں حلال کی گئی ہیں (۴) تمام دنیا میرے لیے پاک سجدہ گاہ بنائی گئی (۵) میں تمام کافہ ناس کی طرف رسول بنایا گیا ہوں (۶) میرے ساتھ انبیاء ختم کیے گئے۔

**حدیث ششم** کَانَتْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُہُمُ الْاَنْبِیَاءُ کُلَّمَا ہَلَکَ نَبِیٌّ بَعْدَہٗ وَاِنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَسَیَکُوْنُ خُلَفَاءُ فَیَکْثُرُوْنَ۔ بخاری طبع و مسند احمد جلد ۲ ص ۲۹۷

ابن ماجہ وغیرہ بنی اسرائیل کی عنان سیاست انبیاء کے ہاتھوں میں رہی۔ جب ایک نبی فوت ہوتا اس کا جانشین نبی ہی ہوتا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ عنقریب خلفاء کا سلسلہ شروع ہوگا۔ پس بکثرت ہوں گے۔

اس حدیث کی تشریح قول مرزا سے یوں ہوتی ہے کہ وحی اور رسالت ختم ہوگئی۔ مگر ولایت و امامت و خلافت کبھی ختم نہ ہوگی۔ الخ مکتوب مرزا (تشحیذ الاذہان جون)

اس حدیث میں نبوت غیر تشریعی کے انقطاع پر دو صریح قرینے موجود ہیں پہلا قرینہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے نبیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ جو صاحب شریعت مستقل نبی نہ تھے کیونکہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد سینکڑوں نبی آئے جو شریعت موسویہ کے متبع تھے۔ اور ان نبیوں کے متعلق آپ نے فرمایا کہ وہ بنی اسرائیل کے امور کا انتظام یکے بعد دیگرے فرماتے تھے۔ ان کے بعد آپ نے فرمایا کہ اِنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔ یعنی میرے بعد کوئی نبی میری امت کے امور کا انتظام کرنے والا نہیں ہوگا۔ جیسا کہ انبیاء بنی اسرائیل اور وہ غیر مستقل ہوتے تھے۔ لہٰذا نبی غیر مستقل کی نفی کی تصریح ہوگئی۔ دوسرا قرینہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے بعد نبی کی مطلقاً نفی کرنے کے بعد صرف خلفاء کا اثبات فرمانا نبی غیر مستقل کی نفی کا صریح قرینہ ہے۔

**حدیث ہفتم** عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی و مثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانہ وترک منہ موضع لبنۃ فطاف بہ النظار یتعجبون من حسن بنیانہ الا موضع تلک اللبنۃ انا سددت موضع اللبنۃ ختم بی البنیان و ختم بی الرسل و فی روایۃ فانا اللبنۃ و انا خاتم النبیین ۔ (بخاری و مسلم مشکوٰۃ باب فضائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔)

ابوہریرۃ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور سابقہ انبیا کی ایک ایسے محل کی مثال ہے جس کی عمارت اچھی بنائی گئی ہو۔ مگر اس میں ایک ایک اینٹ کی جگہ خالی ہو۔ لوگ اس کے ارد گرد گھومتے ہیں اور حسن عمارت پر تعجب کرتے ہیں۔ مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی دیکھ کر حیران ہوتے ہیں۔ سو میں وہ مبارک اینٹ ہوں جس نے اس جگہ کو پر کیا۔ میری ذات کی وجہ سے نبوت کے محل کی تکمیل ہو گئی ہے بدیں صورت میری ذات پر رسولوں کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے ایک روایت میں ہے۔ کہ نبوت کی آخری اینٹ میں ہوں اور میں ہی نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں

**مرزائیوں کا اعتراض**۔ غیر احمدی کہتے ہیں کہ اگر حضور مبعوث نہ ہوتے تو قصر نبوت وغیرہ مکمل ہو چکا تھا۔ صرف ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی جس کو آپ نے آکر پر کیا۔ مگر ہمارا ایمان ہے کہ اگر آنحضرت پیدا نہ ہوتے تو نظام کائنات نہ بنایا جاتا

**جواب**:۔ مرزائیو اس دجلہ فریبی کا کیا کہنا۔ کیا خوب رنگ بدلا ہے مگر یاد رہے ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را می شناسم

لیجئے ہم تمہارا ایمان ظاہر کرتے ہیں مرزا صاحب اپنی کتاب حقیقۃ الوحی ص ۹۹ پر یوں کہتے ہیں

**لولاک لما خلقت الافلاک ۔**

ترجمہ:۔ اے مرزا اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان پیدا نہ کرتا۔ مرزائیو ذرا انصاف سے بتانا کہ تمہارا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ ایمان ہے یا مرزا علیہ ماعلیہ کے متعلق ذرا سمجھ سوچ کر جواب دینا ؎

بجز دشنام دفاہا نی من زمردم پرس
ببین حساب جفاہائے خویشتن یاد آر (غالب)

**اعتراض**:۔ جب نبوت کے محل میں کسی نبی کی گنجائش نہیں رہی تو آخر زمانہ میں عیسے السلام کا تشریف لانا کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔

**جواب**۔ مثلاً اگر کہا جاوے کہ مرزا صاحب اپنے والدین کے گھر میں خاتم الاولاد ہیں تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ ان کی پیدائش سے قبل ان کا ایک بھائی کسی ملک میں گیا ہوا تھا۔ وہ قادیان میں آگیا۔ تو اس کے آنے کو کوئی صحیح الدماغ انسان مرزا صاحب کے خاتم الاولاد ہونے کے منافی نہیں سمجھے گا۔ اس لئے کہ مرزا صاحب کے بھائی کی پیدائش ان سے پہلے ہو چکی تھی۔ تو جس طرح مرزا کے بھائی کا اس ملک کو چھوڑ کر قادیان میں آنا مرزا کے خاتم الاولاد ہونے کے منافی نہیں۔ ایسے ہی عیسی علیہ السلام کا اس وقت تشریف لانا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کی منافی نہیں اس لئے کہ ان کو پہلے نبوت مل چکی ہے فقط۔

باقی رہا یہ کمینہ عذر کہ معاذ اللہ مسلمان آنحضرت کو اینٹ سے تشبیہ دیتے ہیں سو مرزائیوں کو یہ بات کہتے ہوئے شرمانا چاہئے۔ اس لئے کہ اگر اس پر کوئی اعتراض ہو سکتا ہے۔ تو وہ حدیث پر نہ کہ اس

شخص پر جو اس کو نقل کر رہا ہے۔ حضور کی غرض اس حدیث کے بیان فرمانے سے محض اپنی امت کی تفہیم مقصود ہے۔ مگر مرزائی یہودی صرف ایک وقتی اعتراض کر کے عہدہ برآ ہونا چاہتا ہے۔ سچ ہے ؎

بے حیا باش ہرچہ خواہی کن

**حدیث ہشتم** قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلے اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ ۔

بخاری مسلم باب مناقب علیؓ۔ اے علی تیرے اور میرے درمیان وہ نسبت ہے جو کہ موسیٰ اور ہارون کے درمیان تھی۔ سوال یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان کونسی نسبت تھی۔ ظاہر ہے۔ کہ وہ نسبت دو ۲ امور پر مشتمل تھی۔ ایک قائم مقامی دوسرے اشتراک فی النبوۃ اب حضرۃ علی کو انہیں دو امور کے متعلق اشتباہ ہو سکتا تھا۔ یعنی قائم مقامی و اشتراک فی النبوۃ حالانکہ حضور کو ایک امر کا اثبات اور ایک کا انقطاع فرمانا مقصود تھا۔ لہذا حضور نے یہ خیال فرما کر کہ کہیں حضرت علی یہ نہ سمجھ لیں کہ جس طرح حضرت ہارون حضرت موسیٰ کی عدم موجودگی ان کے قائم مقام تھے اور حضرت موسیٰ مستقل نبی تھے۔ اور حضرت ہارون ان کے تابع ہو کر نبی تھے۔ ایسا ہی میں بھی حضور کی عدم موجودگی میں آپ کا قائم مقام ہوں اور آپ کے تابع ہو کر نبی ہوں اس لئے حضور نے ایک امر کا اثبات فرما دیا یعنی قائم مقامی کا اور دوسرے کے متعلق لا نبی بعدی کہکر اس نبوت کی نفی کر دی۔ جو کہ حضرت ہارون میں تھی۔ یعنی غیر تشریعی ؛

**حدیث نہم** ۔ قَالَ النَّبِيُّ صلے اللہ علیہ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ —— ترمذی مشکوۃ باب مناقب عمر

ترجمہ:- اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔

الف۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قول حضرت عمر کی مدح میں فرمایا ہے اور مقام مدح کا تقاضا یہ تھا کہ اگر آپ کے بعد کسی قسم کی نبوت باقی ہوتی تو آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے اس کا اثبات فرماتے نہ کہ نفی کرتے پس آپ کے مطلقاً نفی فرمانے سے معلوم ہوا کہ آپ کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں ہو سکتا ہے۔

ب۔ اگر حدیث میں نبی مستقل کی قید لگائی جائے اور معنی یہ کئے جائیں کہ اگر میرے بعد کوئی مستقل نبی ہونا ہوتا تو حضرت عمر ہوتا۔ اس صورت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نبی غیر مستقل ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ حضور نے حضرت عمر کو منصب نبوت کے قابل و مستحق بتایا ہے۔ اور نبوت کے ملنے سے مانع صرف نبوت کا ختم ہونا فرمایا ہے پس جب نبوت غیر مستقل ختم نہیں ہوئی۔ تو اس کے ملنے سے کوئی مانع نہیں لہذا وہ ضرور نبی ہونے چاہئیں حالانکہ وہ نبی نہیں تھے۔ اگر ہوتے تو دعویٰ نبوت ضرور کرتے۔ کیونکہ نبی کے لئے دعویٰ نبوت کا اخفا قطعاً جائز نہیں۔ جب انہوں نے دعویٰ نبوت نہیں کیا اور نہ ہی اہل اسلام میں سے کسی نے ان کو نبی مانا ہے تو معلوم ہوا کہ وہ نبی نہ تھے۔ تو اب آپ غور فرما سکتے ہیں کہ جو سب سے زیادہ مستحق نبوت ہو اور جس کا مستحق ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ثابت ہو۔ اس کو تو نبوت نہ ملے۔ اور منشی غلام احمد صاحب قادیان میں نبی بن جاویں یہ امر عقلاً محال ہے ؛

**حدیث نہم** اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ۔ ترمذی شریف

یعنی رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے پس میرے بعد کوئی رسول اور کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اس کی بابت مرزا صاحب فرماتے ہیں ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ وحی ورسالت تا بقیامت منقطع ہے۔ ازالہ اوہام مطبوعہ لاہور صفحہ ۳۵ نیز آئینہ کمالات میں ص۳۷۷ پر لکھتے ہیں مَا کَانَ اللّٰہُ اَنْ یُّرْسِلَ نَبِیًّا بَعْدَ نَبِیِّنَا خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَمَا کَانَ اَنْ یُّحْدِثَ سِلْسِلَةَ النُّبُوَّةِ ثَانِیًا بَعْدَ انْقِطَاعِہَا۔

یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے خاتم النبیین کے بعد کسی کو نبی کر کے بھیجے۔ اور نہ یہ ہوگا کہ سلسلہ نبوت کو اس کے منقطع ہو جانے کے بعد پھر جاری کرے حمامۃ البشریٰ ص۳۲ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْیُ بَعْدَ وَفَاتِہٖ وَخَتَمَ اللّٰہُ بِہِ النَّبِیِّیْنَ بے شک آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبیوں کا خاتمہ کر دیا ہے اور حقیقۃ الوحی ص۶۶ ضمیمہ عربی میں لکھتے ہیں وَاِنَّ رَسُوْلَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَعَلَیْہِ انْقَطَعَتْ سِلْسِلَةُ الْمُرْسَلِیْنَ

تحقیق ہمارے رسول خاتم النبیین ہیں اور ان پر رسولوں کا سلسلہ منقطع ہو گیا

**حدیث یازدہم** حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قُلْتُ لِابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَاَیْتَ اِبْرَاہِیْمَ ابْنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاتَ صَغِیْرًا وَلَوْ قُضِیَ اَنْ یَّکُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیٌّ لَعَاشَ ابْنُہٗ وَلٰکِنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

ترجمہ اسمٰعیل جو سند میں مذکور ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفیٰ سے دریافت کیا کہ آپ نے حضور پر نور کے صاحبزادہ صاحب ابراہیم کو دیکھا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ وہ تو چھوٹے ہی رحلت فرما گئے تھے۔ اور اگر یہ فیصلہ ازلی میں ہو چکا ہوتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو منصب نبوت عطا ہوگا تو آپ کے صاحبزادے زندہ رہتے لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا لہذا ان کو زندہ نہیں رکھا گیا۔

**حدیث دوازدہم** اَنَا اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْتُمْ اٰخِرُ الْاُمَمِ

ابن ماجہ باب فتنہ دجال ص۳۰۷ ترجمہ میں سب نبیوں کا پچھلا نبی ہوں اور تم تمام امتوں کی پچھلی امت ہو۔

**اگرچہ** مذکورہ سات آیات قرآنی اور بارہ احادیث نبوی علیہ الصلوۃ والسلام سے مسئلہ ختم نبوت بغیر کسی قسم کی کھینچ تان کے آفتاب نیمروز سے زیادہ تر واضح ہو گیا ہے۔ مگر ہم مزید وضاحت کے لئے مذکورہ مسئلہ کو اجماع امت اور دلائل عقلیہ سے ثابت کرتے ہیں ناظرین بغور پڑھیں۔

## اجماع امت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْیُ وَتَمَّ الدِّیْنُ

ترجمہ کہ وحی منقطع ہو گئی اور دین مکمل ہو گیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کی وفات پر کہا بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ بَلَغَ

مِنْ فَضِیْلَتِکَ عِنْدَہٗ اَنْ بَعَثَکَ اٰخِرَ الْاَنْبِیَاءِ
یعنی میرے ماں باپ قربان آپ کو خدا نے آخری نبی بھیجا تھا۔ مواہب جلد ۲ صفحہ ۹۶ حضرت علی فرماتے ہیں وَھُوَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ کہ آپ نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ شمائل ترمذی صفحہ ۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لِاَنَّ نَبِیَّکُمْ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ کہ آپ آخری نبی ہیں تلخیص التاریخ جلد ۱ صفحہ ۲۹۲

اجماع اُمت :- وَکَوْنُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ مِمَّا نَطَقَتْ بِہِ الْکُتُبُ وَصَدَعَتْ بِہِ السُّنَّۃُ وَاَجْمَعَتْ عَلَیْہِ الْاُمَّۃُ فَیُکَفَّرُ مُدَّعِیْ خِلَافِہٖ وَیُقْتَلُ اِنْ اَصَرَّ۔

(روح المعانی جلد ۷ صفحہ ۶۵) یعنی آنحضرت کا خاتم النبیین ہونا ان مسائل سے ہے جس پر تمام آسمانی کتابیں ناطق ہیں اور احادیث نبویہ بوضاحت بیان کرتی ہیں۔ اور تمام امت کا اس پر اجماع ہے پس اس کے خلاف کا مدعی کافر ہے اگر توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے۔ علامہ ابن حجر مکی فرماتے ہیں۔ وَمَنِ اعْتَقَدَ وَحْیًا بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَفَرَ بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِیْنَ (فتاوی ابن حجر مکی) یعنی جو شخص آپ کے بعد کسی وحی کا معتقد ہوا وہ کافر ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ وَدَعْوَی النُّبُوَّۃِ ... صلی اللہ علیہ وسلم کُفْرٌ بِالْاِجْمَاعِ شرح فقہ اکبر ... یعنی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوی نبوت بالاجماع کفر ہے۔ شفاء قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ میں مرقوم ہے۔ اَخْبَرَ اَنَّہٗ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَلَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَاَخْبَرَ عَنِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَنَّہٗ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَ

اَجْمَعَتْ عَلَیْہِ الْاُمَّۃُ عَلٰی حَمْلِ ھٰذَا الْکَلَامِ عَلٰی ظَاھِرِہٖ وَاَنَّ مَفْھُوْمَہُ الْمُرَادُ بِہٖ بِلَا دُوْنِ تَاْوِیْلٍ وَلَا تَخْصِیْصٍ فَلَا شَکَّ فِیْ کُفْرِ ھٰؤُلَاءِ الطَّوَائِفِ کُلِّھَا قَطْعًا اِجْمَاعًا وَسَمْعًا۔

یعنے آپ نے خبر دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر دی ہے کہ آپ انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں اور اس پر امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام بالکل اپنے ظاہر پر محمول ہے اور جو اس کا مفہوم ظاہری الفاظ سے سمجھ میں آتا ہے وہی بغیر کسی تاویل و تخصیص کے مراد ہے پس ان لوگوں کے کفر میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ جو اس کا انکار کریں اور یہ قطعی اور اجماعی عقیدہ ہے۔

امام غزالی کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں کون نہیں جانتا کہ یہ وہی بزرگ ہیں کہ جن پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کے روبرو فخر و مباہات کرتے اور فرماتے ہیں۔ کہ میری امت میں غزالی جیسی ہستیاں ہیں چنانچہ عبارت ذیل ہے:- نفحات الانس صفحہ ۳۲۵:-

شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کہ قطب زمان بود از واقعہ کہ دیدہ چنیں خبر دادہ است کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم با موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام مفاخرت و مباہات کردہ است بغزالی رحمۃ اللہ علیہ و حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم تعزیر بعضے منکران غزالی امر فرمود۔ یعنی شیخ ابوالحسن شاذلی کہ قطب زمان تھے انہوں نے جو واقعہ دیکھا اس کی یوں خبر دی ہے کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کے ساتھ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے باعث فخر و مباہات

کرتے تھے۔ اور حضور نے امام غزالی کے منکرین کو تعزیر فرمائی ہے۔ مذکورۃ الصدر عبارت سے معلوم ہوگیا۔ کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی دربار رسالت میں کس قدر مقبولیت ہے۔ اب ممدوح کا عقیدہ سنئے فرماتے ہیں

پس باخر ہمہ رسول ما را صلی اللہ علیہ وسلم فرستاد و نبوت وے بدرجہ کمال رسانید ہیچ زیادت را بآں راہ نبود و ویں سبب او را خاتم الانبیا کرد کہ بعد از وے ہیچ پیغمبر نباشد کیمیائے سعادت صہ ۱۶۱

ترجمہ پھر سب پیغمبروں کے بعد ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خلق کی طرف بھیجا گیا اور آپ کی نبوت کو ایسا کمال کے درجہ تک پہنچایا کہ اب اس پر زیادتی محال ہے۔ اسی واسطے آپ کو خاتم الانبیاء کہا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ شرح فقہ اکبر ملا علی قاری صہ ۹۹ میں ہے اَوَّلُ ھُمْ آدَمُ وَآخِرُھُمْ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ اول الانبیاء آدم ہیں اور آخر الانبیاء محمد ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔ شرح عقائد نسفی صہ ۹۹ میں ہے وَاَوَّلُ الْاَنْبِیَاءِ آدَمُ وَآخِرُھُمْ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ترجمہ اول انبیاء آدم ہیں اور آخر الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ ایضاً فتوحات مکیہ شریف صہ ۵۱ ج ۳ میں حضرت محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں فَمَا بَقِیَ لِلْاَوْلِیَاءِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النُّبُوَّۃِ اِلَّا التَّعْرِیْفَاتُ وَانْسَدَّتْ اَبْوَابُ الْاَوَامِرِ وَالنَّوَاھِیْ فَمَنِ ادَّعَاھَا بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھُوَ مُدَّعٍ شَرِیْعَۃً اُوْحِیَ اِلَیْہِ سَوَاءٌ وَافَقَ بِھَا شَرْعَنَا اَوْ خَالَفَ۔

ترجمہ نبوت مرتفع ہو چکی ہے امر و نواہی کا دروازہ بند ہوگیا۔ جو حضور کے بعد یہ دعویٰ کرے کہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی تو وہ مدعی شریعت کا ہے

خواہ وہ ہماری شریعت کے مخالف ہو یا موافق حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اس عبارت کے ساتھ اور اضافہ فرماتے ہیں۔ فَاِنْ کَانَ مُکَلَّفًا ضَرَبْنَا عُنُقَہٗ وَاِلَّا ضَرَبْنَا عَنْہُ صَفْحًا (الیواقیت) صہ ۳۴ ج ۲ صاحب شریعت ہونے کا مدعی ہو (جیسے مرزا ہے) اپنی امر و نہی بتانے والا (جیسے مرزا نے کہا) اگر عاقل ہو تو ارتداد اس کی گردن اڑا دیں گے۔ اور اگر کوئی پاگل مراقی سودائی ایسی باتیں کریگا تو مجنوں سمجھ کر چھوڑ دیں گے۔ اسی طرح حضرت ابن عربی فتوحات مکیہ ملکے ج ۲ میں فرماتے ہیں اِسْمُ النَّبِیِّ زَالَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صلے اللہ علیہ وسلم ترجمہ حضور سید الکونین کے بعد نبی کا لفظ ہی کسی پر اطلاق کرنا جائز نہیں۔

ان "مشتے نمونہ از خروارے" حوالوں سے اصل مسئلہ کی کافی وضاحت ہو جاتی ہے اور نبوت کا بالاجماع کمال کو پہنچ کر ختم ہو جانا کسی مزید بیان کا منت گذار نہیں رہتا۔ لہٰذا میں رسالہ کی ضخامت کو پیش نظر رکھتے ہوئے انہیں حوالہ جات پر اکتفا کرتا ہوں اور دلائل عقلیہ کی طرف رجوع کرتا ہوں ؎

دوش از مسجد سوئے میخانہ آمد پیر ما
چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما (حافظ)

---

# دلائل عقلیہ

**دلیل اول** نظام کائنات ایک درسگاہ ہے اور انبیاء کرام بمنزلہ معلمین کے ہیں اور ظاہر ہے کہ علم اعلیٰ کی تعلیم سب سے آخر میں ہوتی

ہے اس لئے کہ جب تک تعلیم کے ابتدائی مراتب حاصل نہ کر لئے جاویں علم اعلیٰ کی تعلیم کا حاصل کرنا دائرہ امکان سے خارج ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جملہ انبیاء کے آخر بھیجا گیا۔

**دلیل دوم** کسی نبی کے بعد دوسرے نبی کے آنے کی دو وجہ سے ضرورت ہوتی ہے ایک یہ کہ کسی صیغہ کی تعلیم غیر مکمل رہ گئی ہو تو اس کی تکمیل کے لئے کوئی دوسرا نبی بھیج دیا جاتا ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ پہلے نبی کی تعلیم میں تحریف ہو گئی ہو۔ دنیا میں اس کی صحیح تعلیم باقی نہ رہ گئی ہو تو دوسرا نبی صحیح تعلیم دے کر بھیج دیا جاتا ہے۔ تاکہ لوگ صحیح تعلیم سے محروم نہ رہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے بعد نہ تو کوئی صیغہ تعلیم غیر مکمل رہا ہے جس کی تکمیل کی غرض سے کسی دوسرے نبی کو بھیج دیا جائے اور نہ ہی آپ کی تعلیم میں تحریف واقع ہوئی ہے اور نہ قیامت تک ہو گی جو کسی دوسرے نبی کو صحیح تعلیم کے لئے بھیجنے کی ضرورت ہو۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف کو تحریف سے قیامت تک محفوظ رکھنے کا اعلان فرما دیا ہے جو سورۃ حجر کی آیت اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ میں مذکور ہے یعنی ہم نے ہی کلام مجید کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں اور تقریباً ساڑھے تیرہ سو سال کا مشاہدہ اس پر شاہد ہے کہ کلام الٰہی میں آج تک ایک حرکت کی تبدیلی بھی نہیں ہوئی۔ حروف و کلمات کی تبدیلی تو درکنار رہی تو اب آپ عذر فرماویں کہ آپ کے بعد کسی نبی کے بھیجنے کی کیا ضرورت ہے۔

**دلیل سوم** آپ کے بعد مستقل نبی کا آنا تو فریق مخالف کے نزدیک بھی مسلم ہے۔ متنازعہ فیہ تو صرف نبی غیر مستقل کا آنا ہے لہذا اس کے متعلق مرزائیوں سے چند امور دریافت طلب ہیں :

(الف) یہ مسئلہ اپنی اہمیت کے اعتبار سے اس قابل نہیں کہ اس میں صرف ظنی سے کام لیا جاوے بلکہ اس کے اثبات کے لئے نصوص قطعیہ کا ہونا ضروری ہے۔ لہذا کوئی ایسی نص پیش کیجئے جو نبوت غیر مستقلہ کے عدم انقطاع پر صراحۃً دال ہو۔

(ب) نبوت غیر مستقلہ کے ملنے کا دارومدار کیا چیز ہے اس کی تعیین و دلیل تعیین دونوں کے بیان کرنے کے بعد بتلایئے کہ وہ چیز صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں بھی تھی یا کہ نہیں اگر تھی تو ان کو نبوت کیوں نہ ملی۔ اور اگر نہیں تھی تو یہ بات اجماع امت کے خلاف ہے کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا تمام امت میں افضل ہونا مجمع علیہ ہے اور صورت مفروضہ میں غیر صحابی کا صحابہ سے افضل ہونا لازم آتا ہے لہذا یہ شق جو مستلزم ہے خلاف اجماع کو مردود ہے۔ اور قابل تسلیم نہیں اور علاوہ اس کے یہ بات فیصلہ عقل کے بھی خلاف ہے کونسا عاقل اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے کہ منشی غلام احمد جیسوں میں ایسی خوبی پائی جاوے جس سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسے حضرات بھی محروم رہے ہوں۔ العیاذ باللہ

(ج) کیا حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ساڑھے تیرہ سو سال میں کوئی نبی مبعوث ہوا ہے یا نہیں اگر ہوا ہے تو اس کا حوالہ عنایت ہو اور اگر نہیں ہوا تو اس کی وجہ بیان فرما دیجئے کہ باوجود نبوت منقطع نہ ہونے کے اس قدر زمانہ دراز تک لوگوں کو اس نعمت عظمیٰ سے کیوں محروم رکھا گیا۔

**دلیل چہارم** نبوت اور رسالت اور نبی

یہ تینوں کلمیں ہیں خواہ از جنس متواطی ہوں یا از جنس مشکک ۔ ان تینوں پر لائے نفی جنس واقع ہوا ہے جو مفید استغراق ہوتا ہے عند النحاۃ پس نبوت کی نفی سے تمام افراد نبوت کی نفی ہوگی ۔ اور رسالت کی نفی سے تمام افراد رسالت کی نفی ہوگئی ۔ اور نبی کی نفی سے تمام افراد نبی کی نفی ہوگئی اور نبوت غیر تشریعی بھی افراد نبی سے ہے پس اس کی بھی نفی ہوگئی ۔ لہذا حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی غیر تشریعی بھی نہیں آسکتا ؛

---

اجرائے نبوت پر

# الفضل کے دلائل

اور ان کے

# جوابات

## پہلی دلیل

اَللّٰہُ یَصۡطَفِیۡ مِنَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ پ ۱۷ ع ۱۷

ترجمہ اللہ ہی چنتا ہے یا چنیگا فرشتوں میں سے رسول اور انسانوں میں سے اس آیت میں یصطفی مضارع کا صیغہ ہے جو حال اور استقبال دونوں کے لئے آتا ہے پس یصطفی کے معنی ہیں چنتا ہے یا چنیگا مگر اس آیت میں یصطفے سے حال مراد نہیں لیا جا سکتا ۔ کیونکہ لفظ رسل جمع ہے اس سے مراد آں حضرت واحد نہیں ہو سکتے ۔ پس ماننا پڑے گا ۔ کہ آں حضرت کے بعد سلسلہ نبوت جاری ہے اور یصطفی مستقبل کے لئے ہے

**الجواب** ؛ مرزائیو ! ہوش کرو کہاں مسئلہ ختم نبوت کے صریح دلائل اور کہاں اس قسم کی بیہودہ تحریفات اِذَا فَاتَکَ الْحَیَاءُ فَافْعَلْ مَاشِئْتَ

تم یصطفی کا حال اس لئے ترجمہ نہیں کرتے ۔ کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ واحد ہیں وہ اس مصداق نہیں بن سکتے یہ تو بتاؤ کہ پھر مرزا اس کا مصداق کس طرح بن جاوے گا ۔ کیا وہ جمع ہے پھر یہ دیکھئے کہ آیت مذکورہ میں انبیا پر نازل ہونے والے فرشتے کو بھی تو جمع کے صیغے سے بیان کیا گیا ہے کیا انبیا پر دو دو چار چار فرشتے اترتے تھے ۔ انبیا تو پھر بھی ہزار ہا ہوئے ہیں لیکن ان پر نازل ہونے والا فرشتہ تو صرف ایک ہی ہے ۔ جیسا کہ تمہاری پاکٹ بک کے صفحہ ۵۳۳ پر ہے ؛ جبرائیل انبیا کی طرف وحی لانے پر مقرر ہیں ان کے سوا کوئی دوسرا فرشتہ اس کام پر مقرر نہیں ؛ قرآن پاک بھی شاہد ہے ۔ کہ

نَزَّلَہٗ عَلٰی قَلۡبِکَ بِاِذۡنِ اللّٰہِ پ ۱ ع ۱۲

جبرائیل نے اس قرآن کو تیرے قلب پر اتارا ہے

" رسولوں کی تعلیم اور اعلام کے لئے یہی سنت اللہ قدیم سے جاری ہے ۔ جو بواسطہ جبرائیل علیہ السلام کے اور بذریعہ آیات ربانی کلام رحمانی کے سکھائے جاتے ہیں " ازالہ اوہام صفحہ $\frac{534}{221}$ $\frac{1}{2}$

پس جب کہ پیغام رساں فرشتے کو باوجود واحد ہونے کے جمع کے صیغہ رسل سے ذکر کیا گیا ہے تو پھر آنحضرۃ پر اس کا استعمال کیوں ناجائز ہے ۔

الحمد للہ کہ مرزائیوں کے اعتراض کی حقیقت تو واضح ہوگئی کہ آیت میں جمع کا صیغہ ہے اس لئے آں حضرت واحد مراد نہیں لئے جا سکتے ۔ اور اگر آیت کا وہی ترجمہ کیا جائے جو کہ مرزائی کرتے ہیں یعنی اللہ ہی چنے گا فرشتوں میں سے رسول اور انسانوں میں سے تو ظاہر ہے کہ اس صورت میں چنتا ہے نہیں کیا جا سکتا ۔ کیونکہ علم صرف کی کتابوں میں میزان الصرف سے لے کر فصول اکبری تک

یہی لکھا ہے کہ مضارع یا حال یا استقبال کیلئے
آتا ہے نہ کہ دونوں کے لئے اکٹھا تو معلوم ہوگیا کہ
اگر یصطفی کا ترجمہ چنیگا کیا جائے تو چنتا ہے کرنا
ناجائز ہوگا۔ اس صورت میں آیت مذکورہ کے معنے
یہ ہوں گے کہ اللہ رسول کو چنیگا اب تک چنا نہیں
حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ سردار انبیاء اس
وقت موجود تھے۔ اور آیت بھی انہیں پر نازل
ہوئی معلوم ہوا کہ یہ ترجمہ عقلاً و نقلاً مردود ہے

اس آیت کا ترجمہ چنیگا کرنے میں دوسرا
استحالہ یہ لازم آتا ہے کہ اس صورت میں کلام الٰہی
میں کلام الٰہی میں تعارض لازم آئے گا۔ اس لئے ہم
پہلے متعدد آیات قرآنی سے حضور کا خاتم النبیین
ہونا ثابت کر آئے ہیں اور حالت تعارض میں کلام
ربانی کا من جانب اللہ ہونا محال ہے جیسا کہ خداوند
تعالیٰ نے خود فرمایا ہے۔ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ
اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا۔ پ ۵ ع
اگر قرآن مجید غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو اس میں
تخالف و تناقض پایا جاتا تو باری تعالیٰ نے عدم تخالف
کو اس کے من جانب اللہ ہونے کی دلیل ٹھہرایا ہے
پس معلوم ہوا کہ اس میں تخالف و تناقض نہیں اور یہ
اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جب ہم آیت کا
ترجمہ چنتا ہے کریں۔ فالحمد للہ علی ذالک

آیت کا مفہوم تو صرف اس قدر ہے جو کہ سیاق
و سباق کلام سے واضح ہے کہ جب منکرین اسلام
کے روبرو کلام خداوندی پڑھا جاتا۔ تو وہ نہ صرف
بگڑتے بلکہ مارنے کو دوڑتے خدا نے فرمایا تم
اس قدر کیوں بگڑتے اور برہم ہوتے ہو کیا تم
چاہتے ہو کہ تمہاری مرضی مطابق رسول بنا کر
بھیجا جاتا۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اَللّٰهُ
اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ پ ۸ ع
اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ اپنی رسالت کو کہاں
رکھے اس میں تمہاری عقل نارسا کو کوئی دخل نہیں
اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ ہی چنتا ہے فرشتوں
میں سے رسول جو اس کے احکام انبیاء کے پاس
لاتے ہیں اور انسانوں میں رسول چنتا ہے جو تبلیغ
کا کام کرتے ہیں۔ الغرض اس آیت میں آیندہ
رسولوں کے آنے کا کوئی ذکر نہیں اور اگر بفرض محال
ہو بھی تو نبی تشریعی کا نہ کہ غیر تشریعی کا سے

اتنی سی بات تھی جسے افسانہ کر دیا

**دوسری دلیل** يَا بَنِيْ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ پ ۸ ع

ترجمہ:۔ اے بنی آدم البتہ ضرور آدیں گے تمہارے
پاس رسول۔ یہ آیت آنحضرت پر نازل ہوئی۔ اس میں
تمام انسانوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ یہاں یہ نہیں
لکھا کہ ہم نے گذشتہ زمانہ میں یہ کہا تھا۔ سب جگہ
آنحضرت اور آپ کے بعد کے زمانہ کے لوگ مخاطب
ہیں۔ پاکٹ بک احمدیہ ص۵۰۳

**الجواب**۔ صحیح ترجمہ یہ ہے اے بنی آدم
اگر تمہارے پاس تم میں سے میری طرف سے رسول
آئیں۔ میری آیات تم پر پڑھیں پس جو شخص تقویٰ
اختیار کرلے اور صلاحیت کو عمل میں لاوے تو ایسے
لوگوں کو کوئی خوف و خطرہ نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی وہ
کسی قسم کا حزن و غم پا دیں گے۔

**اقوال مرزا جیون بخش** رسول سے ہر جگہ مراد
خدا کا رسول نہیں کیونکہ اس لفظ میں محدث اور مجدد
بھی شامل ہے۔ مرزا غلام احمد کہتا ہے۔
(۱) فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى
مِنْ رَّسُوْلٍ ۔۔ رسول کا لفظ

عام ہے جس میں رسول اور نبی اور محدث داخل ہیں (آئینہ کمالات اسلام ص۳۲۲)

(۲) کامل طور پر غیب کا بیان کرنا صرف رسولوں کا کام ہے دوسرے کو یہ مرتبہ عطا نہیں ہوتا رسولوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں خواہ نبی ہوں یا رسول یا محدث یا مجدد ہوں (ایام صلح حاشیہ ص۱۷۱)

(۳) مرسل ہونے میں نبی اور محدث ایک ہی منصب رکھتے ہیں اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے نبیوں کا نام مرسل رکھا۔ ایسا ہی محدثین کا نام مرسل رکھا اور اسی اشارہ کی غرض سے قرآن شریف میں وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ آیا ہے اور یہ نہیں آیا وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالْاَنْبِيَاءِ پس یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ رسل سے مراد مرسل ہیں۔ خواہ وہ رسول ہوں یا نبی یا محدث ہوں چونکہ ہمارے سید و رسول خاتم الانبیاء ہیں۔ اور بعد آں حضرۃ کے کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس لئے اس شریعت میں نبی کے قائم مقام محدث رکھے گئے ہیں (شہادت القرآن ص۲۷) ہ

بچشم خویش نگر اینکہ آستینم را
چہ گونہ تر کہ چساں بار بار می گریم

یہ امر آفتاب نیمروز کی طرح واضح ہو گیا کہ مذکورہ آیت میں الرسل سے حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ بندے اور مقبول انسان مراد ہیں۔ یہ آیت نہ مرزائیوں کو مفید ہے نہ ہم کو مضر۔

اگر بفرض محال آیت مذکورہ سے جریان نبوت کا ثبوت ملتا ہے تو نبوت تشریعی کا نہ کہ غیر تشریعی کا جو امر نبی تشریعی کے آنے سے مانع ہے وہی غیر تشریعی نبی کے آنے سے مانع ہے فما جوابکم فہو جوابنا

اِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ میں اگر ہمیشہ رسولوں کے آنے کا وعدہ ہے تو اِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّي هُدًى میں دوامی طور پر ہدایتوں کے آنیکا وعدہ ہے۔ اگر آپ کے بعد رسول آسکتے ہیں تو قرآن مجید کے بعد کتاب بھی آسکتی ہے۔

منشی غلام احمد کا قول (خدا) وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرۃ کے کوئی رسول بنا کر نہیں بھیجا جائے گا۔ (ازالہ ادہام ص۵۸۶ / ۲۴۱ طبع اول)

## دلیل تیسری اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ پ ۱ ع

مرزائیوں کے استنباطات عجیبہ سے ایک یہ بھی ہے کہ انہوں نے سورۃ فاتحہ سے جریان نبوت کی دلیل پکڑی ہے صورت استدلال یوں بیان کی ہے کہ جن لوگوں پر خدائے تعالیٰ کے انعامات ہیں وہ چار ہیں چنانچہ لکھا ہے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ (پ۵) یعنی جو لوگ خدا اور رسول کے کہنے پر چلے تو ان کو ان لوگوں کا ساتھ نصیب ہو گا جن پر خدا نے انعام کیا ہے۔ اور وہ انبیاء ہیں اور صدیقین ہیں اور شہیدین اور صالحین ہیں اور یہ سب اچھے رفیق ہیں۔

مرزائی کہتے ہیں کہ جب ہم اللہ اور رسول کی اطاعت بھی کرتے ہیں اور صراط الذین انعمت علیہم سے دعا بھی کرتے ہیں اور اس سے ہم صدیقیت اور شہادت اور صلاحیت کے مقام پر ترقی کر سکتے ہیں تو ان سب کے ساتھ انبیاء کی رفاقت کا بھی ذکر ہے تو اگر آنحضرت کے بعد نبوت بالکل بند ہو اور کوئی شخص بھی نبی نہ بن سکے تو یہ دعا بھی اکارت جائے گی اور اطاعت بھی بے ثمر رہے گی پس لازم ہے کہ اس دعا کی قبولیت

اور اس کی اطاعت کا ثمر درجہ نبوت کی عطا کی صورت میں بھی ہو۔ (اعجاز المسیح مصنفہ مرزا صاحب)

**جواب**:۔ مرزائیوں کا یہ استنباط و استدلال بچند وجوہ از سر تا پا باطل محض ہے۔ اس لئے کہ:۔

(۱) یہ استنباط دیگر متعدد آیات قرآنیہ کے خلاف، اور کثیر التعداد احادیث نبویہ صریحہ کے منافی ہے۔ اور جو استنباط قرآن و حدیث کے خلاف ہو وہ باطل ہوتا ہے۔ نیز اس آیت میں دنیا کے اندر نبوت وغیرہ کے مقام ملنے کا کوئی ذکر نہیں بلکہ یہ ہے کہ جو شخص مومن ہے وہ آخرت میں انبیاء و صدیق و شہداء و صالحین کے ساتھ ہوگا چنانچہ اگلے الفاظ اُولٰٓئِكَ حَسُنَ رَفِيقًا رفاقت پر دال ہیں اور آیت میں مع کا لفظ بھی موجود ہے۔ جس کے معنی ہیں ساتھ کے خود مرزائی مانتا ہے کہ مع کے معنی ساتھ کے بھی ہوتے ہیں جیسا کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ کہ خدا نیک لوگوں کے ساتھ ہے۔ پاکٹ بک ص ۵۰۰

مرزائی کہتے ہیں کہ اگر اس جگہ مع کے معنی ساتھ کے کئے جاویں۔ تو مسلمانوں کو کوئی درجہ بھی نہ ملا نہ صدیقیت کا نہ شہادت کا نہ صالحیت کا یہ محض ان کے ساتھ جوتیاں چٹخاتے پھریں گے۔

**جواب**۔ مرزائیو اس آیت میں درجات کے ملنے کا ذکر نہیں اور نہ ہی درجات کی نفی ہے۔ یہاں تو صرف قیامت میں نیک رفاقت کی خوشخبری ہے ہاں کلام مقدس میں درجات کے ملنے کا دوسرے مقام پر یوں ذکر کیا گیا ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ۔ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے وہ صالحین میں داخل کئے جاویں گے

(۲) اس لئے کہ آیت زیر بحث یعنی صراط الذین انعمت علیہم میں منعم علیہم کی راہ پر چلنے کی دعا ہے نہ کہ نبی بننے کی جس کے یہ معنے ہیں کہ ان کی ہدایتیں پر عمل کریں اور ان کے طریق عمل کو نمونہ بنائیں جیسا کہ فرمایا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنی تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قابل اقتدا نمونہ ہیں۔ اگر انبیاء کے راستے کا یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ ہم نبی بن جائیں تو کیا خدا کے راستے کی پیروی سے ہم خدا بھی بن سکیں گے دیکھئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ۔ یعنی میرا راستہ یہ ہے اس کی پیروی کرنا۔

(۳) تیسری دلیل استدلال کے باطل ہونے کی یہ ہے کہ نبوت ایک وہبی چیز ہے کسبی نہیں اگر نبوت کا ملنا دعاؤں پر اور التجاؤں پر موقوف ہوتا تو یہ صحابہ کرام کو ضرور ملتی۔ کیونکہ وہ بھی ہر نماز میں آیت مذکورہ پڑھا کرتے تھے۔

## غور طلب نتائج

(۱) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ یہ دعا سرور کون و مکان صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مانگی۔ بلکہ یہ دعا مانگنا آپ نے ہی امت کو سکھایا۔ لیکن یہ دعا آپ نے اس وقت مانگی جب آپ نبی منتخب ہو چکے تھے۔ اور آپ پر قرآن مجید اترنا شروع ہو گیا تھا۔ ظاہر ہوا کہ آپ اس دعا سے نبی نہیں ہوئے۔ پھر اس دعا کا فائدہ کیا ہوا۔

(۲) اسلام نے عورتوں پر بھی یہ دعا ممنوع نہیں کی لیکن ایک عورت بھی نبیہ نہیں ہوتی۔

(۳) نبوت با شریعت بھی نعمت ہے بلکہ ڈبل نعمت مگر امت اس نعمت سے کیوں محروم ہے اگر کہو کہ اب جدید شریعت یا کتاب اس لئے نازل نہیں ہو سکتی کہ شریعت قرآن مجید پا کر کامل ہو گئی ہے تو اسی طرح اب کوئی نبی اور رسول نہیں آسکتا۔ اس

لئے کہ نبوت اور رسالت سرور انبیا حبیب کبریا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل ہو چکی ہے۔

## دلیل چوتھی

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۔ پ۱۵ ع۲

جب تک کوئی رسول نہ بھیج لیں ہم عذاب نازل نہیں کرتے موجودہ عذاب اس امر کا مقتضی ہے کہ خدا نے کوئی نہ کوئی رسول ضرور بھیجا ہے۔

**جواب:** اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ موجودہ عذاب منشی غلام احمد کے انکار کی وجہ سے ہے۔ تو جو عذاب مرزا صاحب سے قبل نازل ہوتا رہا ہے وہ کس کے انکار کی وجہ سے تھا۔ اگر کہو کہ وہ عذاب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کی وجہ سے تھا۔ تو موجودہ عذاب حضور کے انکار کی وجہ سے کیوں نہیں ہو سکتا۔ حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ تمام جہان کی طرف رسول ہیں اس لئے تمام عذاب حضور کے انکار کی وجہ سے ہے (جیسے کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے) خدا وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت کے کوئی رسول دنیا کو نہیں بھیجے گا (ازالہ ادہام صفحہ ۵۸۷ ۱ ۲۴۲ ۲)

## دلیل پانچویں

فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ پ۲۰ ع۱۵

ہم نے اس کی (ابراہیم کی) اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت جاری ہے۔

جواب:۔ اگر اس آیت سے نبوت جاری معلوم ہوتی ہے تو کتاب بھی جاری معلوم ہوتی ہے جو امر کتاب کے جاری ہونے سے مانع ہے وہی نبوت کے جاری ہونے سے مانع ہے۔

## دلیل چھٹی

وَاِذِ ابْتَلٰى اِبْرٰهِيْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ۔ پ۱ ع۱۵

ترجمہ:۔ اور جس وقت ابراہیم کے رب نے اس کو کئی باتوں کے ساتھ آزمایا ان کو پورا کیا کہا میں تجھ کو لوگوں کے واسطے امام کرنے والا ہوں کہا میری اولاد سے کہا میرا عہد ظالموں کو نہ پہنچے گا۔ اگر نبوت کو بند مانا جائے تو لازم آئے گا۔ کہ یہ امت ظالم ہے

**جواب:**۔ اگر آیت کا مفہوم یہ ہو۔ کہ ہر غیر ظالم کو نبوت ضرور ملے گی۔ تو کیا صحابہ کرام سے لے کر اب تک یہ امت ظلم کرتی رہی ہے۔ ہاں اگر حضور کے بعد نبوت جاری ہوتی تو غیر ظالم کو مل سکتی تھی۔ مگر خدائے لایزال نے فرما دیا ہے کہ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ پ۲۲ ع۲ (مرزا صاحب لکھتے ہیں) یہ آیت صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی اکرم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آوے گا (ازالہ اوہام صفحہ ۱۸۱) حضرت ابراہیم نے دعا مانگی تھی جو قبول ہوئی۔ مگر حضور نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

## دلیل ساتویں

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا پ۲۴ ع۲ ترجمہ (اے باشندگان مصر) تمہارے پاس حضرت یوسف علیہ السلام اس سے قبل روشن دلائل لے کر آئے پس تم اس سے جو وہ لے کر آئے شک ہی میں رہے حتی کہ جس وقت وہ فوت ہو گئے تو تم کہنے لگے کہ خداوند تعالیٰ اس کے بعد اب ہرگز رسول نہ بھیجیگا۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ کفار مصر حضرت یوسف علیہ السلام پر نبوت کو

ختم سمجھتے تھے اس آیت سے ثابت ہوا کہ ختم نبوت کا عقیدہ کفار کا ہے:

جواب:۔ ان لوگوں کا مقولہ ذکر کیا گیا ہے۔ جو حضرت یوسف علیہ السلام پر ایمان نہ لاتے تھے جیسا کہ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ سے ظاہر ہے۔ انہوں نے از خود کفر منشا خداوندی کے خلاف ایک عقیدہ قائم کر لیا تھا۔ کہ حضرت یوسف خاتم النبیین ہیں۔ حالانکہ خدا کے علم میں ابھی سینکڑوں انبیا باقی تھے اور نہ ہی حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ میں خاتم النبیین ہوں بخلاف اس کے حضور خاتم النبین ہونے کے مدعی ہیں نیز یہ لوگ (آل فرعون) توحید خداوندی کے منکر تھے۔ یہ رسالت کے کس طرح قائل ہو سکتے تھے۔ لہٰذا اہل اسلام کو کافروں پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

(ف) جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف اس امر کا اثبات جس کے وہ مدعی نہ تھے (یعنی ختم نبوت) کافروں کا کام ہے۔ ایسے ہی حضور سے اس امر کا سلب کرنا جس کے آپ مدعی ہیں کافروں کا کام ہے

## دلیل آٹھویں

يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا پ ع

ترجمہ:۔ اے رسولو پاک کھانے کھاؤ اور نیک کام کرو۔ یہ صیغہ امر ہے۔ حال اور استقبال پر دلالت کرتا ہے اور لفظ رسل صیغہ جمع کم از کم ایک سے زیادہ رسولوں کو چاہتا ہے۔ اور آنحضرت تو اکیلے رسول تھے آپ کے زمانہ میں کوئی اور رسول نہ تھا۔ لہٰذا ماننا پڑیگا کہ آپ کے بعد رسول آئیں گے۔ ورنہ کیا خدا وفات یافتہ رسولوں کو کہہ رہا ہے۔ کہ تم کھانے کھاؤ (پاکٹ بک مرزائیہ)

جواب:۔ لفظ واحد کو جمع کے صیغے سے تعبیر کرنا صحیح ہے جیسا کہ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر آیا ہے ہم اختصاراً ایک آیت نقل کرتے ہیں۔ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اور جب کہا ملائکہ نے (یعنی جبرائیل) نے اے مریم اس آیت میں جبرائیل واحد ہے۔ مگر اس پر ملائکہ کا اطلاق کیا گیا ہے جو کہ جمع ہے۔ نیز مرزائی اپنی شب و روز کی بول چال تحریر و تقریر میں مرزا کے واحد ہونے کے باوجود جب کبھی اس کا نام لیتے ہیں تو جمع کے صیغے سے لیتے ہیں اگر ان سے سوال کیا جائے۔ کہ تم ایسا کیوں کرتے ہو تو وہ یہی کہیں گے کہ ہم مرزا کا نام تعظیماً جمع کے صیغے سے لیتے ہیں۔ مرزائیو! شرم کا مقام ہے کہ مرزا پر تو جمع کا اطلاق تعظیماً صحیح ہو مگر سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر ممنوع۔ شرم۔ شرم۔ شرم۔

جامی ارباب وفا جز رہ عشقش نہ روند
شرم بادا کہ ازیں راہ قدم باز کشی (جامی)

چنانچہ علامہ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ آیت کے تحت میں لکھتے ہیں اِنَّهٗ خِطَابٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهٗ عَلٰى دَأْبِ الْعَرَبِ فِىْ مُخَاطَبَةِ الْوَاحِدِ بِلَفْظِ الْجَمْعِ لِلتَّعْظِيْمِ فِيْهِ اِبَانَةٌ لِفَضْلِهٖ وَقِيَامِهٖ مَقَامَ الْكُلِّ فِىْ حِيَازَتِهٖ كَمَالَاتِهِمْ۔

تفسیر روح البیان ص ج ۶ آیت مذکورہ۔ ترجمہ اس آیت میں لفظ جمع کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام واحد تعظیماً مخاطب کئے گئے ہیں۔ اور اس مخاطبہ میں حضور کے فضائل اور کمالات کا اظہار مقصود ہے۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ حق جل مجدہ نے جتنے کمالات جمیع انبیاء کرام صلوات اللہ علیہم اجمعین کو انفرادی صورت میں عطا فرمائے ہیں۔ وہ سب آپ میں موجود ہیں۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری (جامی)

ان دلائل سے اس حقیقت کا انکشاف ہو گیا کہ اس آیت میں حضور سے مخاطبہ فرمایا گیا ہے یہ آیت کسی جدید نبی کے آنے کی مقتضی نہیں۔

## تحریف اول از احادیث لَوْ عَاشَ اِبْرٰهِیْمُ

لَكَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا (ابن ماجہ)

اگر ابراہیم زندہ ہوتے تو ضرور وہ سچے نبی ہوتے۔

پاکٹ بک مرزائیہ صفحہ ۲۵۱

جواب: یہ حدیث ہی صحیح نہیں۔ اس لئے کہ محدثین نے اس کی صحت میں ایک طویل کلام کیا ہے جہاں سے مرزائیوں نے اس حدیث کو نقل کیا ہے یعنی ابن ماجہ اس کے حاشیہ پر ہی لکھا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اس لئے کہ اس کا راوی ابو شیبہ ابن عثمان ہے شیخ عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ دہلوی محشی ابن ماجہ فرماتے ہیں وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ النَّاسِ فِیْ صِحَّةِ هٰذَا الْحَدِیْثِ كَمَا ذَكَرَهُ السَّیِّدُ جَمَالُ الدِّیْنِ الْمُحَدِّثُ یعنی بعض محدثین نے اس کی صحت میں کلام کیا ہے جیسا کہ سید جمال الدین محدث نے اس کو ذکر کیا ہے شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں در سند ایں حدیث ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان واسطی است وے ضعیف است مدارج النبوۃ صفحہ ۲۶۷ یعنی اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن عثمان واسطی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی تہذیب التہذیب میں ابراہیم بن عثمان کے متعلق فرماتے ہیں قَالَ اَحْمَدُ وَیَحْیٰی وَ اَبُوْ دَاوٗدَ ضَعِیْفٌ احمد اور یحییٰ اور ابو داؤد نے کہا کہ وہ ضعیف ہے وَقَالَ یَحْیٰی اَیْضًا لَیْسَ بِثِقَةٍ یحییٰ نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ ثقہ نہیں وَقَالَ الْبُخَارِیُّ سَكَتُوْا عَنْهُ اور بخاری نے کہا ہے کہ محدثین نے اس سے سکوت کیا ہے وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ مُنْكَرُ الْحَدِیْثِ اور ترمذی نے کہا ہے کہ وہ منکر الحدیث ہے وَقَالَ النَّسَائِیُّ مَتْرُوْكُ الْحَدِیْثِ اور نسائی نے اس کو متروک الحدیث کہا ہے۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وَفِیْ سَنَدِهٖ اَبُوْ شَیْبَةَ اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ عُثْمَانَ الْوَاسِطِیُّ وَهُوَ ضَعِیْفٌ مرقاۃ صفحہ ۳۹۵ جلد ۵ بحوالہ مواہب اللدنیہ صفحہ ۲ ج ۱ یعنی اس حدیث کی سند میں ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان آتا ہے اور وہ ضعیف ہے اور مرقات کے اسی صفحہ پر ہے نیز مواہب اللدنیہ کے صفحہ ۲ ج ۱ پر وَقَالَ النَّوَوِیُّ فِیْ تَهْذِیْبِهٖ وَاَمَّا رُوِیَ عَنْ بَعْضِ الْمُتَقَدِّمِیْنَ حَدِیْثُ لَوْ عَاشَ اِبْرٰهِیْمُ لَكَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا فَبَاطِلٌ یعنی نووی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تہذیب میں فرماتے ہیں کہ بعض متقدمین سے جو حدیث روایت کی گئی ہے کہ اگر ابراہیم زندہ رہتے تو نبی ہوتے یہ باطل ہے اور مرقات کے اسی صفحہ پر اور ابن ماجہ میں اس حدیث کے حاشیہ پر اور مدارج النبوۃ صفحہ ۲۶۷ ج ۲ اور مواہب اللدنیہ کے صفحہ ۲۰ پر ہے قَالَ عَبْدُ الْبَرِّ لَا اَدْرِیْ مَا هٰذَا میں ابن عبد البر نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ روایت کیسی ہے شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں در روضۃ الاحباب ایں را ایں چنیں نقل کردہ گفتہ کہ آنچہ از سلف منقول است کہ ابراہیم پسر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در حالت صغر وفات یافت اگر می زیست پیغمبر میشود بعصمت زبید و اعتبارے ندارد (مدارج النبوۃ صفحہ ۲۶۷) روضۃ الاحباب میں ہے کہ وہ روایت جو سلف سے منقول ہے کہ حضور علیہ السلام کے صاحبزادے ابراہیم زمانہ طفولیت ہی میں رحلت

فرما گئے۔ اگر وہ زندہ رہتے تو نبی ہوتے صحت کو نہیں پہنچی اور اعتبار نہیں رکھتی۔

مرزائیو اگر ساتھ والی حدیث جو کہ ابن ماجہ ہی میں آئی ہے اس کو بھی نقل کر دیتے تو کیا حرج تھا مگر نقل کرتے بھی کس طرح جبکہ سخت دجل و دجید کی غرض و غایت ہی مخلوق خدا کو گمراہ کرنا ہے۔ لیجئے ہم اس حدیث کو نقل کرتے ہیں جس سے تمہاری دجل فریبی کی حقیقت واضح ہو جائے گی۔ حضرت اسمٰعیل بن خالد نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے فرمایا اَرَأَیْتَ اِبْرَاهِیْمَ ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ کیا آپ نے حضور علیہ السلام کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو دیکھا ہے تو انہوں نے فرمایا مَاتَ وَهُوَ صَغِیْرٌ وَلَوْ قُضِیَ اَنْ یَّکُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیٌّ لَعَاشَ اِبْنُهٗ وَلٰکِنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَهٗ۔ (ابن ماجہ مطبوعہ فاروقی دہلی ص ۱۰۷) وہ بچپن ہی میں رحلت فرما گئے اگر قضائے الٰہی میں یہ ہوتا۔ کہ حضور علیہ السلام کے بعد کوئی نبی ہو تو البتہ وہ زندہ رہتے لیکن حضور کے بعد چونکہ کوئی نبی نہیں اس لئے ان کو زندہ نہیں رکھا گیا۔ یہ حدیث بخاری شریف میں بھی ہے ص ۹۱۳ یہ حدیث صحیح ہے چنانچہ شیخ عبدالغنی محشی ابن ماجہ فرماتے ہیں۔ اَلَّذِیْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ بَابِ مَنْ تَسَمّٰی بِاَسْمَاءِ الْاَنْبِیَاءِ صَحِیْحٌ لَا شَکَّ فِیْ صِحَّتِهٖ وَقَدْ اَخْرَجَ الْمُؤَلِّفُ اَیْضًا بِهٰذَا الطَّرِیْقِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَیْرٍ ——— برحاشیہ ابن ماجہ ص ۱۰۷ یعنی اس حدیث کو بخاری نے باب تسمی باسماء الانبیا میں اخراج کیا ہے وہ صحیح ہے اس کی صحت میں کوئی شک نہیں اور حدیث کو محمد ابن عبداللہ ابن نمیر سے اسی طریق سے ابن ماجہ نے بھی اخراج کیا۔ اس قدر تصریحات کے باوجود مذکورہ حدیث سے اجرائے نبوت کی دلیل پکڑنی حماقت نہیں تو اور کیا ہے؎

خطائے چشم تو بہر تماشا مصلحت کردی
دل دریا نم بوک معجزات جیسے تا دیدہ دیکھی

اگر یہ صحیح ہے کہ ابراہیم زندہ رہتے تو نبی ہوتے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ زندہ رہ کر نبی کیوں نہ ہو گئے حالانکہ ان کے متعلق حضور کا فرمان موجود ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو عمر ہوتا

## تحریف دوم

قُوْلُوْا اِنَّهٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَهٗ (مجمع البحار ص ۸۵)

یعنی حضور کو خاتم الانبیاء تو کہو کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔ (الفضل)

الجواب:- یہ قول بے سند ہونے کی وجہ سے قابل قبول نہیں اس لئے کہ حضور خود فرماتے ہیں کہ لا نبی بعدی۔ اگر لا نبی بعدہ کہنا ناجائز ہوتا۔ تو حضور یہ کبھی نہ کہتے۔ یہ محض حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا پر افترا و بہتان ہے۔ ان کا یہ قول ہرگز نہیں نہ ہی عقیدہ ہے کہ حضور کے بعد معاذاللہ کوئی جدید نبی آ سکتا ہے اور یہ خیال فاسد کر بھی کس طرح سکتی تھیں جبکہ حضور سرور عالم نے کثیر التعداد احادیث میں فرما دیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اگر میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو عمر ہوتا۔ میرے بعد جو مدعی نبوت ہوگا وہ دجال اور کذاب ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

مرزائیو! تمہیں ام المومنین رضی اللہ عنہا پر افترا باندھتے ہوئے شرم نہ آئی۔ آخر آتی بھی تو کس طرح جبکہ تم اللہ اور رسول پر افترا باندھتے ہوئے نہیں شرماتے۔ سنئے ام المومنین کا وہی عقیدہ ہے جو کہ جمہور اہل اسلام کا ہے۔ حضرت صدیقہ ہی حضور سے

مرفوعاً روایت فرماتی ہیں عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یبقی بعدہ من بعد النبوۃ الا المبشرات قالوا یا رسول اللہ ما المبشرات قال الرؤیا الصالحۃ یراھا المسلم او یرٰی لہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا۔ کہ میرے بعد نبوت میں سے کوئی جزو باقی نہیں رہے گا سوائے مبشرات کے صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مبشرات کیا چیز ہیں آپ نے فرمایا کہ اچھی خواب جو کوئی مسلمان دیکھے یا اس کے لئے کوئی اور دیکھے ؛

## تحریف سوم

انا اٰخر الانبیاء و انّ مسجدی اٰخر المساجد ترجمہ میں آخرالانبیا ہوں اور میری مسجد آخرالمساجد ہے۔ اگر حضور کی مسجد کے بعد مسجدوں کا بننا حضور کے آخرالمساجد ہونے کے منافی نہیں تو آپ کے بعد نبی کا آنا آپ کے آخرالانبیا ہونے کے منافی کیوں ہوگا۔

جواب :۔ حدیث کے صحیح الفاظ یہ ہیں۔ انا خاتم الانبیاء و مسجدی خاتم مساجد الانبیاء (کنزالعمال) یعنی میں خاتم الانبیا ہوں اور میری مسجد انبیا کی مساجد میں سے آخری مسجد ہے۔ یعنی نہ کوئی نبی حضور کے بعد پیدا ہوگا اور نہ ہی یہ کہنا صحیح ہوگا کہ یہ فلاں نبی کی مسجد ہے ؛

## تحریف چہارم

عن سھل بن سعد قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اطمئن یا عمّ فانک خاتم المہاجرین اس حدیث میں حضور نے اپنے چچا حضرت عباس کو خاتم المہاجرین فرمایا ہے کہ اب ہجرت بند ہے جس طرح حضرت عباس کے بعد ہجرت کرنا ان کے خاتم المہاجرین ہونے کے منافی نہیں۔ اسی طرح آنحضرت کے بعد کسی نبی کا آنا حضور کے خاتم الانبیا ہونے کے منافی نہیں ،،

جواب :۔ اس روایت کو اگر صحیح بھی تسلیم کرلیا جائے تو پھر بھی ہمیں مضر نہیں بلکہ ہماری مؤید ہے اس لئے کہ حضور نے حضرت عباس کو جن مہاجرین کا ختم فرمایا ہے وہ وہی ہیں جنہوں نے خدا اور رسول کے ارشاد کے مطابق ہجرت کی تھی۔ سب سے آخر حضرت عباس نے ہجرت کی تھی اس لئے حضور نے ان کو خاتم المہاجرین فرمایا۔ اس کی مزید وضاحت طبرانی ابونعیم ابن عساکر ابویعلی اور ابن نجار کی روایت میں یوں مرقوم ہے کہ حضرت عباس نے جب ہجرت کرنے کا ارادہ کیا تو حضور نے فرمایا عمّ اقم مکانک انت بہ فان اللہ قد ختم بک الہجرۃ کما ختم بی النبوۃ

ترجمہ چچا آپ ابھی ہجرت نہ کریں اپنے مکان میں ٹھہریں عنقریب اللہ تعالیٰ اس ہجرت کے سلسلہ کو آپ سے ختم کریگا۔ جیسا کہ اس نے نبوت کے سلسلے کو مجھ پر ختم کیا ہے۔

دوسری روایت تفسیر صافی کی پیش کی ہے جس میں حضرت علی کو خاتم الاولیا کہا گیا ہے یہ تفسیر چونکہ شیعہ کی ہے اس لئے اس روایت کی بھی وہی حیثیت ہے جیسے کہ لفظ حریر جیسی روایات لہذا اس کا جواب بھی انہیں سے طلب کیجئے اور اگر بالفرض والتقدیر اس روایت کو صحیح بھی تسلیم کرلیا جائے تو یہ احادیث متواترہ کے سامنے کوئی وقعت نہیں رکھتی لہذا قابل اعتبار نہیں اصل میں بات یہ ہے کہ مرزائی کچھ عجیب اوندھی کھوپری والے انسان ہیں۔ ان کی ہر حرکت عقل و دانش سے دور فہم و فراست سے بعید ہے۔ اگر کثیر التعداد احادیث متواترہ صحیحہ کے مقابل میں کوئی ایک آدھ بے سند اور غیر معتبر کتاب کی روایت مل جائے تو عقل کی بات ہے کہ اس بے سند روایت کے ایسے معنے کئے جائیں گے جو تمام احادیث صحیحہ

علمی و تحقیقی

# مرزا صاحب کی نبوت اور حضرات صوفیاء کرام

الفضل ۲۷ جولائی (صفحہ ۲ تا ۶) میں مرزا صاحب کی نبوت غیر تشریعی ثابت کرنے کے لئے بعض اکابر صوفیاء کرام مثلاً شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارات سے استدلال کیا ہے۔ تحقیق مقام کیلئے ہمیں سب سے پہلے مرزا صاحب کے دعاوی نبوت پر ایک نظر ڈالنے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں مرزا صاحب کے عجیب متضاد بیانات ہیں۔ کہیں تو مرزا صاحب اپنے آپ کو غیر تشریعی نبی قرار دیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ جس جس جگہ میں نے نبوت اور رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اُسی کا نام پا کر اُسی کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ ان ہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے سو اب بھی میں انہی معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا الخ اس عبارت میں مرزا صاحب نے صاف لفظوں میں غیر تشریعی نبی ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔

اب اس کے خلاف نبوت تشریعی کا دعویٰ ملاحظہ فرمائیے

اگر کہو کہ صاحب الشریعت افترا کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری تو اول تو یہ دعوےٰ بلا دلیل ہے۔ خدا نے افترا کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا ہے وہی صاحب الشریعۃ ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رُو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی

ص ۶ اربعین ۴ :

اس عبارت میں مرزا صاحب نے کھلے لفظوں میں اپنے آپ کو "صاحب الشریعت" کہا ہے۔ کبھی اس سے مکر جاتے ہیں اور اپنے ہاتھ سے اپنی نبوت کا صفایا کر دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں" نبوت کا دعوےٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعوےٰ ہے جو کہ بحکم خدا کیا گیا ہے" ازالہ اوہام طبع دوم ص ۱۷۴

لاہوری مرزائی عام مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے مرزا صاحب کی وہ عبارتیں پیش کر دیتے ہیں جن میں نبوت کا انکار معلوم ہوتا ہے۔

اور قادیانی مرزائی عوام کو بہکانے کے لئے غیر تشریعی نبوت والی عبارتیں دکھا دیتے ہیں۔ مرزائی اگر مرزا صاحب کو سچا سمجھتے ہیں تو قطعی طور پر انہیں صاحب شریعت نبی مانتے ہوں گے کیونکہ اربعین کی عبارت منقولہ بالا میں مرزا صاحب نے غیر مبہم طور پر اپنے آپ کو صاحب شریعت قرار دیا ہے۔

لیکن ختم نبوت کے دلائل سے تنگ آ کر قادیانی

مرزائی اسی بات پر زور دیتے ہیں کہ مرزا صاحب غیر تشریعی نبی ہیں۔ صرف تشریعی نبوت ختم ہوئی ہے غیر تشریعی جاری ہے۔ نبوت کی دو قسمیں تشریعی و غیر تشریعی جن معنی میں مرزائیوں نے بیان کی ہیں وہ قرآن و حدیث اور دلائل شرعیہ کے بالکل خلاف ہیں۔ کوئی نبی ایسا نہیں ہوا۔ جو صاحب الشریعت نہ ہو۔ مرزائیوں کو نبوت کی اس تقسیم کے دعویٰ کی دلیل میں نہ کوئی قرآن کی آیت ہاتھ آئی نہ کوئی حدیث البتہ حضرات صوفیائے کرام مثلاً شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ اور امام شعرانی علیہ الرحمۃ کی بعض عبارات سے انہوں نے اس دعویٰ کو ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی۔ اوّل تو مرزائیوں کو شرم و حیا سے کام لینا چاہئے کہ جن صوفیائے کرام کو مرزا صاحب نے ملحد اور زندیق قرار دیا ہے۔ اُن ہی کے اقوال و عبارات کو وہ مرزا صاحب کی نبوت کی دلیل میں پیش کر رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو رسالہ تحریر اور خط" مرزا صاحب نے ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ کو وحدت الوجود کا حامی بتایا اور وحدت الوجود کے قائلین کو ملحد اور زندیق کہا۔

قبل اس کے کہ ہم ان حضرات صوفیاء کی عبارات پیش کر کے اس مسئلہ کو واضح کریں۔ اور مرزائیوں کی افترا پردازی کا جواب لکھیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام پر صوفیا کے مسلک اور ان کے مقصد کو بوضاحت بیان کر دیں۔

حقیقت یہ ہے کہ صوفیائے کرام کی مقدس جماعت کا کام صرف یہ ہے کہ وہ تزکیہ باطن اور صفائی قلب کے بعد اپنے دل و دماغ اور رُوح کو نورِ معرفت سے منور کریں اور فیوض و برکات سے مستفیض ہو کر خدائے تعالیٰ کی معرفت اور اُس کا قُرب حاصل کریں۔ ظاہر ہے کہ یہ فیوض و برکات اور انوار و کمالات آفتابِ نبوت ہی کی شعاعیں ہیں اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت ہی کا فیض ہے۔ اگر بارگاہ نبوت سے کسی کو فیض نہ پہنچے۔ اور آفتابِ نبوت کی شعاعیں کسی کے دل کو نہ چمکائیں۔ تو اس کو ہرگز کوئی فضل و کمال حاصل نہیں ہو سکتا نہ اس کے دل میں کوئی نور پیدا ہو سکتا ہے۔ ہر فضل و کمال کا سرچشمہ صرف نبوت اور رسالت ہے۔

اس مقام پر یہ شبہ پیدا ہو سکتا تھا کہ جب نبوت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو گئی۔ اور آپ نے بابِ نبوت کو مسدود فرما دیا۔ تو شاید وہ تمام فیوض و برکات بھی بند ہو گئے۔ جو بارگاہ نبوت سے وابستہ تھے اور نبوت کا دروازہ بند ہو جانے کی وجہ سے کسی کو مقام نبوت سے کسی قسم کا کوئی فیض نہیں پہنچ سکتا۔ اگر یہ صحیح ہو اور ختم نبوت کا یہی مفہوم لیا جائے کہ نبوت کا دروازہ بند ہو جانے سے مقام نبوت کے تمام فیوض و برکات بند ہو گئے تو صوفیائے کرام کا ریاضت و مجاہدہ کرنا اور صفائی باطن اور تزکیہ نفس کر کے مقام نبوت کے فیوض و برکات اور آفتاب رسالت کے انوار سے مستفیض و مستنیر ہونے کی امید رکھنا بھی لغو و بے معنی ہو گا۔ اور اس طرح صوفیائے کرام کا تمام سلسلہ تصوف اور جد و جہد سب بیکار اور لغو ہو جائے گی۔ اس شبہ کو دُور کرنے اور مقصد تصوف کو کامیاب بنانے کے لئے صوفیائے کرام کا فرض تھا کہ وہ یہ بتائیں کہ ختم نبوت کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ مقام نبوت اس طرح ختم ہو گیا کہ اب کسی کو کوئی فضل و کمال نبوت کے دروازے سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ یہ شبہ وسوسۂ شیطانی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ فیضانِ نبوت جاری ہے۔ اور ہر صاحب فضل و کمال

کو اس کی استعداد کے موافق جو کمال ملا ہے یا ملے گا
اس کا سرچشمہ مقام نبوت ہی ہے۔ اور ختم نبوت کے
معنی صرف یہ ہیں کہ کسی کو امر و نہی کے ساتھ مخاطب
نہیں کیا جائے گا۔ اور شریعت نہیں دی جائے گی۔
اس کو امر و نہی کے ساتھ مخاطب کرنا ہی تشریع ہے
عام اس سے کہ وہ امر و نہی قدیم ہو یا جدید شریعت و
نبوت میں کچھ فرق نہیں۔ نبوت شریعت ہے۔ اور
شریعت نبوت۔ کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس کو اللہ
تعالیٰ نے کسی امر و نہی سے مخاطب نہ فرمایا ہو۔ قرآن
مجید میں ارشاد فرمایا۔ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيِّيْنَ مُبَشِّرِيْنَ
وَمُنْذِرِيْنَ۔ ہر نبی تبشیر اور انذار پر مامور ہوتا ہے اور
یہی شریعت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
کے بعد نبی نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ مقام نبوت کے
فیوض و برکات بند ہو گئے۔ لیکن فیوض و برکات نبوی
جاری ہونے کا یہ مطلب لینا بھی بالکل غلط اور باطل
ہے۔ کہ فیضان نبوت سے کوئی نبی بن سکتا ہے۔
دیکھیے تمام عالم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی
رحمتوں سے مستفید ہو رہا ہے۔ اور بارگاہ الوہیت
سے ہر قسم کے فیوض و برکات بندوں کو حاصل ہوتے
ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ بندے فیضان
الوہیت سے الوہیت کا درجہ بھی پا سکتے ہیں حضرات
صوفیائے کرام نے اپنی عبارات میں غیر مبہم طور پر
اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے کہ فیضان نبوت جاری
ہونے سے ہماری مراد یہ نہیں کہ نبوت اور شریعت
جاری ہے بلکہ امر و نہی کا دروازہ قطعاً مسدود ہو
چکا ہے۔ اور جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ
وسلم کے بعد اس بات کا دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے
مجھے کسی بات کا امر فرمایا ہے۔ یا کسی نہی سے مخاطب
کیا ہے۔ تو ایسا شخص مدعی نبوت و شریعت ہے اگر
وہ احکام شرع کا مکلف ہے تو ہم ایسے شخص کی گردن
مار دیں گے۔ ملاحظہ ہو الیواقیت والجواہر
جلد دوم صفحہ ۴۳۔

فان قال ان اللہ امرنی بفعل المباح قلنا
له لا يخلوان يرجع ذالك المباح واجبا فی
حقك اومندوبا و ذالك عين نسخ الشرع
الذي انت عليه حيث صيرت بالوحي الذي
زعمته المباح الذي قرره الشارع مباحا
مامورا به يعصي العبد بتركه وان ابقاه مباحا
كما كان في الشريعة فاي فائدة لهذا الامر
الذي جاء به ملك وحي فهذا المدعي الخ۔

اگر کوئی شخص دعوے کرے کہ اللہ تعالیٰ نے
مجھے ایک مباح کام کا امر فرمایا ہے۔ تو ہم اس سے
کہیں گے کہ یہ امر دو حال سے خالی نہیں۔ یا یہ کہ جس
مباح کام کا اللہ تعالیٰ نے تجھے امر فرمایا ہے۔ وہ
تیرے حق میں واجب ہوگا یا مندوب یہ دونو
صورتیں اس شریعت کے حق میں ناسخ قرار پائینگی
جس پر تو قائم ہے۔ اس لئے کہ جس کام کو شارع
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مباح رکھا تھا۔ تو نے
اُسے اپنی وحی مزعوم کے ساتھ مامور بہ یعنی ضروری اور
واجب (یا مستحب) قرار دے لیا۔ جس کے ترک سے
بندہ گنہگار یا تارک افضل ہوتا ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ
نے اس امر مباح کو تیرے حق میں مباح ہی رکھا جیسا
کہ وہ شرعاً پہلے سے مباح تھا تو تیری اس وحی اور
امر سے کیا فائدہ ہوا؟

اس کے بعد امام شعرانی فتوحات مکیہ سے شیخ اکبر
محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت نقل فرماتے
ہیں۔ وقال الشيخ ايضا في الباب الحادي
والعشرين من الفتوحات من قال ان اللہ

تعالیٰ امرہ بشئی فلیس ذالک بصحیح انما ذالک تلبیس لان الامر من قسم الکلام وصفتہ وذالک باب مسدود دون الناس الخ۔

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فتوحات مکیہ کی اکیسویں فصل میں فرماتے ہیں۔ جو شخص اس بات کا دعویٰ کرے کہ اللہ تعالےٰ نے اُسے کوئی امر فرمایا ہے۔ تو یہ ہرگز صحیح نہیں یہ تلبیس ابلیس ہے اس لئے کہ امر کلام کی قسم سے ہے۔ اور یہ دروازہ لوگوں پر بند ہے۔

اس کے بعد فرماتے ہیں :-

فقد بان لک ان ابواب الاوامر الالٰھیۃ والنواھی قد سدت وکل من ادعاھا بعد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فھو مدع شریعۃ اوحی بھا الیہ سواء وافق شرعنا اوخالف فان کان مکلفا ضربنا عنقہ والا ضربنا عنہ صفحا۔ یہ بات تم پر بخوبی واضح ہوگئی کہ اللہ تعالےٰ کے اوامر و نواہی کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جو شخص بھی اس امر کا مدعی ہو کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اُسے امر و نہی پہنچا ہے وہ مدعی شریعت ہے۔ عام اس سے کہ جن اوامر و نواہی کا وہ مدعی ہے وہ ہماری شرع کے موافق ہوں یا مخالف وہ بہر کیف مدعی شریعت ہی قرار پائے گا۔ اگر وہ عاقل و بالغ ہے تو ہم اُس کی گردن ماردیں گے ورنہ اُس سے پہلو تہی کریں گے۔

الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۳۸ طبع مصر۔

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ صاحب فتوحات مکیہ اور امام شعرانی علیہ الرحمۃ کی ان تصریحات سے یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہوگئی کہ جو شخص اس امر کا مدعی ہو کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے امر و نہی کے ساتھ مخاطب فرمایا ہے۔ وہ مدعی شریعت ہے۔ نیز یہ کہ حضرات صوفیائے کرام کے نزدیک شریعت کے معنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے امر و نہی ہونے کے سوا کچھ نہیں۔ اب مرزا صاحب کی تصریحات سامنے رکھ کر یہ دیکھ لیجئے کہ وہ من جانب اللہ امر و نہی پانے کے مدعی ہیں یا نہیں۔

اربعین ع۴ ص۶-۷ کی یہ عبارت ہم تفصیل سے نقل کر چکے ہیں کہ مرزا صاحب نے فرمایا یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی اُمت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔

بس اس تعریف کی رُو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔

مرزا صاحب کی اس عبارت سے دو باتیں بالکل واضح ہوگئیں ایک یہ کہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ اور امام شعرانی نے شریعت کے جو معنی بیان فرمائے ہیں۔ مرزا صاحب نے اُن پر مُہر تصدیق ثبت فرما دی۔ دُوسری یہ کہ مرزا صاحب حضرات صوفیاء کرام اور خود اپنی تصریح کے مطابق مدعی شریعت ہیں۔

اب مَیں اُن مرزائی دوستوں سے دریافت کرتا ہوں جنہوں نے شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ اور امام شعرانی کی تصانیف سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ ان حضرات کے نزدیک نبوت تشریعی ختم ہوگئی۔ غیر تشریعی جاری ہے لہٰذا مرزا صاحب کا غیر تشریعی نبی ہونا درست ہوگیا۔ کس حد تک ان عبارات سے آپ کو فائدہ پہنچا۔ صوفیا تو آپ کے لئے اعیار کا حکم رکھتے ہیں۔

خود مرزا صاحب جو آپ کے غمخوار ہیں اور جن

کی نبوت غیر تشریعی کی خاطر آپ نے اس قدر پاپڑ بیلے انہوں نے بھی آپ کا ساتھ نہ دیا اور بول اٹھے کہ میری وحی میں امر بھی ہیں۔ اور نہی بھی۔ اور اس طرح میں صاحب شریعت ہوں۔

مدعی سست گواہ چست والا معاملہ ہے۔

ناظرین کرام نے اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا کہ نبوت تشریعی کا مفہوم صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امر و نہی پانا۔

چونکہ وحی منجانب اللہ تعالےٰ امر و نہی کے ساتھ مخاطب ہوتا ہے۔ اس لئے ہر نبی تشریعی ہوتا ہے اب اس کے بالمقابل نبوت غیر تشریعی کے معنی اس کے سوا اور کچھ نہیں رہتے کہ منجانب اللہ تعالےٰ امر و نہی کا خطاب پانے کے علاوہ جس قدر فضائل و کمالات ہیں مثلاً ولایت قطبیت۔ غوثیت۔ عرفان و قرب الٰہی مدارج سلوک وغیرہ انوار و برکات نبوت غیر تشریعی ہیں کیونکہ ان سب کا سرچشمہ مقام نبوت ہی ہے۔

اس لئے اگر صوفیاء نے یہ کہہ دیا کہ نبوت غیر تشریعی جاری ہے۔ یعنی نبوت کے فیوض و برکات بند نہیں ہوئے امت مسلمہ انوار و برکات نبوت سے فیضیاب ہو رہی ہے۔ تو یہ قول اپنے مرادی معنی کے اعتبار سے بالکل صحیح ہے۔

مرزائیوں کا یہ کہنا کہ ہم مرزا صاحب کو غیر تشریعی نبی مانتے ہیں۔ مسلمانوں کو دھوکا اور فریب دینا ہے۔

مرزا صاحب نے اپنے دعوے کے منکرین کو جہنمی۔ نا مسلمان اور غیر ناجی کافر قرار دیا ہے۔

ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔

مکتوبات مرزا بنام ڈاکٹر عبدالحکیم
در حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳

جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا رسول کو بھی نہیں مانتا۔
حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳

(اے مرزا) جو شخص تیری پیروی نہ کریگا اور بیعت میں داخل نہ ہوگا وہ خدا رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔ صفحہ ۸ رسالہ معیار الاخیار۔

خدا تعالےٰ نے تمام انسانوں کے لئے اس (میری وحی) کو مدار نجات ٹھیرایا۔ حاشیہ اربعین ع۴ صفحہ ۷

ان عبارات سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے منکرین کو کافر جہنمی قرار دیا۔

اب مرزا صاحب کی اس عبارت کو بھی پڑھ لیجئے نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔

یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے۔ کہ اپنے دعوے کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف اُن نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔ لیکن صاحب شریعت کے ماسوا جس قدر ملہم اور محدث گزرے ہیں کہ وہ کیسی ہی جناب الٰہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں اور خلعت مکالمۂ الٰہیہ سے سرفراز ہوں اُن کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔

تریاق القلوب حاشیہ صفحہ ۱۳۰ طبع دوم

مرزا صاحب اپنے منکرین کو کافر بھی کہہ رہے ہیں اور یہ بھی فرما رہے ہیں کہ صرف اُس نبی کا منکر کافر ہوتا ہے جو شریعت اور احکام جدیدہ لائے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا صاحب احکام جدیدہ اور شریعت کے مدعی ہیں۔

ناظرین کرام ازراہ انصاف بتائیں کہ مرزا صاحب کی نبوت تشریعی کے دعوے میں اب بھی کچھ کلام کی گنجائش ہے۔

پھر مرزائیوں کا یہ کہنا کہ مرزا صاحب غیر تشریعی نبوت کے مدعی ہیں۔ سراسر دجل و فریب نہیں تو کیا ہے؟

## مزید تشریح

ایک شہادت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی پیش کرتے ہیں۔ پس حصول کمالات نبوت مر تابعین را بطریق تبعیت و وراثت بعد از بعثت خاتم الرسل منافی خاتمیت او نیست۔ یعنی کمالات نبوت کا حصول پیرووں کے لئے پیروی اور حصول کے طریق پر خاتم الرسل کی بعثت کے بعد اس کے خاتم ہونے کی منافی نہیں۔ مرزائیوں کا اس عبارت کو اپنی تائید میں پیش کرنا یا تو حماقت ہے یا دیدہ دلیری ہم حیران ہیں حماقت کہیں یا دیدہ دلیری۔ خیر دونوں ہی کہہ لیتے ہیں۔ ؎

ناروا کہیے ناسزا کہیے
کہیے کہیے انہیں برا کہیے

عبارت بالکل صاف ہے یعنی مجدد صاحب فرماتے ہیں کہ کمالات نبوت کا حصول حضور کی خاتمیت کے منافی نہیں اور مرزائی اس کا ترجمہ یہ کرتے ہیں کہ حضور کے بعد نبی آ سکتا ہے۔ خدا جانے یہ کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ مرزائیو! اگر کوئی ادنیٰ درجہ کا فارسی داں بھی سن پائے گا تو تمہیں کیا کہے گا کیا کمالات نبوت حاصل کرنے سے انسان نبی بن سکتا ہے پھر تو اخلاق اللہ حاصل کرنے سے خدا بھی بن جائیگا اس لئے کہ ارشاد ہوتا ہے۔ تخلقوا باخلاق اللہ یعنی اخلاق اللہ میں رنگے جاؤ۔ تو جو شخص اخلاق اللہ سے موصوف ہو جائے اسے خدا بن جانا چاہیے۔

اگر یہ صحیح ہے کہ انسان کمالات نبوت حاصل کرنے سے نبی بن جاتا ہے۔ تو ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ یہ کمالات نبوت حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام نے حاصل کیے تھے کہ نہیں اگر کیے تھے اور یقیناً کیے تھے تو وہ نبی کیوں نہ بن گئے خود مجدد صاحب یہ کمالات نبوت اپنے میں پاتے جانے کے معترف تھے۔ انہوں نے دعویٰ نبوت کیوں نہ کیا۔

## امام شعرانی کا قول

دوسری شہادت امام شعرانی کی پیش کی جاتی ہے کہ فَاِنَّ مُطْلَقَ النُّبُوَّۃِ لَمْ تُرْفَعْ وَاِنَّمَا ارْتَفَعَ نُبُوَّۃُ التَّشْرِیْعِ۔ یعنی مطلق نبوت نہیں اٹھائی گئی بلکہ نبوت تشریعی اٹھائی گئی ہے۔ اس جگہ بھی خیانت مجرمانہ سے کام لیا گیا ہے۔ عبارت کو اس طرح قطع و برید سے پیش کرنا جس سے اصل مطلب ظاہر نہ ہو۔ قادیانیوں کا خاصہ ہے اصل عبارت یہ ہے وَھٰذَا کَانَ یَاْوِّلُ بِہٖ رُؤْیَاہُ وَھٰذَا اَمَا اَبْقَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی الْاُمَّۃِ مِنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّۃِ فَاِنَّ مُطْلَقَ النُّبُوَّۃِ لَمْ تُرْفَعْ وَاِنَّمَا ارْتَفَعَ نُبُوَّۃُ التَّشْرِیْعِ کَمَا یُؤَیِّدُہٗ حَدِیْثُ مَنْ حَفِظَ الْقُرْاٰنَ فَقَدْ اُدْرِجَتِ النُّبُوَّۃُ۔ بین جنبیہ الیواقیت الجواہر۔

اور اسی لئے اس کے ساتھ آپ کے رویاہ کی تاویل کی جاتی ہے۔ اور یہ رویاہ وہ چیز ہے جو اجزائے نبوت میں سے اللہ تعالےٰ نے امت پر باقی رکھی ہے کیونکہ مطلق نبوت نہیں اٹھائی گئی بلکہ نبوت تشریعی اٹھا لی گئی ہے۔ جیسا کہ اس کی تائید یہ حدیث کرتی ہے۔ کہ جو شخص قرآن کی حفاظت کرتا ہے۔ نبوت اس کے دونوں پہلوؤں میں داخل کی جاتی ہے اجزائے نبوت کو کون بند مانتا ہے۔ مگر جس شخص میں اجزائے نبوت پائے جاتے ہیں۔ کیا وہ نبی بن جاتا ہے مرزائیو پھر تو بڑی دقت پیش آئے گی اس لئے کہ اس صورت میں قرآن کے حافظوں اور ان لوگوں کو جن کو سچی خوابیں آتی ہیں تمام کو نبی ماننا پڑے گا۔ کیونکہ حفاظت قرآن رویا صادقہ بھی اجزائے نبوت

سے ہیں۔ لہٰذا جس شخص میں یہ چیزیں پائی جاویں مرزائیوں کو چاہیئے کہ اس کو نبی تسلیم کریں۔ مگر یاد رہے کہ یہ دونو چیزیں راقم الحروف میں علیٰ وجہ الاکمل پائی جاتی ہیں۔ یعنی میں حافظِ قرآن بھی ہوں اور کئی دفعہ سچی خوابیں بھی آتی ہیں کیا مرزائیو مجھ کو بھی نبی مانو گے۔ ہاں تم جیسے احمقوں سے یہ بھی کوئی بعید نہیں اس لیے کہ تم نے اس شخص کو نبی مقدس تسلیم کر لیا جس کو صحتِ جسمانی حاصل تھی نہ روحانی اور خدا کے فضل و کرم سے مجھ کو یہ دونو حاصل ہیں۔ مزید براں میں حافظِ قرآن بھی ہوں اور مرزا صاحب اس نعمتِ عظمیٰ سے قطعی محروم تھے۔

ہم اجماعِ امت کے بیان میں امام شعرانی کی اصل عبارت نقل کر آئے ہیں۔ جس میں امام موصوف فرماتے ہیں۔ (حضور کے بعد مدعیِ نبوت اگر مراقی وغیرہ نہ ہو۔ تو اس کی گردن اڑا دی جائے گی اور اگر مراقی ہو تو معذور سمجھ کر چھوڑ دینا چاہیئے۔

علاوہ ازیں مرزائی حضرت محی الدین ابن عربی اور ملا علی قاری کی عبارات پیش کرتے ہیں مگر پہلے ہم ثابت کر آئے ہیں کہ یہ بزرگ بھی ہر مدعیِ نبوت کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔+

ماخوذ

# "الفضل" کے خاتم النبیین نمبر کا جواب

"رضوان" کا ختمِ نبوت نمبر کی کتابت جاری تھی۔ کہ مرزائیوں کے آرگن "الفضل" یعنی الدجل۔ یا الفضل نے مورخہ ۲۷ جولائی کو خاتم النبیین نمبر شائع کیا جس میں چند آیات واحادیث واقوال بزرگانِ دین کی غلط تفسیر و تاویل کر کے مسلمانوں کو گمراہ اور دین سے بے خبر عوام کو دھوکہ و فریب دینے کی کوشش کی گئی۔ بفضلہٖ تعالےٰ ہم نے رضوان کے ختمِ نبوت نمبر میں الفضل کے استدلالات و شبہات کا نہایت متانت سے مدلل و مکمل جواب دیا ہے۔ اور اس کی مکاری و کیادی کا پردہ چاک کیا ہے۔ اور بوقتِ تردید احمدیہ پاکٹ بک کو بھی سامنے رکھا ہے۔ جن مسلمانوں نے الفضل کا یہ نمبر پڑھا ہے۔ اگر وہ انصاف و دیانت سے اور مرزائی تعصب و ہٹ دھرمی سے علیحدہ ہو کر ہمارے مدلل و مسکت جوابات کو پڑھ لیں گے تو ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ "الفضل" کے فریب سے بچ جائیں گے۔ اور حقیقت ان پر منکشف ہو جائے گی۔ الفضل کا یہ نمبر ۲۴ صفحات کا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے:۔

"الفضل"

صفحہ ایک سے لے کر صفحہ ۹ تک نظمیں نعتیں ظفر اللہ کی تعریف۔ زمیندار پر لعن طعن۔ مرزا کے اقوال خلیفہ کے خطبے وغیرہ درج ہیں۔ جن میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ مرزا جی عاشقِ رسول تھے اور غیر تشریعی نبوت کے دعویدار تھے۔ شریعت والی نبوت کے

"رضوان"

مرزا صاحب عاشقِ رسول تھے۔ یہ تھے۔ وہ تھے۔ اس کی حقیقت تو آپ کو رضوان کے ختمِ نبوت نمبر کے ہر صفحہ سے معلوم ہو جائے گی۔ ہاں یہ بات کہ مرزا جی غیر تشریعی نبوت کے قائل اور دعویدار تھے۔ اس کے مدلل جواب کے لیے آپ رضوان کا مضمون

متعلق تو وہ بھی یہ ہی کہتے ہیں کہ ایسا ہی اب نہیں آسکتا۔ چنانچہ الفضل نے اپنے اس نمبر میں اسی بات کو ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے۔ اور عوام کو سخت دھوکہ دیا ہے۔

الفضل ۲۷ر جولائی صفحہ ۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴ پر نہایت دھوکہ و فریب سے کام لے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ شریعت والی نبوت منقطع ہے۔ مگر غیر شریعت والی نبوت باقی ہے۔ اور مرزا جی غیر تشریعی نبوت کا دعویدار ہے۔

"الفضل" ۲۷ر جولائی صفحہ ۱۶ پر آیات قرآنی کا غلط ترجمہ تاویل کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام کے بعد غیر تشریعی نبی آسکتا ہے۔

"الفضل" ۲۷ر جولائی صفحہ ۱۶ کالم ۴ پر بعض احادیث سے امکان نبوت پر استدلال کیا گیا ہے۔

"الفضل" ۲۷ر جولائی صفحہ ۱۷ تا صفحہ ۱۸ پر بزرگان دین ملا علی قاری محی الدین ابن عربی وغیرہ ذالک آئمہ دین کے اقوال کو توڑ موڑ کر نعین کر کے غیر تشریعی نبی کے آنے پر استدلال کیا گیا ہے۔

"الفضل" صفحہ ۲۱ سے لے کر صفحہ ۲۴ تک مختلف کارخانوں۔ کپڑوں کی دکانوں اور دوائیوں کے اشتہارات ہیں۔ شاید ان سے بھی یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مرزا جی نبی تھے۔

"الفضل" صفحہ ۸ پر ایک اشتہار اٹھراہ کی دوائی کا بھی ہے۔ نا معلوم اس دوائی سے بچہ پیدا ہوتا ہے یا نہیں۔

مرزائی نبوت اور حضرات صوفیائے کرام کو بغور پڑھیں اس میں ہم نے مرزا جی کے اقوال سے یہ ثابت کیا ہے کہ مرزا جی نے غیر مبہم الفاظ میں یہ اعلان کیا ہے کہ میں صاحب الشریعت نبی ہوں۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ اگر ہمارے اس مضمون کو اور نمبر کو مرزائی ٹھنڈے دل سے اور انصاف کی نظر سے پڑھ لیں گے۔ تو الفضل کی مکاری وکیادی ان پر ظاہر ہو جائے گی۔

"الفضل" کے اس دعویٰ اور استدلال کے رد کے لئے آپ "رضوان" کے مضامین ختم نبوت از قرآن۔ ختم نبوت از احادیث۔ ختم نبوت از اجماع۔ ختم نبوت از دلائل عقلیہ صفحہ ۱۷ سے لے کر صفحہ ۹۳ تک پڑھیے اس میں "الفضل" اور مرزائی پاکٹ بک کے تمام شبہات کا مفصل و مدلل رد اور جواب دیا گیا ہے۔

اس کے مکمل و مدلل جواب کے لئے آپ مضمون اجرائے نبوت پر "الفضل" کے دلائل اور ان کے جواب "رضوان" کے صفحہ ۱۳ سے لے کر صفحہ ۳۶ تک پڑھیے۔

اس کے جواب کے لئے آپ "رضوان" کا مضمون تحریف اول از احادیث ۸۷ سے لیکر ۹۳ تک پڑھیے۔

اس کے جواب کے لئے آپ مضمون مرزا صاحب کی نبوت اور حضرات صوفیاء کرام صفحہ ۴۰ سے لے کر صفحہ ۴۶ تک پڑھیے۔

واقعی ان کے جواب سے ہم بالکل عاجز ہیں اور اس کے معترف۔

اس کا تجربہ بھی مرزائی حضرات اور انکی مستورات ہی کو ہوگا۔ کیونکہ مرزائی مستورات ہی اس گولی کو کھاتی ہیں اور یہ گولی فوراً لڑکا بن جاتی ہے واقعی یہ مرزائی نبوت کا کھلا نشان ہے۔

مرزا جی:-

# چوں چوں کا مربّہ

کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ دنیا میں جتنے انبیاء کرام تشریف لائے۔ سب نے ایک سیدھا اور صاف دعویٰ کیا کہ میں اللہ کا رسول اور اس کا بندہ ہوں اور امر واقعہ بھی یہی ہے کہ ایک سچے نبی و رسول کے دعویٰ میں کوئی ایچ پیچ نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے برعکس مرزا صاحب کے دعاوی کو دیکھیے کہ وہ شیطان کی آنت کی طرح لمبے چوڑے متضاد اور مختلف ہیں۔ اور ان کے تنوع و ندرت کا یہ عالم ہے کہ ایک انسان ان کی فہرس دیکھ کر ہی پریشان ہو جاتا ہے۔ اور دعاوی کی کثرت و اختلاف کی بنا پر وہ یہ متعین ہی نہیں کر سکتا کہ مرزا جی کیا تھے۔

**دعاوی کی فہرس**

(۱) منم مسیح زماں و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد
(تریاق القلوب صفحہ ۳)

(۲) میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار
(اس بیشماری کے قربان)

**اللہ ہوں** میں نے نیند میں خود کو ہو بہو اللہ دیکھا۔ اور مجھے یقین ہو گیا کہ میں وہی اللہ ہوں پس میں نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا اور کہا ہم نے آسمانوں کو ستاروں سے سجایا ہے۔ (آئینہ کمالات ص۵۶۵)

**اللہ کا فرزند ہوں** حقیقت الوحی کے صفحہ ۸۶ پر مرزا لکھتا ہے۔ کہ اسے اللہ نے فرمایا:- انت منی بمنزلۃ ولدی
اے مرزا تو میرے فرزندی کی جگہ ہے۔

**کرشن** ۲ نومبر ۱۹۰۴ء مرزا صاحب نے سیالکوٹ میں ایک لکچر دیا جس میں اپنے کرشن ہونے کا دعویٰ کیا۔ نیز البشریٰ جلد اوّل صفحہ ۵۶ پر اپنے کو (ہے کرشن جی رودر گوپال) کہا ہے۔

**اوتار** ہندوؤں کو مخاطب کر کے مرزا صاحب کتاب البشریٰ کی دوسری جلد کے صفحہ [illegible] لکھتے ہیں برہمن اوتار (مرزا جی) سے مقابلہ اچھا نہیں۔

**آریہ** کتاب البشریٰ جلد اوّل ص۵۶ پر مرزا نے آریوں کا بادشاہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

**ابن مریم** ازالہ اوہام صفحہ ۶۵۸ پر لکھتے ہیں:- نازل ہو[illegible]والا ابن مریم یہی ہے۔

**مسیح موعود** ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۶۵ پر مرزا نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

**ظلی بروزی** اس کے علاوہ مرزا جی نے نبوت۔ محمد۔ ظلی محمد۔ احمد۔ ظلی احمد۔ مسیح موعود۔ محمد مصلح۔ مجدد۔ محدث۔ مہدی جزوی ظلی نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے (مختلف کتب)

**صور** چشمہ معرفت کے ص۷۶ پر لکھا ہے کہ:- اس جگہ صور کے لفظ سے مراد مسیح موعود ہیں۔

**سنگ اسود** البشریٰ جلد اوّل ص۴۸ پر لکھا ہے کہ ایک شخص نے میرے پاؤں کو بوسہ دیا میں نے کہا سنگ اسود میں ہوں

**عجیب دعویٰ** البشریٰ جلد دوم ص۱۱۸ پر مرزا جی نے دعویٰ کیا ہے۔ امین الملک جے سنگھ بہادر۔

اب دعاوی کی تو انتہا نہیں ہے کہاں تک ضبط تحریر میں لایا جائے اتنے کثیر اور مختلف دعاوی کے ہوتے ہوئے کہ یہی کہا جا سکتا کہ مرزا جی نبی نہیں بلکہ چوں چوں کا مربہ تھے۔

# خاتم المرسلین

از مولانا عبدالعزیز صاحب خطیب ٹرنگ لاہور

یہ بات اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ دانائے کل غیوب سرور کائنات فخر موجودات علیہ افضل الصلوٰت والتسلیمات نے تقریباً ۱۳۵۹ سال قبل ازیں پیشگوئی فرمائی کہ سیکون فی امتی کذابون ثلٰثون الخ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ مشکوٰۃ باب الفتن) ضرور میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جو سب نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ انہیں جھوٹوں کا خوشہ چین مرزا قادیانی ہے۔ اس کے کذب پر ہزاروں علمائے کرام نے ہزاروں کتابیں رسالے شائع فرمائے ہیں۔ مندرجہ ذیل تحریر سے بھی اس کے کذب پر استدلال کیا جا سکتا ہے۔

(۱) آدم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تا نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (روحی فداہ) جتنے انبیاء و مرسلین گزرے ہیں ان کے نام کا پہلے کوئی شخص نہ تھا۔ لم نجعل لہ من قبل سمیا (پ ۱۶ س مریم) اس پر شاہد مگر مرزا صاحب سے پہلے بیسیوں غلام احمد گزرے ہیں۔ لہٰذا ان کا نام جھوٹوں کی فہرست میں درج ہے۔

(۲) عموماً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اسماء مفرد تھے مثلاً آدم۔ موسیٰ۔ عیسیٰ۔ یحییٰ۔ محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ مگر مرزا صاحب کا نام ترکیب ہے لہٰذا وہ کاذب ہے۔

(۳) مرزا صاحب (بلکہ ان کا تمام خاندان بیوی بچے) مراق وغیرہ میں مبتلا تھے۔ اور مراقی نبی نہیں ہو سکتا اور نہ اس کی بات قابلِ اعتبار ہے۔ لہٰذا وہ کاذب ہے۔ مراقی کا نبی نہ ہونا مرزا صاحب کی تصنیف کتاب البریہ صفحہ ۲۳۸ و ۲۳۹ اور ریویو اگست ۱۹۲۶ء ص ۳ مصنفہ ڈاکٹر شاہ نواز مرزائی میں ہے۔ اور مرزا صاحب کا مراقی ہونا سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۱۳ اور ریویو جلد ۲۶ نمبر ۵ ص ۲۶ میں موجود ہے

(۴) بلحاظ اقوال صحیحہ نبی مرد ہی ہوئے ہیں۔ اور وہ ہر عیب اور نقص سے مبرا و پاک تھے۔ مگر مرزا صاحب میں حیض اور حاملہ ہونا اور درد زہ میں مبتلا ہونا پایا جاتا ہے۔ آپ کشتی نوح ص ۴۷ میں فرماتے ہیں۔ مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور دس ماہ تک حمل رہا الخ اور درد زہ تنے کھجور کی طرف لے گئی اور اربعین ص ۴ ص ۱۹ اور حقیقۃ الوحی ص ۱۴۳ مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان میں آپ کے حیض کا ثبوت ہے۔ اور قاضی محمد یار مرید مرزا صاحب اپنے ٹریکٹ ۳۴ موسومہ اسلامی قربانی میں فرماتے ہیں کہ آپ (مرزا صاحب) پر اس طرح حالت طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا۔ (شرم۔ شرم۔ شرم) مرزا صاحب کا الہام کربنا عاج (او کما قال) ہمارا خدا ہاتھی دانت یا گوبر کا ہے (افسوس غیرت) لہٰذا آپ راستباز انسان نہیں ہیں۔

(۵) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جہاں انتقال ہوا وہیں مدفون ہیں۔ مگر مرزا صاحب نے لاہور

کیلیانوالی سڑک کے قرب و جوار میں دُنیا سے
کوچ فرمایا۔ مگر اُن کو خر دجال پر سوار کر کے ایسے
ڈبہ میں جہاں عموماً آدمی سوار نہیں کئے جاتے۔
قادیان لے جایا گیا۔ اور بوقتِ روانگی اسٹیشن لاہور
ان پردہ پھولوں کی بارش ہوئی کہ الامان۔ الامان۔
کسی معمر لاہوری وغیرہ شخص سے اس کی تشریح پوچھ
لو۔ لہٰذا ایسا شخص نبی نہیں ہو سکتا۔ سے

کجا مہدی کجا دجال ناپاک
چہ نسبت خاک را با عالم پاک

(۶) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
ام المومنین زینب اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے آسمان پر نکاح ہوا اور بحکم خداوندی آپ نے
زمین پر بھی نکاح کر لیا۔ مگر مرزا صاحب قادیانی نے
سے کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا متبنّی بن کر پیشگوئی
کی کہ محمدی بیگم کے ساتھ میرا نکاح ہوگا آپ بقیہ عمر
سر پٹک پٹک کر حیلے بہانے بنا کر دھمکیاں دے
دے کر مر گئے مگر نکاح نہ ہو سکا۔ اور نہ ہوا۔ اور اپنی
حسرت دل میں ہی لے کر چلتے بنے (تفہیمات)۔

(۷) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان مبارک
انہ کان صادق الوعد۔ انہ کان صدیقاً
نبیاً۔ سب راستباز اور پاکباز تھے۔ ان کے
آباؤ اجداد بھی راستباز۔ امہ صدیقہ میں اسی کی
طرف اشارہ ہے۔ مگر مرزا صاحب کے بیسیوں
کذبات شمار کئے گئے۔ اور پیشینگوئیاں غلط نکلیں
لہٰذا آپ جھوٹے ہیں۔

(۸) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے
خواب کالشمس فی النہار سچے ہوتے رہے
مگر آپ کے خواب باوجود متبنّی ہونے کے جھوٹے
نکلے۔ مرزا صاحب کے ایک پٹھانکوٹی مرید مسمّی
ایم عبدالکریم ناقد مبلغ و کارکن جماعت مرزائیہ
قادیانیہ اسی وجہ سے تائب ہو کر مسلمان ہو
گئے۔ اور حقیقتِ مرزائیت اور تحقیق ناقد ۱۳۶
صفحہ کی کتاب لکھی اس میں آپ فرماتے ہیں۔ کہ
ہمارے ہادی پائیں کی آج تک کوئی خواب پوری
نہیں ہوئی۔ سوائے ایک خواب کے جس میں آپ
نے دیکھا تھا کہ بخاری آپ کا آزار بند کھول رہا
ہے۔ دو تین دفعہ بخاری نے آزار بند کھولا۔ مگر
حضرت والا نے پاجامہ نہ اُترنے دیا۔ "المفصّل" تفصیل
دیکھو (تحقیق ناقد صد ۳ مطبوعہ ایکسپرٹ لیتھو پرنٹنگ
پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور سنہ ۱۹۳۶ء)

(۹) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے فریضہ
حج کو ترک نہیں کیا۔ مگر مرزا صاحب نے باوجود
اپنی پیشینگوئی کے کہ ہم مکّہ میں مریں گے۔ یا
مدینہ میں (بہ تحقیق ناقد) فریضۂ حج ادا نہیں کیا
بلکہ یہ کہہ دیا کہ اب مکّہ مدینہ کی چھاتیوں کا
دودھ سوکھ گیا اور مقام حج قادیان بنا لیا ہے
لہٰذا وہ کاذب اور دجّال ہے۔

(۱۰) انبیاء کا کلام و خلق تمام خوبیوں کا حامل ہوتا
تھا۔ مگر مرزا صاحب کی دُشنام طرازی و دریدہ دہنی اس کی
کتاب براہین احمدیہ جس کو وہ قرآن کی طرح کہتا ہے
ظاہر و باہر ہے۔ الامان۔ لہٰذا وہ کاذب ہے۔
تلک عشرۃ کاملۃ۔ تفصیلات مفصلات میں ہے۔ یہ مختصر
مُشتے نمونہ از خروارے و اندکے از بسیارے ہے سے

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

نوٹ:۔ جن اصحاب نے ابھی تک چندہ نہیں بھیجا ہے انکے نام آئندہ پرچہ وی پی کیا جا رہا ہے جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا

مرزا جی کا فیصلہ

# بدتر ہر ایک بد سے ہے جو بدزبان ہے

نبوت کا ایک بہت بڑا عنصر اخلاق ہے۔ اس دنیا میں جتنے انبیاء کرام تشریف لائے۔ وہ خُلقِ حسن کے پیکر اور اخلاق عالیہ کے حامل تھے۔ لیکن اس کے برعکس اگر مرزا کے اخلاق - اس کی سیرت اور اس کے کیریکٹر کو دیکھا جائے تو وہ ایسا ہے جس کے تصور سے جبینِ انسانیت عرق آلود اور چشم غیرت اشکبار ہے۔ ؎

بادۂ عصیاں سے دامن تربتر ہے شیخ کا
پھر بھی دعویٰ ہے کہ اصلاح دو عالم کرے ہے

پھر یہ بات ہم نہیں کہتے بلکہ خود امین الملک جے سنگھ بہادر مرزا غلام احمد نے بھی تسلیم کی ہے وہ درثمین اردو کے صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں۔

(۱) بدتر ہر ایک بد سے ہے جو بدزبان ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء وہی ہے

(۲) کتاب ست بچن کے صفحہ ۲۱ پر لکھتے ہیں:-
گالی دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔

بجا فرمایا۔ بیشک جو گالی دے بدزبان ہو وہ سفلہ ہے کمینہ ہے۔ بیت الخلاء ہے۔ اور ہر ایک بد سے بدتر ہے۔ اسے نبی و رسول مسیح و مجدد ماننا تو درکنار ایک صالح انسان کہنا بھی غلط ہے۔ آئیے مرزا صاحب کے اس فتوے کی روشنی میں خود مرزا صاحب ہی کو دیکھئے کہ ان کا دہن کبھی بدزبانی سے آلودہ ہوا ہے؟

## مرزا کی بدزبانیاں

(۱) خدائے تعالےٰ نے اس کی بیوی کے رحم پر مُہر لگا دی۔ تتمہ حقیقت الوحی صفحہ ۱۳

(۲) جہاں سے نکلے تھے وہیں داخل ہو گئے۔
حیات احمد جلد اول ع ۳ صفحہ ۲۵

(۳) آریوں کا پرمیشر ناف سے دس انگلی نیچے ہے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں۔ (چشمۂ معرفت صفحہ ۱۱۶)

لیجئے اب آپ مرزا صاحب کی پوری گوہر افشانی سنیئے۔

## مسلمان حرام زادے کنجری کی اولاد

(الف) جو شخص اس صاف فیصلہ کے خلاف شرارت و عناد کی راہ سے بکواس کرے گا۔۔۔ اور کچھ شرم و حیا کو کام میں نہیں لائے گا۔۔۔ اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا۔ تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے۔ اور وہ حلال زادہ نہیں ہے۔ حرام زادہ کی یہی نشانی ہے۔ کہ وہ سیدھی راہ اختیار نہ کرے۔ (انوار الاسلام صفحہ ۳۰)

(ب) کل مسلم یقبلنی ویصدق دعوتی الا ذریۃ البغایا (ترجمہ) ہر مسلمان مجھے قبول کرتا ہے۔ اور میرے دعویٰ پر ایمان لاتا ہے۔ مگر زناکار کنجریوں کی اولاد۔ (آئینہ کمالات صفحہ ۵۴۷)

## شتر مرغ ملعون شیطان

بعض جاہل سجادہ نشین اور فقیری اور مولویت کے شتر مرغ۔ یہ سب شیاطین الانس ہیں۔ میں اعلان سے کہتا ہوں کہ جس قدر فقراء میں سے اس عاجز کے مکفر یا مکذب ہیں۔۔۔ محض یاوہ گو ژاژخا ہیں۔۔۔ مکذبین کے دلوں پر خدا کی لعنت
ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۱ تا ۲۳ ملخصاً۔

**علماء کی ایسی تیسی** اے بدذات فرقۂ مولویان کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت چھوڑو گے۔ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۲۱۔)

(ب) اے بے ایمانو نیم عیسائیو! دجال کے ہمراہیو! اسلام کے دشمنو تمہاری ایسی تیسی۔ اشتہار انعامی تین ہزار حاشیہ ص۵۔

**جہاں سے نکلے تھے** جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت لاف وگزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے وہیں داخل ہو جاتے ہیں۔

(حیات احمدیہ جلد اوّل ع۳ ص۲۵)

**مرشد وقت حضرت پیر مہر علی** شاہ صاحب قدس سرہ العزیز کے حق میں مرزا صاحب لکھتے ہیں:۔
مجھے ایک کذاب کی طرف سے کتاب پہنچی ہے وہ خبیث کتاب بچھو کی طرح نیش زن ہے۔ اے گولڑہ کی سرزمین تجھ پر لعنت۔ تو ملعون کے سبب ملعون ہو گئی۔ (اعجاز احمدی ص۷۵)

**غزنوی جماعت پر لعنت** مولوی عبد الحق غزنوی کا نطفہ ماں کی بیوی کے پیٹ سے چوہا۔

(الف) عبد الحق سے ضرور پوچھنا چاہئے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا۔ کیا اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پا گیا۔ یا پھر رجعت قہقری کر کے نطفہ بن گیا۔ اب تک اس کی عورت کے پیٹ سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا۔

(ب) عبد الحق کا منہ کالا نہیں ہوا کیا اب تک غزنویوں کی جماعت پر لعنت نہیں پڑی۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص۲۶ تا ص۵۸)

**مولوی ثناء اللہ عورتوں کی** مولوی ثناء اللہ پر لعنت

دس بار لعنت ایک بھیڑیئے ...... اے عورتوں کی عار ثناء اللہ۔ اے جنگلوں کے غول تجھ پر ویل۔

(اعجاز محمدی)

**ناظرین کرام** مرزا جی کی گوہر افشانیوں کی فہرس تو بہت لمبی ہے اگر ان کو جمع کیا جائے تو ایک مستقل کتاب بن جائے تاہم ان مذکورہ بالا بدزبانیوں کو ذہن میں رکھ کر بنظر انصاف کہئے کہ جس کا ایسا کیریکٹر ہو جس کی زبان پر گالیوں کے سوا کچھ نہ ہو وہ نبی تو درکنار ایک مہذب انسان کہلانے کا بھی حقدار ہے یا نہیں؟

**اس کے علاوہ** خود مرزا جی کو اعتراف ہے اور انہوں نے یہ اعلان کیا ہے۔

(۱) گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے (ست بچن ص۲۱)

(۲) بدتر ہر ایک بد سے جو بدزبان ہے۔ (درثمین ص۱۲)

پھر وہ یہ بھی کہتے ہیں۔

(۱) بدی کا جواب بدی سے مت دو (نسیم دعوت ص۳۰)

(۲) گالیاں سن کر دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو۔ رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے (دافع الوساوس ص۲۵)

(۳) خبردار نفسانیت تم پر غالب نہ آوے ہر سختی کے جواب کو برداشت کرو، ہر ایک گالی کا نرمی سے جواب دو۔ (نسیم دعوت ص۳)

لیکن اس کے باوجود وہ خود گالیاں دیتے رہے ہیں۔ اور انہوں نے اپنی کتب میں دنیا بھر کے مسلمانوں اور اولیاء امت اور صلحائے قوم کو بندر۔ کتا۔ ملعون۔ خنزیر۔ حرام زادہ۔ لعنتی۔

ولد الحرام - گدھے مشرک - یہودی - بے شرم - بے حیا - ذریۃ البغایا - کنجریوں کی اولاد وغیرہ کہا ہے - اب آپ خود سوچ سکتے ہیں کہ مرزا جی سے

بدتر ہر ایک بد سے ہے جو بدزبان ہے

کے مصداق بنتے ہیں یا نہیں - اور جو شخص سفلہ ہو کمینہ ہو - ہر ایک بد سے بدتر ہو - وہ نبی و رسول کیونکر ہو سکتا ہے +

~~~~~~

مرزا کی عیسائیت

# لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ

عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں - قرآن پاک نے اعلان فرمایا - کہ اللہ تعالٰے اولاد - بیوی - اور تمام انسانی خصوصیات سے پاک و منزہ ہے - وہ تو احد ہے - صمد ہے اور باپ بیٹا روح القدس کا عقیدہ کفر ہے - عیسائیوں کے اس قولِ باطل کی تردید قرآن میں جابجا موجود ہے مگر کتنی افسوسناک اور دردناک ہے یہ حقیقت کہ مرزا جی عیسائیوں کا رد تو کیا کرتے - خود اللہ کے فرزند ہونے کے دعویدار ہو گئے - یہی نہیں بلکہ انہوں نے بالکل صاف طور پر یہ اعلان کیا کہ میں خدا کی بیوی ہوں اور ان کے پیٹ میں جو حیض وہ اللہ کا فرزند بن گیا ہے - مرزا صاحب تتمہ حقیقت الوحی کے صفحہ ۱۴۳ پر لکھتے ہیں :-

(۱) بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے اور کسی پلیدی یا ناپاکی پر اطلاع پاوے مگر خدا تعالٰی تجھے اپنے الہامات دکھلائیگا - جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ بن گیا ہے - جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے -

(۲) اربعین جلد ۳ صفحہ ۳۴ پر لکھتے ہیں :- اللہ نے مرزا سے کہا - انت من ماءنا وھم من فشل تو میرے نطفہ سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے -

اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے :-

مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھیرایا گیا اور کئی ماہ بعد جو دس ماہ سے زیادہ نہیں بذریعہ الہام مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا (کشتی نوح صفحہ ۴۷) پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے دردِ زہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی (حوالہ مذکور)

بس مجذوب کی بڑ ہے جو چل نکلی ہے - کہیں خدا بن رہے ہیں کہیں اسکے فرزند اور کہیں بابو الٰہی بخش سے کہا جا رہا ہے کہ تو میرا حیض نہیں دیکھ سکتا - وہ حیض تو اللہ کا بچہ بن گیا ہے - اور کہیں اعلان ہے کہ میں اللہ کے نطفہ سے پیدا ہوں - اور کہیں خدا کی بیوی بنا جا رہا ہے (العیاذ باللہ)

نوٹ :- مرزائی آپکو دھوکہ دے کر [illegible] گے کہ جہاں مرزا جی نے اللہ کی بیوی یا فرزند ہونے کا دعوٰی کیا ہے وہ مجازی و معنوی طور پر ہے - اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کے متعلق عیسائی بھی یہ نہیں کہتے ہیں کہ مریم اور خدا تعالٰی میں جسمانی لحاظ سے زن و شوہر کے تعلقات تھے جس سے حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے - عیسائی بھی روحانی استعاری اور مجازی طور پر ہی ایسا کہتے ہیں - لیکن اس کے باوجود قرآن نے ان کی تردید کی ہے - اس لئے مرزا صاحب کو اس کلمہ سے مستثنٰی قرار نہیں دیا جا سکتا +
~~~~~~

مداری کی پٹاری

# قسم ہے قادیاں کے گلرخوں اور گلعذاروں کی
# غلام احمد کی الماری پٹاری ہے مداری کی

مرزا جی کے الہامات میں خاص بات یہ ہوتی تھی کہ وہ امرت دھارا کی قسم کے ہوتے تھے۔ اور پھر سونے پر سہاگہ یہ کہ ربڑ کی طرح پھیلنے بڑھنے کی ان میں پوری استعداد ہوتی ہے جس کی تفصیل کسی دوسرے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔ یہاں ہم مرزا جی کے الہامات کے متعلق ایک خاص بات آپ کے گوش گزار کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ مرزا جی کے خدا کو مرزا جی پر ایسی بے اعتمادی تھی کہ وہ الہام بھی ایسے لفظوں میں کرتا تھا جس کو خود مرزا جی سمجھنے سے قاصر تھے۔ چنانچہ وہ الہامات جن کے مفہوم و معنی خود مرزا جی نہیں سمجھ سکے اور خود انہوں نے اس کا اقرار کیا کہ میں اپنے الہام کے معنی ابھی تک نہیں سمجھ سکا ہوں کی مختصر تفصیل نذر ناظرین ہے۔

(۱) ایلی ایلی لما سبقتنی ایلی اوس۔

(البشریٰ جلد اوّل ص۳۶)

(۲) شعنا نعسا۔ (براہین احمدیہ ص۵۵۶)

(۳) پریشن۔ عمر براطوس یا پلاطوس۔

(مکتوبات احمدیہ جلد اوّل ص۶۸)

(۴) ایک الہام البشریٰ جلد دوم ص۱۹ پر یوں بیان کرتے ہیں۔ پیٹ پھٹ گیا۔ (یہ دن کے وقت کا الہام ہے)

(۵) خدا اس کو پنج بار ہلاکت سے بچائے۔ (البشریٰ جلد ۲ ص۱۱۹) خود لکھتے ہیں یہ الہام نامعلوم کس کے حق میں ہے۔

(۶) ایک اور پر لطف الہام اسی صفحہ پر ہے الفاظ ملاحظہ کیجئے۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۰۶ء مطابق ۲۵ شعبان ۱۳۲۴ھ بروز پیر موت تیرہ ماہ حال کو۔

مرزا صاحب خود لکھتے ہیں قطعی طور پر معلوم نہیں کہ یہ الہام کس کے متعلق ہے۔

(۷) البشریٰ جلد دوم ص۱۲۵۔

بہتر ہوگا کہ اور شادی کریں۔

مرزا صاحب کو خود تسلیم ہے کہ معلوم نہیں کس کے متعلق الہام ہے۔

(۸) البشریٰ جلد دوم ص۶۵ و ۶۶ پر نہایت حیرت الہام دیکھئے۔ بعد ۱۱ انشاء اللہ۔

خود ہی فرماتے ہیں معلوم نہیں ۱۱ سے کیا مراد ہے۔

(۹) البشریٰ جلد ۲ ص۵ پر الہام درج ہے۔

غثم۔ غثم۔ غثم۔

(۱۰) البشریٰ جلد ۲ ص۱۰۷ پر الہام درج ہے۔

ایک دانہ کس کس نے کھایا۔

(۱۱) البشریٰ کے صفحہ ۱۲۶ پر ایک الہام ہے۔

لاہور میں ایک بے شرم۔

(۱۲) البشریٰ جلد اوّل ص۴۳ پر ہے۔

ربنا عاج۔

(۱۳) البشریٰ جلد دوم ص۱۱۷ کے نیچے مرزا صاحب لکھتے ہیں آج رات مجھے الہام ہوا کہ ایک [illegible] رخصت ہوا۔ اس کے پورے الفاظ یاد نہیں ۔ ۔ ۔ ۔ مگر معلوم نہیں کس کے حق میں ہے۔

**الغرض** ایسے عجیب و غریب اور بے مثل الہامات کی بہت طویل فہرس ہے۔ جس کو پیش کرنا بڑا مشکل ہے۔ تاہم یہ فہرس ان الہامات کی ہے جن کے متعلق خود مرزا

صاحب نے لکھا ہے کہ اُن کے معنی مفہوم مجھے معلوم نہیں ہیں۔

### صحیح الہام کا معیار

پھر مرزا صاحب نے خود ہی ایک معیار بھی مقرر کیا ہے کہ الہام وہ ہی صحیح ہوتا ہے۔ جس کو نبی سمجھ سکے چنانچہ فرماتے ہیں کہ یہ تو بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصلی زبان تو کچھ اور ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے۔ اور ایسے الہام سے فائدہ کیا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہو۔ چشمہ معرفت ص ۲۰۹۔

مرزا جی کے اس فتویٰ کو بھی ذہن میں رکھئے۔

اور اب مرزا جی کا یہ اقرار بھی پڑھئے۔ فرماتے ہیں:۔

زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں ہوئے جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔ (نزول المسیح ص ۵۷)

مرزا جی کے اس معیاری فتوے اور اس اقرار کو پڑھئے آپ اگر ذرا فکر سے کام لیجئے تو آپ پر روشن ہو جائے گا کہ سے

قسم ہے قادیاں کے گڑ گڑوں اور گھنڈروں کی
غلام احمد کی الماری بھاری ہے مٹری کی

### پیپر منٹ

اس تفصیل کے بعد صرف ایک الہام اور سن لیجئے اور کم از کم مرزا جی کو داد دیجئے۔ دیکھئے کیسا مزیدار الہام ہے۔ جو نبی کو نہیں بلکہ بناسپتی نبی ہی کو ہو سکتا ہے۔

(اخبار الحکم قادیان ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء)

حضور مرزا جی کی طبیعت ناساز تھی حالت کشفی میں ایک شیشی دکھائی گئی اس پر لکھا تھا۔ "خاکسار پیپر منٹ"۔

واقعی ناقص نبی کے لئے وحی کے چھینٹے بھی ناقص ہی ہونے چاہئیں۔ خاکسار کا لفظ واقعی بڑا موزوں لگتا ہے۔

(محمود رضوی)

# عجائباتِ مرزا

مرزائیت کوئی مذہب نہیں۔ مذہب کی توہین ہے۔ یہ اسلام کا فرقہ نہیں اسلام کا مضحکہ ہے۔ مرزا صاحب کی تعلیمات۔ آپ کے ارشادات۔ آپ پر نازل شدہ وحی و الہامات۔ پھر یہ عجائبات اور پھر ان سب پر یہ متزاد کہ مجھے مانو۔ کافر مشرک اور ولد الزنا۔ کنجر زادے ہو گے نہ مرو۔ کیا یہ انسانیت سے مخول اور تمسخر نہیں؟ در حقیقت مرزا صاحب نے دُنیا کو بدھو بنایا ہے

کسی نے خوب کہا ہے:۔

"جب تک قوم بدھو ہے۔ ہم ان کی کمائی سے یونہی کھاتے رہیں گے اور جب قوم سیانی ہو جائیگی اور تم سب بیرسٹر اور وزیر خارجہ بن جاؤ گے تو پھر میں نبوت کا دعویٰ کر دوں گا۔ اور تم سے اور زیادہ لے کر کھاتا پیتا رہوں گا۔" کاش ہمارے "احمدی" دوست مرزا صاحب کے "ارشادات" کو بغور پڑھیں۔ اور اپنے عقیدہ پر نظر ثانی کریں۔ کیونکہ یہ دین کا سوال ہے۔ اور اسی پر آخرت کی نجات کا مدار ہے۔

(مدیر)

### مُرغ۔ بلّی اور چُوہا

مرزا غلام احمد قادیانی تحریر فرماتے ہیں:۔ "رویا چند آدمی سامنے ہیں۔ ایک چادر میں کوئی شے ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ یہ آپ کے لئے ہیں۔ دیکھا تو اس میں چند مرغ ہیں اور ایک بکرا[1] ہے۔ میں ان مرغوں کو

[1] چادر میں بکرا سبحان اللہ۔ عجائبات در عجائبات۔ (مدیر)

اُٹھا کر اور سر سے اونچا کر کے لے چلا۔ تاکہ کوئی بلی وغیرہ نہ پڑے۔ راستہ میں ایک بلی ملی جس کے مُنہ میں کوئی شئے مثل چوہا ہے۔ مگر اُس بلی نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ اور مَیں ان مرغوں کو محفوظ لے کر گھر پہنچ گیا۔

(البدر نمبر ۱ جلد ۲ ۱۹۰۵ء و مکاشفات صد ۴۲)

مرزا صاحب کے الہام کنندہ نے بلی کو چوہے کی خواب کی ضرب المثل سچ کر دکھائی۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایسی بہادر اور خوفناک قسم کی بلی تھی۔ کہ جس سے مرزا جی کے بکرے تک کو خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ خلیفہ قادیان اور امّتِ مرزائیہ کو چاہیئے کہ آئندہ ربوہ کے سالانہ جلسہ میں اُس بلی کے لئے ہدیۂ تشکر کی قرارداد منظور کریں۔ کہ اس بلی نے مرغوں۔ بکرے اور خود مرزا صاحب کی طرف توجہ نہ کی۔ اگر وہ حملہ آور ہوتی۔ تو مرغوں۔ بکرے اور خود جنابِ نبوت مآب کی خیر نہ تھی۔ ؎

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

## مُرغی کا الہام

مرزا غلام احمد صاحب ارشاد فرماتے ہیں :۔

"رویا۔ دیکھا کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے۔ وہ کچھ بولتی ہے۔ سب فقرات یاد نہیں رہے۔ مگر آخری فقرہ جو یاد رہا یہ ہے۔ اِنْ کُنْتُمْ مُسْلِمِیْن اس کے بعد بیداری ہوئی۔ یہ خیال تھا۔ کہ مُرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں۔ پھر الہام ہوا "انفقوا فی سبیل اللہ ان کنتم مسلمین"۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۱ ۱۹۰۶ء مکاشفات صد ۴۴)

مرزائیو! شکر کرو۔ کہ تمہارے "مسیح موعود" کی روائتی بلی کو اس الہام کرنے والی مُرغی کا علم نہیں ہُوا۔

ل وہ تو خیر گزری کہ بلی نے توجہ نہ فرمائی۔ ورنہ مرزا صاحب بہادر مُرغوں کو گھر تک سلامت کب لے جا سکتے ؟ اور بکرے بیچارے کی تو بلی تکا بوٹی کر دیتی۔ (مدیر)

اگر اُسے پتہ چل جاتا تو وہ اس مُرغی کو مع الہام بغیر ڈکار لئے ہضم کر جاتی۔ لگے ہاتھ اتنا تو بتاؤ کہ جب مرزا جی کے سب فقرات یاد نہ رہے تو فرشتے کے لائے ہوئے الہام کس طرح یاد رہتے ہوں گے؟

## سوئر کو الہام

میر محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی لکھتے ہیں :۔

"ایک جاہل شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نوکر تھا اس پر ایک دن الہام کا چھینٹا برکت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑ گیا۔ وہ سوتا تھا اُسے الہام ہُوا کہ اُٹھ اور سُور نماز پڑھ"!

(اخبار الفضل قادیان ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۶ء صفحہ ۷)

سچ ہے جیسی رُوح ویسے فرشتے۔ جیسے قادیانوں کے مسیح موعود ویسا نوکر۔ ویسی برکت۔ ویسا فرشتہ اور ویسا ہی الہام۔ ؎

ایں خانہ [illegible] است

## کذّاب فرشتہ

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:۔

"رویا۔ کوئی شخص ہے اس سے مَیں کہتا ہُوں کہ تم حساب کر لو۔ مگر وہ نہیں کرتا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اُس نے مُٹھی بھر کر روپے مجھے دیئے ہیں۔ اس کے بعد ایک اور شخص آیا۔ جو الہٰی بخش کی طرح ہے مگر انسان نہیں فرشتہ معلوم ہوتا ہے۔ اس نے دونو ہاتھ روپوں سے بھر کر میری جھولی میں ڈال دیئے۔ تو وہ اس قدر ہو گئے کہ مَیں ان کو گن نہیں سکتا۔ پھر مَیں نے ان کا نام پوچھا۔ تو اُس نے کہا۔ میرا کوئی نام نہیں۔ دوبارہ دریافت کرنے پر کہا کہ میرا نام ہے۔ "ٹیچی"۔ (مکاشفات صد ۳۸)

مرزا جی کے اس ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں روپے عطا کرنے والا ٹیچی فرشتہ کذّاب اعظم تھا۔ کسی عام انسان

کے سامنے جھوٹ بولنا گناہ عظیم ہے۔ مرزائیوں کے "ظلی و بروزی نبی" کی خدمت میں کذب بیانی کذاب اکبر کا ہی حوصلہ ہو سکتا ہے۔ مرزا صاحب نے پہلی دفعہ اپنے محسن اعظم فرشتہ سے دریافت کیا۔ کہ تمہارا نام کیا ہے۔ تو اُس نے جواب دیا کہ میرا کوئی نام نہیں۔ مگر دوبارہ نام پوچھا تو اُس نے کہا۔ میرا نام ہے ٹیچی۔ مرزا جی کے فرشتے نے یا پہلی دفعہ جھوٹ بولا یا دوسری دفعہ۔

مرزائیو! جس نبی کے فرشتے جھوٹے اور کذاب ہوں۔ اُس نبی کی نبوت کا کیا اعتبار؟ سچ ہے جیسی رُوح ویسے فرشتے۔ (بقیہ افتتاحیہ ص۲۱) ؎

اس جبر پہ تو ذوق بشر کا یہ حال ہے
کیا جانے کیا کرے جو خدا اختیار دے

یہ تو خیر سے پرائمری فیل ہیں۔ اگر مڈل پاس ہو جاتے تو خدا جانے کامیابی کا معیار کیا ٹھہراتے اور کیا سے کیا بن جاتے۔ ذہنی افلاس اور دماغی قلاشی کا یہ حال کہ پرائمری تک پاس نہیں کر سکے۔ اور تعلّی یہ کہ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نیچے کوئی درجہ نظر ہی نظر آتا۔ ؎

بندگی پر بھی خدائی کے ہیں دعوے کیسے
اب تو یارب ترے بندوں کی طبیعت بڑھنے

اور پھر یہ پرائمری فیل ہو کر محمد مصطفےٰ سے بڑھ جانے کے صرف بیٹے تک محدود نہیں۔ باپ کا بھی یہی حال ہے۔ وہ خیر سے امتحان تو مختاری کا پاس نہیں کر سکے۔ مگر نقل کفر کفر نباشد۔ بڑھ گئے حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

ایک مردود مرید قاضی اکمل کی ملعون زبان بکتی ہے۔ ؎

محمد پھر اُتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

("الفضل" ص۱۰ ۲۵ر اکتوبر ۱۹۰۶ء)

"الفضل" اس بے ایمانی و بے غیرتی پر چلو بھر پانی میں ڈوب مرنے کی بجائے قریباً چالیس سال بعد اس بے حیائی پر فخر و ناز کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:۔

"یہ شعر اس نظم کا حصہ ہیں جو حضرت مسیح موعود کے حضور میں پڑھی گئی اور خوشخط لکھے ہوئے قطعے کی صورت میں پیش کی گئی۔ اور حضور ..... (جزاکم اللہ تعالےٰ کہہ کر) اسے اپنے ساتھ اندر لے گئے حضرت کا شرف سماعت حاصل کرنے اور "جزاکم اللہ تعالیٰ" کا صلہ پانے اور اس قطعے کو اندر خود لے جانے کے بعد کسی کو حق ہی [illegible] پہنچتا۔ [illegible] وہ اس پر اعتراض کرکے اپنی کمزوری ایمان و قلت عرفان کا ثبوت دے" ("الفضل" ۸/۴۴ ۲۲ ص[illegible])

تف ہے اس ایمان پر اور لعنت ہے اس عرفان پر۔ ع گر ولی اینست لعنت بر ولی۔

## مختاری فیل "مسیح موعود"

پھر یہ بھی تو دیکھئے کہ فخر رسل سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے "بڑھ کر شان" والے منشی غلام احمد خیر سے کھوتا رام جتنی قابلیت بھی نہیں رکھتے اور مختاری کا جو امتحان ہزاروں ہندو سکھ پاس کر لیتے تھے۔ وہ "حضرت صاحب" پاس نہ کر سکے۔

صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے لکھتے ہیں:۔

"ڈاکٹر امیر شاہ صاحب اُستاد مقرر ہوئے مرزا صاحب نے انگریزی شروع کی اور ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں۔ آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کر دی۔ وہ قانونی

کے سامنے جھوٹ بولنا گناہ عظیم ہے۔ مرزائیوں کے "ظلی و بروزی نبی" کی خدمت میں کذب بیانی کذاب اکبر کا ہی حوصلہ ہو سکتا ہے۔ مرزا صاحب نے پہلی دفعہ اپنے محسن اعظم فرشتہ سے دریافت کیا۔ کہ تمہارا نام کیا ہے۔ تو اُس نے جواب دیا کہ میرا کوئی نام نہیں۔ مگر دوبارہ نام پوچھا تو اُس نے کہا۔ میرا نام ہے ٹیچی۔ مرزا جی کے فرشتے نے یا پہلی دفعہ جھوٹ بولا۔ یا دوسری دفعہ۔

مرزائیو! جس نبی کے فرشتے جھوٹے اور کذاب ہوں۔ اُس نبی کی نبوت کا کیا اعتبار؟ سچ ہے جیسی روح ویسے فرشتے۔ (بقیہ افتتاحیہ صـ۲۱) ؎

اس جبر پر تو ذوق بشر کا یہ حال ہے
کیا جانے کیا کرے جو خدا اختیار دے

یہ تو خیر سے پرائمری فیل ہیں۔ اگر مڈل پاس ہو جاتے تو خدا جانے کامیابی کا معیار کیا ٹھہراتے اور کیا سے کیا بن جاتے۔ ذہنی افلاس اور دماغی قلاشی کا یہ حال کہ پرائمری تک پاس نہیں کر سکے۔ اور تعلّی یہ کہ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نیچے کوئی درجہ نظر ہی نظر آتا۔ ؎

بندگی پر بھی خدائی کے ہیں دعوے کیسے
اب تو یارب ترے بندوں کی طبیعت بٹنے

اور پھر یہ پرائمری فیل ہو کر محمد مصطفٰے سے بڑھ جانے کے صرف بیٹے تک محدود نہیں۔ باپ کا بھی یہی حال ہے۔ وہ خیر سے امتحان تو مختاری کا پاس نہیں کر سکے۔ مگر نقل کفر کفر نباشد۔ بڑھ گئے حبیب خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

ایک مردود مرید قاضی اکمل کی ملعون زبان بکتی ہے۔ ؎

محمد پھر اُتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

("الفضل" صلا ۲۵ر اکتوبر ۱۹۰۶ء)

"الفضل" اس بے ایمانی و بے غیرتی پر چلو بھر پانی میں ڈوب مرنے کی بجائے قریباً چالیس سال بعد اس بے حیائی پر فخر و ناز کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:۔

"یہ شعر اس نظم کا حصہ ہیں جو حضرت مسیح موعود کے حضور میں پڑھی گئی اور خوشخط لکھے ہوئے قطعے کی صورت میں پیش کی گئی۔ اور حضور..... (جزاکم اللہ تعالٰے کہہ کر) اسے اپنے ساتھ اندر لے گئے حضرت کا شرف سماعت حاصل کرنے اور "جزاکم اللہ تعالٰی" کا صلہ پانے اور اس قطعے کو اندر خود لے جانے کے بعد کسی کو حق ہی کیا پہنچتا ہے۔ کہ اس پر اعتراض کر کے اپنی کمزوری ایمان و قلت عرفان کا ثبوت دے"۔ ("الفضل" ۲۲/۸/۴۴)

تُف ہے اس ایمان پر اور لعنت ہے اس عرفان پر۔ ع گر ولی اینست لعنت بر ولی۔

## مختاری فیل "مسیح موعود"

پھر یہ بھی تو دیکھئے کہ فخر رسل سید الانبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے "بڑھ کر شان" والے منشی غلام احمد خیر سے کھوٹا دام جتنی قابلیت بھی نہیں رکھتے اور مختاری کا جو امتحان ہزاروں ہندو سکھ پاس کر لیتے تھے۔ وہ "حضرت صاحب" پاس نہ کر سکے۔

صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے لکھتے ہیں:۔

"ڈاکٹر امیر شاہ صاحب اُستاد مقرر ہوئے مرزا صاحب نے انگریزی شروع کی اور ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں۔ آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کر دی۔ اور قانونی

کتابوں کا مطالعہ شروع کیا پر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے۔ اور کیونکر ہوتے وہ دنیوی اشغال کے لئے بنائے نہیں گئے تھے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۱۳۳ و ص ۱۳۸)

چہ خوب! گویا امتحان میں کامیاب ہونا تو دنیوی اشغال کا پیش خیمہ تھا مگر فیل اور ناکام ہونا مدارج نبوت کا ایک درجہ اور رسمیت کا ایک ضروری زینہ ہے

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

چھوٹے میاں "بشیر احمد صاحب" کا یہ آخری فقرہ "انگور کھٹے ہیں" کا مصداق اور بہت دلچسپ ہے مگر اس سے زیادہ دلچسپ "بڑے میاں" محمود احمد صاحب کا ارشاد ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں:۔

## افیمی استاد کا افیمی شاگرد

حضرت مسیح موعود کو بھی یہ دعویٰ نہ تھا کہ آپ نے ظاہری علوم کہیں پڑھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ میرا ایک استاد تھا جو افیم کھایا کرتا تھا۔ وہ حقہ لے کر بیٹھ رہتا تھا۔ کئی دفعہ پینک میں اس سے اس کے حقہ کی چلم ٹوٹ جاتی۔ ایسے استاد نے پڑھانا کیا تھا۔ (الفضل ۲/۲۹ ص ۵)

گویا حضرت صاحب" اس استاد سے پڑھتے پڑھاتے نہیں تھے۔ بلکہ اس سے جس فن میں وہ ماہر تھا اسی کا استفادہ کرتے تھے۔ چنانچہ ذیل کی روایات سے اس بات کی تصدیق بھی ہوتی ہے۔

(۱) میاں محمود احمد صاحب لکھتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود نے تریاق الٰہی دوا۔ خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا بڑا جزو افیون تھا اور یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول (حکیم نورالدین صاحب) کو حضور (مرزا صاحب) چھ ماہ سے زاید تک دیتے رہے۔ اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے۔ (الفضل ۷/۲۹ ؁ ۲۹)

(۲) آپ کی عادت تھی کہ روٹی توڑتے اور اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرتے جاتے پھر کوئی ٹکڑا اٹھا کے منہ میں ڈال لیتے۔ اور باقی ٹکڑے دستر خوان پر رکھے رہتے۔ معلوم نہیں حضرت مسیح موعود ایسا کیوں کرتے تھے۔ مگر کئی دوست کہا کرتے کہ حضرت صاحب یہ تلاش کرتے ہیں کہ ان روٹی کے ٹکڑوں میں سے کونسا تسبیح کرنے والا ہے۔ اور کونسا نہیں۔ (الفضل ۳/۵ ؁ ۲۲)

(۳) صاحبزادہ بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں:۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ۔ ۔ ۔ آپ چابیاں آزار بند کے ساتھ باندھتے تھے۔ جو بوجھ سے بعض اوقات لٹک آتا تھا اور والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود عموماً ریشمی آزار بند استعمال فرماتے تھے۔ کیونکہ آپ کو پیشاب جلدی جلدی آتا تھا اس لئے ریشمی آزار بند رکھتے تھے تاکہ کھلنے میں آسانی ہو اور گرہ بھی پڑ جائے تو کھولنے میں دقت نہ ہو۔ سوتی آزار بند میں آپ سے بعض وقت گرہ پڑ جاتی تھی۔ تو آپ کو بڑی تکلیف ہوتی تھی۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۵۱)

(۴) بعض دفعہ جب حضور جراب پہنتے تو بے توجہی کے عالم میں اس کی ایڑی پاؤں کے تلے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کی طرف ہو جاتی تھی۔ اور بارہا ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوتا تھا۔ اور بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لئے گرگابی جوتہ ہدیۃً لاتا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں

میں ڈال لیتے تھے۔ اور بایاں دائیں میں۔ چنانچہ اس تکلیف کی وجہ سے آپ دیسی جوتہ پہنتے تھے۔ اسی طرح کھانا کھانے کا یہ حال تھا کہ خود فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں تو اُس وقت پتہ لگتا ہے کہ کیا کھا رہے ہیں۔ کہ جب کھانا کھاتے کھاتے کوئی کنکر وغیرہ کا ریزہ دانت کے نیچے آجاتا ہے۔

(سیرۃ المہدی حصّہ دوم صفحہ ۵۸)

(۵) بعض اوقات زیادہ سردی میں دو دو جرابیں اوپر تلے چڑھا لیتے مگر بارہا جراب اس طرح پہن لیتے کہ وہ پیر پر ٹھیک نہ چڑھتی۔ کبھی تو سرا آگے لٹکتا رہتا اور کبھی جراب کی ایڑی پیر کی پشت پر آجاتی اور کبھی ایک جراب سیدھی دوسری اُلٹی۔

(سیرۃ المہدی حصّہ دوم صفحہ ۱۲۶)

(۶) کپڑوں کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ کوٹ۔ صدری۔ ٹوپی۔ عمامہ رات کو اتار کر تکیہ کے نیچے ہی رکھ لیتے اور رات بھر تمام کپڑے بستر پر سر اور جسم کے نیچے ملے جاتے (سیرۃ المہدی حصّہ دوم صفحہ ۱۲۹)

اس سلسلہ میں چند ایک مریدانِ باصفا کی روایت بھی سُن لیجئے:۔

(۷) آپ کو (یعنی مرزا صاحب کو) شیرینی سے بہت پیار ہے۔ اور مرض بول بھی آپ کو عرصہ سے لگی ہوئی ہے۔ اس زمانہ میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب میں ہی رکھتے تھے۔ اور اُسی جیب میں گُڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے تھے۔

(تتمہ براہین احمدیہ جلد اول صفحہ ۶۷ مرتبہ معراج الدین صاحب قادیانی)

(۸) ایک دفعہ ایک شخص نے بوٹ تحفہ میں پیش کیا۔ آپ نے (مرزا صاحب نے) اس کی خاطر سے پہن لیا مگر اُس کے دائیں بائیں کی شناخت نہیں کر سکتے تھے۔ دایاں پاؤں بائیں طرف کے بوٹ میں اور بایاں پاؤں دائیں طرف کے بوٹ میں پہن لیتے تھے۔ آخر اس غلطی سے بچنے کے لئے ایک طرف بوٹ پر سیاہی سے نشان لگانا پڑا۔

(منکرینِ خلافت کا انجام صفحہ ۹۶ مصنفہ جلال الدین شمس صاحب)

(۹) نئی جوتی جب پاؤں کاٹتی تو جھٹ ایڑی بٹھا لیا کرتے تھے۔ اور اسی سبب سے سیر کے وقت گرد اُڑ اُڑ کر پنڈلیوں پر پڑ جایا کرتی تھی۔ حضور کبھی تیل سر مبارک پر لگاتے تو تیل والا ہاتھ سر مبارک اور ڈاڑھی مبارک سے ہوتا ہوا بعض اوقات سینہ تک چلا جاتا جس سے قیمتی کوٹ پر دھبے پڑ جاتے۔ (اخبار الحکم قادیان ۲۱ مئی ۱۹۰۵ء)

گو اس سلسلہ میں تفصیلات کا دامن زلفِ یار سے بھی دراز تر ہے۔ تاہم اہلِ فکر و نظر کے لئے اتنا کافی ہے۔ ؎

دریائے خون بہانے سے لے چشم فائدہ
دو اشک بھی بہت ہیں اگر کچھ اثر کریں

## یہ مُنہ اور مسُور کی دال

آہ! انسانیت کی بدقسمتی اور دین کی مظلومی! کہ جس ذات شریف کو دستر خوان پر بیٹھ کر روٹی کھانے۔ چابیاں سنبھالنے۔ اپنی شلوار کا آزار بند کھولنے۔ جراب اور جوتا پہننے۔ کاج میں بٹن دینے۔ استنجے کے ڈھیلے اور کھانے کے گڑ کو جُدا جُدا رکھنے حتیٰ کہ سیر کے وقت چلنے اور ڈاڑھی مبارک کو تیل لگانے کی بھی تمیز نہیں۔ وہ دعویٰ کرتے ہیں۔ تو صرف نبوّت اور مسیحیت کے نہیں بلکہ افضل الانبیاءؐ سے تختِ نبوّت و رسالت اور سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تاجِ رشد و ہدایت

چھینٹے کے ؎

بادۂ عصیاں سے دامن تر بتر ہے شیخ کا
پھر بھی دعویٰ ہے کہ اصلاحِ دو عالم ہم سے ہے

## قادیانی نبوت کے تابوت میں آخری کیل

"الفضل" اور اللہ دتا اپنا لکھا پڑھا چاٹ سکتے ہیں اور رائے عامہ کے ۔۔ اور پریس کی گرفت سے گھبرا کر اپنی بات سے مکر سکتے ہیں۔ اور وہ کہہ سکتے ہیں کہ کوئی مرزائی اس قسم کی بات نہیں کہہ سکتا" لیکن کیا اس بات کا بھی انکار ممکن ہے کہ ان مرزائیوں کے پیشوا خود مرزا جی "عشقِ رسول" کے مختلف مدارج تقابل وہمسری۔ تفوق و برتری اور وحدت و عینیت طے کرنے کے بعد اب آخری منزل میں قدم رکھتے اور مقامِ مقصود پر آتے ہیں۔ یعنی نعوذ باللہ سید المرسلین کو مسندِ رسالت و کرسیٔ نبوت سے اُٹھاتے اور خود ہدایتِ عالم کا تاج زیبِ سر کر کے تختِ خلافت پر براجمان ہوتے ہیں۔ سنئے اور جگر تھام کر سنئے۔ مرزا جی کہتے ہیں اور ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں:-

کہ اب اسمِ محمدؐ کی تجلّی ظاہر کرنے کا وقت نہیں یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے۔ اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں (الاربعین علا صفحہ)

فرمائیے کیا اب بھی اس قسم کی بات میں کوئی کسر رہ گئی۔ کیا اس تصریح کی بھی کوئی تاویل کی جائے گی؟ کیا مقامِ محمدؐ پر اس بے حیائی سے ڈاکہ زنی کے بعد بھی غلام احمد کی "نبوت" کو محمد رسول اللہ کی اتباعِ کامل کا ثمرہ قرار دیا جائے گا؟

### اربابِ اقتدار سے

ہم اربابِ اقتدار سے بھی دریافت کرتے ہیں کہ سرورِ کائنات کے دشمنوں کی تحقیر و اہانت اور تنقیص و مفضولیت کی خرافات اور بکواس سے گزر کر نعوذ باللہ سید المرسلین کو مسندِ رسالت سے اٹھا کر ہدایتِ عالم کے مقامِ محمود پر خود قبضہ کرنے کی نابکار سعی کے باوجود اس کذابِ اکبر اور دجالِ اعظم کو مسلمان اور اس کی مردود و ملعون لاہوری اور قادیانی امت کو مسلمان سمجھا جائیگا۔

؎ ہر گرم باور نمی آید ز رُوئے اعتقاد
ایں ہمہ را گفتن و دینِ پیمبر داشتن

(ماخوذ)

## مرزا غلام احمد احادیث ور واقعات کی نظر میں

آنجہانی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی تصدیق میں دو قسم کے دلائل سے کام لیا ہے ۱۔ اپنے الہامات ۲۔ بعض احادیث کی پیش گوئیاں۔ الہامات سے تو وہی لوگ متاثر ہو سکتے ہیں جو ان کو پیغمبر مانتے ہیں۔ ورنہ الہام بذاتِ خود کوئی چیز نہیں۔ پھر ایسے مخالفین کا تو خیال ہے کہ بیچارے مرزا غلام احمد صاحب اسلام کے مبادی سے ہی ناواقف تھے۔ اُن کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کا مطالعہ اسلامیات کے متعلق بے حد ناقص تھا۔ یہ ایک مستقل موضوع ہے جس میں گفتگو کسی دوسری صحبت میں ہوگی۔ ۔۔ وقت مقصود یہ ہے کہ احادیث میں پیش آمدہ حوادث کے معیار پر آنجہانی کے دعاوی کو پرکھا جائے۔

# احادیث کی پیش گوئیاں

(۱) صحیحین میں حضرت ابوہریرۃؓ سے نزولِ مسیح کے متعلق چند نشانات بتائے گئے ہیں۔ مسیحیت کے مدعی کیلئے ان کی مطابقت ضروری۔

(ا) یضع الجزیۃ۔ حضرت مسیح نزول کے بعد جزیہ معاف کریں گے۔

(ب) ویفیض المال حتیٰ لا یقبلہ احد۔ اس وقت مال اسقدر زیادہ ہوگا کہ اُسے کوئی قبول نہیں کرے گا۔

(ج) وتکون السجدۃ الواحدۃ خیراً من الدنیا وما فیہا۔ ایک سجدہ یا ایک رکعت پوری دنیا کے مال و دولت سے زیادہ مرغوب ہوگی۔

جزیہ معاف کرنے کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں۔ ایک یہ کہ کفر یکسر ختم ہو جائے۔ تمام لوگ اسلام قبول کرلیں۔ جزیہ خود بخود ختم ہو جائے گا۔ اس مفہوم کی تائید دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فیہلک اللہ الملل کلہا الا ملۃ الاسلام۔

حضرت مسیح کے وقت تمام مذاہب ہلاک ہو جائیں گے صرف اسلام رہ جائیگا۔ غرض حضرت مسیح اپنی قوتِ بازو سے تمام مخالفین کا خاتمہ فرمادیں گے۔ مرزا غلام احمد آئے۔ ان کی ساری عمر رسمی مناظرات اور پیشہ ورانہ مباحثات سے مسلمانوں کا ایک طبقہ متاثر ہوا۔ ارتداد کے پے در پے حملے ہوئے۔ آنجہانی اور آپ کی جماعت نے یہ سب حوادثات دیکھے۔ حالانکہ حسبِ ارشاد سرورِ عالم سچے مسیح کی زندگی میں اسلام کے سوا تمام مذاہب کو ختم ہو جانا چاہیئے تھا۔

دوسری صورت یہ ہے۔ کہ کفر اتنا ذلیل ہو جائے۔ کہ اس کیلئے مزید ذلت کی ضرورت نہ رہے۔ بلکہ مسلمان اپنے مراحم خسروانہ سے انہیں جزیے سے سبکدوش کردیں۔ ان دونوں صورتوں کیلئے ضروری ہے۔ کہ پہلے جنگ ہو تصادم کے بعد دشمن کی طاقت ختم ہو جائے۔ مرزا صاحب نے نہ جنگ کی اور نہ اُن کے دلائل اور قلم دوات کی جنگ سے یہ صورت پیدا ہوسکی۔ جس کا تذکرہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ پہلی قسم کی جنگ تو شاید آنجہانی کے نزدیک ناجائز تھی لیکن ان کی خود ساختہ جنگ بھی نتائج کے لحاظ سے بیکار ثابت ہوئی۔ اس سے ظاہر ہے کہ جس مسیح کا ذکر احادیث میں آیا ہے وہ ابھی تک نہیں آئے وہ یقیناً کوئی جنگی مسیح ہے۔ جن کے حملوں کی تاب خود جنگ بھی نہیں لاسکتی۔ ارشاد ہے۔ تضع الحرب اوزارہا۔ جنگ اس کے سامنے ہتھیار ڈال دیگی۔ ڈرافعات شاہد ہیں کہ چاپلوس اور متملق مسیح کیلئے احادیث میں کوئی مقام نہیں۔

(۲) دوسرا نشان مال کی کثرت کے متعلق ہے اسے کوئی قبول نہیں کریگا۔ حدیث میں حتیٰ لا یقبلہ احد پر زور دیا گیا ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کے آنے پر مال کی طلب ختم ہوگئی۔ روح القا نے لوگوں کو مال سے مستغنی کردیا۔ واقعہ یہ ہے کہ خود مرزا صاحب کا خاندان چندوں کیلئے مختلف حیلے تراش رہا ہے۔ مسیح قادیانی نے خود لنگر کا چندہ۔ براہین احمدیہ کا چندہ۔ بہشتی مقبرہ کا چندہ۔ تبلیغ کا چندہ غرض غرض تحصیل مال کیلئے کس قدر باطل راہیں تھیں۔ جھوٹے حیلے تھے۔ جو اختیار کئے۔ معلوم ہوتا ہے۔ اصل مسیح تاحال تشریف نہیں لائے بھیس بدل کر کچھ ارباب ہوس اُنکی جگہ لینے کی کوشش کرکے چل بسے۔ دولت مند مسیح کا انتظار ہنوز باقی ہے۔ جو دنیا کو مال سے بے نیاز کردے گا۔

(۳) تیسرا نشان یہ ہے کہ مسیح کے وقت لوگ عبادت کو دنیا کے مال پر ترجیح دیں گے۔ یہ نشان بھی تاحال پورا نہیں ہوا۔ مسیحیت جدیدہ کے مبلغین کا کیریکٹر ہمارے سامنے ہے۔ نماز پنجگانہ تک کی پابندی مفقود ہے۔

(۴) عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لتقاتلن الیہود حتی یقول الحجر یا مسلم ہذا یہودی خلفی تعال فاقتلہ (متفق علیہ)

اس حدیث میں یہود کے ساتھ جنگ کی پیش گوئی فرمائی گئی ہے۔ حالانکہ یہود کی حکومت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی بعثت سے کہیں پہلے تباہ ہو چکی تھی۔ اسلام کی فتوحات کا
سیلاب دیکھتے تعجب ہوتا تھا۔ کہ جو طاقت اپنے مخالفین کو
روندتی جا رہی ہے۔ یہودیوں کی برسوں کی پامال شدہ طاقت
اُن کے مقابلے کی تاب کہاں سے لائیگی۔ وہ اس قدر مضبوط
کیسے ہونگے۔ کہ اسلام سے آنکھ ملا سکیں۔

آج قدرت کی نیرنگیوں کو دیکھئے۔ کہ امریکہ۔ برطانیہ
اور روس کے عیارانہ مصالح نے فلسطین میں ایک اسرائیل
حکومت کی تقویت کے امکانات اجاگر کر دیئے ہیں۔ عرب رؤسا
کی رقابت یا ذاتی مصالح یا کمزوری کی وجہ سے یہودی حکومت
نے ابھرنا شروع کر دیا۔

اقوام عالم کی سالہا سال کے دجل و فریب کے
بعد آج اس حکومت کا وجود تسلیم کر لیا گیا ہے مطابقاً
وہ یہودی عساکر ہوں گے۔ جو دجال کے ساتھ مل کر
مسیح کا مقابلہ کریں گے۔ اور حضرت مسیح اور اُن کے
مخلص رفقاء اپنی قوتِ بازو سے اس قوت کو پامال
کر دیں گے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آنجہانی مرزا غلام احمد آئے۔
اور چلے گئے۔ نہ اُس وقت کوئی یہودی طاقت تھی۔ نہ مرزا جی
اُن سے لڑے۔ انہوں نے علماء کو یہودی کہہ کر دل کی بھڑاس
نکال لی۔ لیکن ان واقعات کا کیا کیا جائے۔ جو ابھر کر سامنے
آ رہے ہیں۔ سر ظفر اللہ کی موجودگی میں یہ سارا کھیل کھیلا
گیا۔ ان کی وکالت کا حشر شروع سے لیکر آج تک ایک
نالائق وکیل کی ناکام کوششوں سے بہتر نہ ہو سکا۔ بلکہ یہ
ہر جگہ ناکام ہوئے +

# مسئلہ ختمِ نبوت کی نزاکت

از مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب
خطیب زینت المساجد گوجرانوالہ

## خدا یکتا الوہیت میں یکتا رسالت میں + کسی کو اب نبی ہونے کا دعویٰ ہو نہیں سکتا

محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے آخری
نبی ہونے پر قرآن پاک کی آیات کثیرہ اور بے شمار احادیثِ نبویہ
شاہد و دال ہیں۔ خصوصاً آیہ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم
النبیین۔ قرآن کی نص قطعی ہے جس میں انکار و شک اور احتمال و
توہم کی بالکل گنجائش نہیں۔ خداوند قدوس نے قرآن پاک میں
جہاں دیگر انبیاء علیہم السلام کے بعد نبوت جاری رہنے کی خبر
دی جیسا کہ کئی آیات سے ظاہر ہے۔ وہاں اپنے لاڈلے حبیب کے
متعلق ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرما کر حضور پر باب
نبوت مسدود فرما دیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس اُمت میں بڑی بڑی
عظیم المرتبت ہستیاں گزریں۔ مگر کوئی بھی منصب نبوت پر فائز
نہ ہو سکا اور ہوتا بھی کیسے جب کہ خود نبی آخر الزماں علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی
شخصیت کے متعلق فرما دیا۔ لو کان بعدی نبی لکان عمر
بن الخطاب (مشکوٰۃ) اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا البتہ عمر
ہوتا۔ تو حضرت عمر نبی نہیں ہوئے کیونکہ حضور کے بعد نبی ہو
سکتا ہی نہیں۔ اور یہی نہیں بلکہ مولا علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو بھی سرورِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ انت منی
بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (متفق علیہ)
یعنی اے علی تو میری نیابت میں ایسا ہے جیسا موسیٰ کیلئے ہارون مگر
میرے بعد کوئی نبی نہیں تو مولا علی باوجودیکہ حضور کے بھائی اور نائب
ہیں لیکن حضور نے اپنے بعد نبوت کی نفی فرما کر اس وہم نبوت کو
دور کر دیا جو کہ حضرت علی کے بمنزلہ ہارون ہونے سے پیدا ہو سکتا تھا۔
حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔
ولو قضی ان یکون بعد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی عاش ابنہ ولکن لا نبی بعدی (البخاری شریف جلد ثانی) اور اگر مقدر ہوتا کہ محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو تو حضور کے صاحبزادے ابراہیم زندہ رہتے مگر حضور کے بعد نبی نہیں۔ اہلِ ایمان غور فرمائیں کہ جب سیدنا فاروق اعظم و سیدنا مولا علی و سیدنا ابراہیم (فرزند نبی کریم) نبی نہیں ہوئے اور اُن کے علاوہ دیگر صحابہ، تابعین اور اُن کے بعد والے اکابرین اُمت مثلاً حضرت امام اعظم و حضرت غوثِ اعظم وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم مقام نبوت تک نہیں پہنچ سکے تو بھلا مرزائے قادیانی جوکہ اپنی زبانی کرم خاکی اور بشر کی جائے نفرت ہے۔ اور اپنے آدم زاد ہونے کا ہی انکار کرتا ہے۔ اور کبھی حائضہ و حاملہ ہونا بیان کرتا ہے۔ غرضیکہ جسے سو سو دفعہ پیشاب آئے۔ دن رات پیشاب کرنے میں گزریں۔ جس کی کوئی بات بھی ٹھکانے کی نہ ہو اور اس سے نہ صرف خلاف منصب نبوت بلکہ خلافِ انسانیت حرکات سرزد ہوں۔ وہ نبوت کا اہل کیسے ہو سکتا ہے۔

قرآن و احادیث کی روشنی میں اُمت کا اجماعی اور اتفاقی مسئلہ ہے کہ سرورِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد مدعی نبوت دجال۔ کذاب۔ مرتد۔ خارج از اسلام ہے۔ وہ اور اس کے ماننے والے جہنم کا ایندھن ہیں بلکہ نبوت کا دعویٰ کرنا تو الگ رہا حضور کے بعد نبوت کی تمنا کرنا بھی کفر ہے آئمہ دین کے صریح ارشادات اس بارے میں موجود ہیں چنانچہ اعلام بقواطع الاسلام میں ہے۔ قال الطیبی ما و تمنی فی زمن نبینا او بعدہ ان لو کان نبیا فیکفر فی جمیع ذالک والظاہر انہ لا فرق بین تمنی ذالک باللسان او القلب اھ مختصراً۔ امام طیبی نے فرمایا۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں یا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی شخص کا تمنا کرنا کہ کسی طرح سے نبی ہو جاتا۔ ان صورتوں میں کافر ہو جائے گا۔ اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں کچھ فرق نہیں۔ وہ تمنا زبان سے ہو یا صرف دل میں۔ سبحان اللہ جب مجرد تمنا پر کافر ہو جاتا ہے۔ تو ادعائے نبوت کس درجہ کا کفرِ خبیث ہوگا۔ والعیاذ باللہ رب العالمین (جزاء اللہ عدوہ) اور پھر مدعی نبوت پر ایمان لانا تو علیحدہ رہا۔ حضور کے بعد مدعی نبوت سے معجزہ طلب کرنا بھی کفر ہے۔ اسی اعلام بقواطع الاسلام میں ہے۔ واضح تکفیر مدعی النبوۃ ویظہر کفر من طلب منہ معجزۃ لانہ بطلبہ لہا منہ مجوز لصدقہ مع استحالتہ المعلومۃ من الدین بالضرورۃ۔ مدعی نبوت کی تکفیر تو خود ہی روشن ہے۔ اور جو اس سے معجزہ مانگے اس کا بھی کفر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس مانگنے میں اس مدعی کا صدق محتمل مان رہا ہے۔ حالانکہ دین متین سے بالضرورت معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دوسرا نبی ممکن نہیں (جزاء اللہ عدوہ) اب خود ہی خیال فرمائیے کہ مسئلہ ختم نبوت کس قدر نازک ہے۔ اور مرزا قادیانی کے متعلق یاد رکھئے کہ وہ صرف ختم نبوت کے انکار ہی کی وجہ سے مرتد نہیں بلکہ اس ڈبل کفر کے علاوہ بھی اس کے اور سینکڑوں کفریات ہیں۔ لہٰذا مرزا قادیانی یا اور کسی مدعی نبوت کو نبی [illegible] ماننا اپنا امام و پیشوا جاننا تو درکنار الٹا کو ادنیٰ مومن سمجھنا اور ان کے کفر میں شک کرنا بھی اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ ؎

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً آجکل کے انبیاء سے

خوشخبری:- چکڑالویوں کی سرکوبی کیلئے رضوان کا ادارہ حدیث نمبر کی تیاری میں مصروف ہے۔ تاریخ کا بے چینی سے انتظار کیجئے۔

# مُفید کتابیں

**رحمتِ خدا بوسیلۂ اولیاء** از حضرت مولانا مفتی احمد یار خانصاحب گجراتی کی تازہ تصنیف جس میں مسئلہ وسیلہ پر قرآن و حدیث اقوالِ ائمہ و دلائل عقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ اولیائے کرام کے وسیلہ و واسطہ کے بغیر کامیابی ناممکن ہے۔ کتاب قابل دید ہے۔ قیمت ۹ر

**ایک اسلام** از اس مختصر رسالہ میں مفتی صاحب نے حدیث کی ضرورت اور چکڑالویوں کے اعتراض کا دندان شکن جواب دیا ہے۔ قیمت ۳ر

**جواہر خمسہ** از حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری کے مجموعۂ اعمال و وظائف کا اردو ترجمہ جس میں ہر مرض اور ہر کام کیلئے مفید اور مجرب عملیات اور تعویذات و وظائف درج ہیں۔ قیمت عہ ۱۲ر

**حکایات الصالحین** از جس میں مشہور بزرگان دین کے حوالے کرامات نہایت آسان اردو میں درج ہیں۔ دو اشخاص کیلئے تحفہ ہے۔ عہ

**خوانِ نعمت** از اس کتاب میں تمام قسم کے انگریزی۔ عربی۔ ہندی کھانے چٹنیاں۔ اچار۔ کیک پیسٹری۔ چورن۔ حلوے۔ اطریفل غرضیکہ مکمل باورچی خانے کی تفصیل اور طریقہ آسان لفظوں میں درج ہے۔ قیمت عہ

**اعمالِ قرآنی** از اس کتاب میں صرف قرآن حکیم کی آیات کے خواص و اعمال اور تعویذات درج ہیں۔ قابلِ ملاحظہ ہے۔ قیمت ۱۲ر

**النداء** از اس رسالہ میں ندائے غیر اللہ اور وظیفہ یا شیخ عبد القادر جیلانی کے جواز پر بہترین دلائل درج ہیں۔ قیمت ۳ر

**منہاج القبول فی آداب الرسول** از جسمیں بیان کیا گیا ہے کہ صحابہ کرام تابعین و مجتہدین اور اولیائے کرام حضور پُر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ادب احترام و تعظیم و تکریم کسطرح اور کس حد تک کرتے تھے اور عام مسلمانو کو بھی یہ فرض کس طرح اور کس حد تک ادا کرنا چاہیے۔ قیمت عہ

**علمِ غیب الرسول** از جسمیں احکامِ قرآن و احادیث صحیحہ سے انبیائے کرام کے غیب داں ہونے کا ثبوت پیش کرنے کے علاوہ ایک دلچسپ علمی مباحثہ دستاویزی کیفیت بھی لکھی گئی ہے جو فی مابین مولوی احمد رضا علیہ الرحمۃ بریلوی و مولوی ثناء اللہ امرتسری کا ظہور پذیر ہوئی۔ قیمت عہ

**نمازِ حنفی مدلل** از جسمیں نماز کے مسائل۔ طہارت وضو سے لیکر ادنیٰ چھوٹے سے چھوٹے مسئلہ کو مطابق مذہب حنفی مدلل بیان کیا گیا ہے اور اسیطرح دوسرے حصہ میں بقیہ مسائل درج ہیں۔ قیمت حصہ اول دو روپے حصہ دوم دو روپے

**سیرتِ عثمان** از سیدنا عثمان ذو النورین کی مختصر سوانح حیات قیمت ۸ر

**پردہ** از اس میں پردہ کی حقیقت پر قرآن و حدیث سے روشنی ڈالی گئی ہے اور عقلی و نقلی دلائل سے تمام اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں قیمت عہ

**امام اعظم ابو حنیفہ نمبر** از جسمیں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات زندگی آپکے فضائل و مناقب تقلید کی ضرورت اور آپ کی اجتہادی بصیرت ورع۔ تقویٰ اور دیگر امور کی تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۶ر

**صدیق اکبر نمبر** از سیدنا امیر المومنین صدیق اکبرؓ کے فضائل مناقب انکے حالات آپکے کارنامے اور آپکی خلافت کا مفصل بیان ہے قیمت ۶ر

**معراج نمبر** از جسمیں فلسفہ معراج رویت الٰہی اور واقعہ معراج کا پورا بیان ہے ۵ر

**نماز نمبر** از جس میں نماز کی فرضیت و اہمیت اور اُس کے اسرار و رموز کے ساتھ آمین۔ رفع یدین۔ قرأت خلف الامام ایسے مختلف فیہ مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور وضو و غسل اور نماز کے وہ مسائل بیان کئے گئے ہیں جن سے سیدھے سادے نمازی حضرات بھی بے خبرہ کر اپنی نمازوں کو برباد کر رہے ہیں۔ اس نمبر کا ہر گھر میں ہونا ضروری [illegible] صفحات ۵۲ سائز کتابی [illegible] ہے۔ قیمت ۶ر

**[illegible]** از حضرت مولانا مہر الدین صاحب مدرس سابق حزب الاحناف کی تالیف جسمیں عشرہ محرم تعزیہ ماتم نوحہ خوانی اور روافض کے دیگر عقائد و اعمال کا ان کی معتبر کتب سے رد ہے۔ ۱۹۲ صفحات پر بحث کی گئی ہے اور بے نظیر دلائل کا گنجینہ ہے صفحات پانچ سائز ۱۹۹ عہ

**الاقتداء** از مصنفہ مولانا عبد العزیز صاحب مرزنگ۔ اس میں سماع موتی۔ استمداد۔ طریقہ مروجہ ختم وغیرہ پر قرآن و حدیث فقہ سے پر زور دلائل دیئے گئے ہیں۔ قیمت ۴ر

ملنے کا پتہ:۔ ہفتہ وار رضوان لاہور